

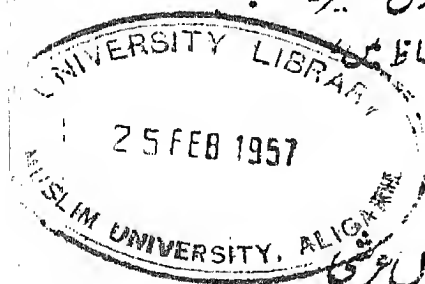
فرہنگِ غالب

یعنی

فارسی، عربی، ترکی، سنسکرت، ہندی اور اردو

لغات کی تحقیق و تشریح، میرزا غالب

کے اپنے الفاظ میں



مرتبہ

امتیاز علی خاں عری

تالم کتاب خانہ لاہور

M.A. LIBRARY, A.M.U.



PS3578

12

۳۵۷۸

۶۱۹ ۴۷

باراول

1

CHECKED 2002

جملہ حقوق محفوظ CHECKED 1996

پیشکش

بمختور کسی که ذوق مرا
آفرین گفت و شادانم کرد

مولف

مضامین

۲۷-۸

۳۶۱-۱

۱۵۲

۱۴۳

۱۶۷

۱۶۹

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۷

۱۸۰

۱۹۰

۱۹۳

۲۰۹

۲۱۸

۲۲۲

۲۳۷

۲۵۰

۲۵۳

ش

ص

ض

ط

ظ

ع

غ

ف

ق

ک

گ

ل

م

ن

و

ه

۲۵۸

درباره

حصه اول: فارسی

۳

۱۹

۲۹

۵۸

۷۲

۸۲

۸۴

۹۱

۹۵

۹۸

۱۰۹

۱۲۱

۱۲۳

۱۳۱

۱۳۰

۱۳۷

آ

ا

ب

پ

ت

ث

ج

چ

ح

خ

د

ذ

ر

ز

ژ

س

ی

۲۵۸-۲۵۳

حصه دوم: اردو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

ایرانی آج تک ہندیوں کی خدمت زبان فارسی کا
بقدرِ بایست شکر یہ ادا نہیں کرتے، حالانکہ مسعود سعد
سلمان لاہوری، حضرت امیر خسرو ترک اللہ دہلوی، میرزا
عبدالقادر بیدل عظیم آبادی، میرزا اسد اللہ خاں غالب
دہلوی، مولانا عبدالجبار خاں آصفی رامپوری اور علامہ
اقبال مرحوم وغیرہ کی شاعرانہ نکتہ بینیوں سے قطع نظر
بکری جاے، تو بھی خالص لسانیاتی کام جس کیفیت و
کمیت کا ہندوستانی علمائے انجام دیا ہے، ایران کے
اہل زبان اس کا عشرِ عشر بھی نہ کر سکے۔

قواعد فارسی | فارسی زبان کی صرف و نحو، معانی و بیان و
بدیع اور عروض و قوافی پر ہندوستان میں جو کتابیں
تالیف ہوئیں، ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:-

۱۔ یہ سید کتانی کتاب خانہ غالبہ رامپور میں محفوظ ہیں۔

۱۔ بدایع البیان، ملک۔ العلما قاضی شہاب الدین،
دولت آبادی، متوفی ۱۲۴۸ھ = ۱۸۳۵ء -

۲۔ مجمع الصنائع، نظام الدین احمد صدیقی، صاحب
کرامات الاولیا، مصنفہ ۱۲۵۰ھ = ۱۸۵۰ء

۳۔ رسالہ قوانین، میر عبدالواسع ہانسوی، معاصر
شہنشاہ عالمگیر۔

۴۔ ضوابط عظیم، محمد عظیم قریشی اٹادی، مصنفہ
۱۲۵۸ھ = ۱۸۴۵ء

۵۔ منار الضوابط، عبد الباسط بن محمد صالح امیشوی
مصنفہ ۱۲۵۸ھ تقریباً = ۱۸۴۵ء

۶۔ موبہبت عظمیٰ، وعظیہ کبریٰ، علامہ سراج الدین علی
خان آرژوند اکبر آبادی، متوفی ۱۲۶۹ھ = ۱۸۵۴ء -

۷۔ جواہر المحروفات، لالہ ٹیک چند بہار، مصنفہ ۱۲۵۲ھ
تقریباً = ۱۸۳۹ء -

۸۔ حلائق البلاغۃ، میر شمس الدین فقیر دہلوی، مصنفہ
۱۲۶۸ھ = ۱۸۵۵ء -

۹۔ تکررہ الفارسی، ملک العلمای فارسی قطب علی

عرف نقصن بریلوی، مصنفہ ۱۱۷۵ھ = ۱۷۶۱ء -

۱۰۔ مجمع البحرین، نظام شاہجہانپوری، مصنفہ ۱۱۸۸ھ = ۱۷۷۴ء -

۱۱۔ بحر القوائد، روشن علی انصاری، جونپوری، متوفی ۱۲۲۵ھ
تقریباً ۱۸۱۰ء -

۱۲۔ شجرۃ الامانی، محمد حسن قتیل فرید آبادی، مصنفہ

۱۲۰۶ھ = ۱۷۹۱ء -

۱۳۔ منتخب النہج، سید منیر حسین بلگرامی، مصنفہ ۱۲۱۲ھ

= ۱۷۹۹ء

۱۴۔ مقدمہ جواہر الکلام، عنبر شاہ خاں عنبر و اشقہ رامپوری

متوفی ۱۲۳۹ھ = ۱۸۲۳ء

۱۵۔ آدنامہ اخلیفہ غیاث الدین غزنی رامپوری،

متوفی ۱۲۶۵ھ = ۱۸۵۲ء -

۱۶۔ گاہن اکبر، مولوی محمد عثمان خاں بہادر قیس

مدار الہام ریاست رامپور، مصنفہ ۱۲۶۶ھ = ۱۸۵۰ء -

۱۷۔ بیج الادب، مصنفہ مولوی نجم الغنی خاں مرحوم

رامپوری، متوفی ۱۲۹۱ھ -

ہندوستانیوں کی سیکڑوں کتابوں میں سے یہ گنتی
کے نام بھی اشتباہ مدعا کے لیے کافی ہیں، کیونکہ یہ کتابیں

ایرانیوں کے لیے بھی سنگِ میل کا کام دیتی رہی ہیں ،
 بالخصوص آخری کتاب کی تصنیف پر جو قواعد زبانِ فارسی
 کی انسائیکلو پیڈیا ہے ، وزارتِ معارفِ ایران نے مولف
 کو تمغا عطا کیا تھا ۔

لغاتِ فارسی | لغاتِ فارسی کے متعلق بھی صورتِ حال یہی
 ہے ۔ اگر لغتِ فرسِ اسدی طوسی ، مجمعِ الفرسِ سرودی
 کا شانی ، اور ایسی ہی ایک دو اور کتابوں کو الگ کر کے
 دیکھا جائے ، تو سارے عالم میں فارسی الفاظ کی تحقیق و
 تشریح کا دار و مدار انھیں مولفات پر نظر آئے گا ، جو
 یا تو ہندیوں نے لکھی ہیں ، یا ہندوستانی سلاطین و امرا
 کی فرمائش پر لکھی گئی ہیں ۔ ایرانیوں کے پاس لے دے کر
 ایک فرہنگِ انجمنِ آراۓ ناصری ہے ، جو یکسر انھیں
 ہندیوں کی تصنیفات کی رہیں منت ہے ۔

ہندوستان میں فارسی لغات پر جتنی کتابیں
 تصنیف ہوئی ہیں ، ان کا احصا طویلِ فرصت چاہتا ہے
 یہاں صرف ان چند تالیفات کے نام لکھے جاتے ہیں ، جو
 یا چھپ چکی ہیں ، یا کتابِ خاۓ عالیہ دہلی اور دوسرے

مشہور کتاب خانوں میں محفوظ ہیں۔

۱۔ دستورالافضل، حاجت خیرات دہلوی۔ مصنفہ

۱۲۳ھ = ۱۸۱۳ء۔

۲۔ بحر الفضائل، محمود بن قوام البلیخی الکرنی، مصنفہ

۹۵ھ تقریباً = ۱۸۱۳ء۔

۳۔ اداة الفضلاء، قاضی بدر محمد دہلوی، مصنفہ بعد

۸۱۲ھ = ۱۸۰۹ء۔

۴۔ مفتاح الفضلاء، محمد بن داود شادیا بادی مصنفہ

۸۶۳ھ = ۱۸۶۸ء۔

۵۔ شرف نامہ منیری، ابراہیم قوام فاروقی، مصنفہ

قبل ۸۶۹ھ = ۱۸۶۷ء۔

۱۔ فرست الیشامک سوسائٹی، بنگال، کرزن کلکشن: ۳۷۱۔

۲۔ فرست کتابخانہ انڈیا آفس، نمبر ۱۲۵ و ۶۹۶ فرست کتابخانہ

آصفیہ، و کتابخانہ رامپور فن لغت فارسی نمبر ۶۔

۳۔ فرست کتابخانہ ہارڈ لین، نمبر ۱۷۱۶، و برٹش میوزیم: ۶۷، ۹۱، ۴۹۱۔

۴۔ فرست برٹش میوزیم، خمیہ: ۱۱۶۔

۶۔ محل العجم، عاصم شعیب عبدوسی، مصنفہ ۸۹۹ھ =

۶۱۳۹۳

۷۔ تحفۃ السعاده، محمود بن شیخ ضیاء الدین محمد دہلوی،

مصنفہ ۹۱۶ھ = ۶۱۵۱۰

۸۔ مویذ الفضلا، شیخ محمد خضریٰ بن شیخ لاڈ دہلوی

مصنفہ ۹۲۵ھ = ۶۱۵۱۹

۹۔ کشف اللغات، شیخ عبد الرحیم بن احمد سور بہاری

شاگرد شیخ محمد بن لاڈ دہلوی، مصنفہ ۹۵۵ھ تقریباً = ۶۱۵۲۳

۱۰۔ فرہنگ شیرخانی، شیر خاں سور، مصنفہ ۹۵۵ھ =

۶۱۵۲۸

۱۱۔ حل لغات الشعر، عبد اللطیف بن سید کمال الدین

مشہور بہ عین، مصنفہ ۹۹۱ھ = ۶۱۵۸۳

۱۲۔ انیس الشعر، عبد الکریم کریمی بن قاضی راجن

ہمیر پوری، مصنفہ ۹۹۸ھ = ۶۱۵۹۰

۱۳۔ مدار الافاضل، ملا اکبر داد بیضی بن علی شہیر

۱۔ فرست برکش میوزیم: ۲، ۴۹۳۔

۲۔ فرست کتابخانہ انڈیا آفس، لندن، نمبر ۲۴۶۔

سرہندی، مصنفہ ۱۰۹۳ھ = ۱۵۹۳ء

۱۲۔ فرہنگِ جهانگیری، عقد الدولہ میر جمال الدین حسین

ایجوئی شیرازی، مصنفہ ۱۰۹۸ھ = ۱۶۰۸ء

۱۵۔ دُرّ دری، تصنیف علی یوسفی شردانی برای شاہزادہ

خسرو بن جهانگیر شاہ بادشاہ ہندوستان، مصنفہ ۱۰۹۸ھ

= ۱۶۰۹ء۔

۱۶۔ مجمع اللغاتِ خانی، لغتِ احمد حسینی شیرازی،

مصنفہ ۱۰۵۳ھ = ۱۶۷۳ء۔

۱۷۔ برہانِ قاطع، تصنیف محمد حسین برہان تبریزی،

مصنفہ ۱۰۶۲ھ = ۱۶۵۱ء

۱۸۔ فرہنگِ رشیدی، ملا عبدالرشید حسینی ٹھٹھوی،

مصنفہ ۱۰۷۷ھ = ۱۶۶۶ء

۱۹۔ فرہنگِ حسینی، حسین بن احمد، معاصر شہنشاہ

عالمگیر۔

۱۔ فهرست کتابخانہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال، کورن کلکشن: ۳۷۶

۲۔ فهرست کتابخانہ ایشیاٹک سوسائٹی: ۶۷۷۔

۲۰۔ اشہر اللغات، غلام اللہ بھیکن مانسوی، مصنفہ

۱۲۸۲ھ = ۱۷۷۱ء -

۲۱۔ فرہنگِ جمیلی^۲، عبد الجلیل بن محمد جمیل بدخشی دہلوی

مصنفہ ۱۲۲۲ھ = ۱۷۷۲ء -

۲۲۔ سراج اللغات، سراج الدین علی خان آرزو اکبر آبادی

مصنفہ ۱۲۳۲ھ = ۱۷۷۲ء -

۲۳۔ چراغِ ہدایت، خان آرزو مذکور۔

۲۴۔ مصطلحاتِ شعرا، سیالکوٹی مل دارستہ لاہوری

مصنفہ ۱۲۳۸ھ = ۱۷۷۸ء -

۲۵۔ بہارِ عجم، لالہ ٹیک چند بہار، مصنفہ ۱۲۵۶ھ

۱۲۴۳ھ = ۱۷۷۳ء -

۲۶۔ نوادر المصادر، بہار مذکور۔

۲۷۔ مرآۃ الاصطلاح، اعتدال مخلص مصنفہ ۱۲۵۸ھ

۱۲۴۵ھ = ۱۷۷۵ء -

۱۔ فہرست کتابخانہ ایشیاٹک سوسائٹی: ۶۷۹ فہرست کتابخانہ مانیکے پور پلٹن ۵۲۱

۲۔ فہرست کتاب خانہ بادشاہین نمبر ۱۷۵۵ -

۳۔ فہرست کتابخانہ مانیکے پور، پٹنہ نمبر ۸۱۱ -

۴۔ اس کا ایک معمولی نسخہ کتاب خانہ راجپور میں اور دوسرا مانیکے پور پٹنہ میں اور غیر

خود مصنف کا نوشتہ نہایت خوشخط عالی جناب ڈاکٹر سید اختر علی صاحب ایم

اے، پی ایچ ڈی، پروفیسر سینٹ اسٹینس کالج، دہلی، کے پاس ہے -

۲۸- عین عطا، عطار اللہ دانشور خاں ندرت تخلص،
مصنفہ ۱۲۲۹ھ = ۱۸۱۴ء

۲۹- فرہنگ خانی^۲، شیخ خاں محمد صدیقی ہرہر پوری،
مصنفہ ۱۲۴۷ھ = ۱۸۳۰ء

۳۰- مدینۃ الاصطلاح^۳، نجم الدین علی بن محمد مراد حسینی
درہنگوی، مصنفہ ۱۲۹۱ھ = ۱۸۷۴ء

۳۱- رقیۃ الاصطلاح^۴، یار علی راقم بہاری حاجی پوری،
مصنفہ ۱۲۰۲ھ = ۱۸۸۷ء

۳۲- مفتاح الخزان، لالہ جیرام کھتری دہلوی،
مصنفہ ۱۲۲۹ھ = ۱۸۱۳ء

۳۳- مرآۃ الاصطلاحات، عنبر شاہ خاں عنبر و آشفہ
راپوری، مصنفہ ۱۲۳۲ھ = ۱۸۱۹ء

۳۴- غیاث اللغات، خلیفہ غیاث الدین عزت

۱- فرست کتاب خانہ انڈیا آفس، لندن، نمبر ۲۵۱۵

۲- فرست ایشیاٹک سوسائٹی، بنگال، کمرون کلکشن: ۲۷۷

۳- فرست ایشیاٹک سوسائٹی، بنگال: ۶۸۱-

۴- فرست کتاب خانہ شاہی برلین، جرمنی، نمبر ۱۷۴۱-

راپوری، مصنفہ ۱۲۲۲ھ = ۱۸۰۶ء

۳۵۔ لغات اختر، قاضی محمد صادق خاں اختر متوفی

۱۲۷۳ھ = ۱۸۵۴ء

۳۶۔ بحرِ علم، محمد حسین قادری راقم تخلص، مصنفہ

۱۲۷۴ھ = ۱۸۵۵ء

۳۷۔ معیارِ الاخلاط، منشی امیر احمد امیر بیانی، مصنفہ

۱۲۸۱ھ = ۱۸۶۴ء۔

۳۸۔ فرہنگ اندراج، منشی محمد یاد شاہ دجے نگری

مصنفہ ۱۲۸۸ھ = ۱۸۸۸ء۔

ان کتابوں کے مرتب کرنے والوں نے اپنی عزیز عمر

الفاظ کی تحقیق و تلاش میں صرف کی۔ لغت کی پچھلی کتابوں

کے علاوہ، نظم و نثر کی کتابوں کے ہزار ہا صفحات کی

ورق گردانی کر کے الفاظ و محاورات کا ذخیرہ جمع کیا،

اور ایک ایک لفظ کے تلفظ اور معنی اور ہر ہر محاورے

کی حقیقت اور محل استعمال کا کھوج لگا کر آنبوالی نسلوں

کے یہ عظیم الشان ذخیرہ چھوڑ گئے۔

۱۔ فرست کتاب خانہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال، کورن کلکشن: ۳۷۸۔

یہ حقیقت ہے کہ محققین کے اعتبار سے یہ سب لغوی
مہر تہ نہیں ہیں، گو فارسی زبان سے علاقہ رکھنے والوں کے
شکریہ کا استحقاق سب کو ہے۔ اہل علم کی رائے میں جن
فارسی لغت نویسوں کو محققین میں شمار کیا جانا چاہیے،
ان میں تقدم زمانی کے لحاظ سے پہلا شخص عبدالرشید
صاحب فرہنگ رشیدی ہے۔ ان کے بعد خان آرزو
اکبر آبادی کا درجہ ہے۔ یہ فارسی کے بڑے مکملہ رس اور
واقفہ سخن شاعر اور نقاد تھے۔ سب سے پہلے انھوں
نے فارسی دسکرت کے لسانی توافق کا نظریہ دنیا کے
سامنے پیش کیا۔ ان کی قواعد الالفاظ، اردو زبان کے
لغات کی اور سراج اللغہ اور چراغ ہدایت، فارسی الفاظ
کی تحقیق و تشریح میں تمام دوسری کتابوں سے بلند پایہ
ہیں۔

محمد حسین تبریزی کی برہان قاطع اپنی جامعیت کی
بدولت فارسی محفل میں باہر عام حاصل کہ چکی تھی۔ انھوں
نے سراج اللغہ میں اس کی تمام سہل انگاریوں کو آجاگر
کر کے رکھ دیا ہے، اور سروری، جہانگیری اور رشیدی کی

فقط غیبیوں پر بھی روشنی ڈالتے چلے گئے ہیں۔ اپنی بلندی
تحقیق، ندرت، ترتیب، اور جامعیت الفاظ کی وجہ سے
یہ کتاب بالیقین اس قابل ہے کہ چھاپ کر شائع کی جائے۔

فصل من سامع ۴

آرزو کے بعد ٹیک چند بہار کا نمبر ہے، جس کی بہارِ جم
معاذرات کا عظیم الشان مجموعہ ہے، اور ایشیا اور یورپ
دونوں جگہ معتبر و مستند تسلیم کی جاتی ہے۔

بہار کے بعد خود آرزو کے وطن اکبر آباد میں ایک
فارسی کا ولدادہ پیدا ہوا، جو میرزا اسد اللہ خاں غالب
دہلوی کہلاتا، اور فارسی و اردو کا بہت بڑا شاعر مانا جاتا
ہے۔ غالب کو فارسی کا فوقِ فطرت سے ودایت ہوا
تھا۔ کثرتِ مطالعہ اور وقتِ نظر نے اُن کی لسانیاتی
دقیقہ سنجی اور ادبی نکتہ رسی کو اور زیادہ روشن کر دیا تھا
غالب نے اپنے اوقاتِ فرصت کو بہرِ مانِ قاطع کی
تصحیح میں صرف کر کے ^{۱۲۴۲} ۱۲۴۲ھ میں قاطعِ بہرِ مان کے نام
سے جو چھوٹا سا رسالہ شائع کیا ہے، وہ مذکورہ بالا دعویٰ
کا زبردست ثبوت ہے۔ یہ انیسویں صدی کے پُر محمود اور

تقلیدی ہندوستان میں آزاد لغوی نقد و تبصرہ کا پہلا قدم تھا۔ اس کے ذریعے بہت سے دھمکتے سامنے آئے تھے جن سے ہمارے ہر گون کے کان اور آنکھیں قلب مطالعہ کے باعث نا آشنا تھیں۔

غالب سے اس سلسلے میں غلطی یہ ہو گئی کہ انہوں نے بیان متانت و تہذیب سے گرا ہوا اختیار کیا۔ ہندوستانی اویسہ اسے برداشت نہ کر سکے، اور ملک کے گوشے گوشے سے اُن کے خلاف ترکی بہ ترکی نہیں، ترکی بہ پشتو کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ غالب اور اُن کے دوستوں نے عند میں برہان قاطع کے ساتھ ایچو، رشید، وارستہ بہار، قتیل اور ملا غیاث الدین کو بھی بے لفظ سناٹا شروع کر دیں۔ اس صورت حال نے لوگوں کو اُن کی درست باتوں کے تسلیم کرنے سے بھی باز رکھا، اور نتیجے میں وہ تمام تحقیقات، جس کی توثیق فرہنگ انجمن آراہی نامہ نے بھی کی ہے، مخالفت کی گرد میں دب کر رہ گئی۔

غالباً بعض پارسی علما کی صحبت اور اُن کی نصیحتات

کے مطالعے نے غالب میں قدیم فارسی الفاظ کے استعمال کا
شوق پیدا کر دیا تھا۔ یہ لفظ عام طور پر ہندی فارسی دانوں
کے لیے اجنبی تھے۔ ضخیم لغت کی کتابوں کی درق گردانی
سے سچانے کے لیے اپنی کتابوں کے حاشیوں پر فارسی
یا اردو مترادفات پیش کر کے غالب نے ان سب کو حل
کیا تھا۔ پنج آہنگ میں اس قسم کے مستعمل لفظوں کی تشریح
کتاب ہی کے ایک باب میں درج کر دی گئی تھی۔ بہت
سے لفظ و دستوں کے سوال کرنے پر اردو مراسلت
اس زمرہ بحث آئے تھے۔ ان لفظوں کی بھی حاشی لکھا
تھی، جنہیں غالب نے نادراستے میں نظم کیا تھا۔

۳۳۴ء کے آخر میں مجھے خیال ہوا کہ اگر قاطع برہان
وغیرہ کے صرف تحقیق و تشریح الفاظ سے متعلق ہے
غالب کی دوسری کتابوں کے حل لغات کے ساتھ ایک
کتاب میں حمد و ثناء پر مرتب کر دیے جائیں، تو ان
کی برسوں کی محنت اکارت ہونے سے بچ جائے گی،
ورنہ کسے فرصت کہ قاطع برہان وغیرہ کو دیکھے اور تحقیق
کی داد دے۔ اور اگر کوئی کرنا بھی چاہے، تو یہ کتابیں

عام طور پر دستیاب کہاں ہوتی ہیں۔
 احمد شہ کہ چند مہینوں کی کینج کا دی سے یہ مجموعہ
 مرتب ہو گیا۔ چونکہ اس کا ہر ہر لفظ غالب ہی کا تراویہ
 قلم تھا، میں نے اس کا نام فرہنگ غالب تجویز کیا ہے۔
 کتاب کے دو حصے ہیں۔ پہلا عربی و فارسی وغیرہ پر
 اور دوسرا اردو الفاظ پر مشتمل ہے۔ ہر لفظ کی تشریح کے
 بعد قوسین میں اُن کتابوں کے رموز لکھ دیے گئے ہیں
 جہاں سے وہ تشریح ماخوذ ہے۔ لیکن حصہ دوم میں تقریباً
 ہر جگہ اور ادل میں جگہ جگہ یہ رموز ترک بھی ہوئے ہیں۔
 یہ وہ مقامات ہیں جہاں غالب نے کسی لفظ کو بطور
 مترادف تحریر کیا تھا، مگر میں نے اُسے اس لیے مستقل
 لغت قرار دے لیا ہے کہ جو اصحاب غالب کے چنے ہوئے
 الفاظ کو اپنی تحریروں میں استعمال کرنے کے خواہاں ہوں
 وہ مشہور اور مستعمل لفظ کے ذریعے اُس لفظ تک آسانی
 رسائی حاصل کر سکیں، جو غالب نے فارسی ذخیرۃ الفاظ
 میں سے اپنے لیے چنا تھا۔

ان الفاظ کا حوالہ تلاش کرنا مقصود ہو، تو تشریح

کے پہلے مترادف کو اس کی ردیف نکال کر دیکھ لینا چاہیے اور اگر پہلا مترادف بھی حوالے سے خالی ہو، تو پھر یکے بعد دیگرے سب پر نظر ڈال لیا جائے، اگرچہ اس زحمت کی ضرورت بہت کم پیش آئے گی۔

آخذ جن کتابوں سے یہ ذخیرہ الفاظ چنا گیا ہے، ان کے نام اور رموز یہ ہیں:

آ اردو معلیٰ

بر ابرگر بار (دشنوی)

پ پنج آہنگ

پ قط ایضاً قلنی، ملوکہ جناب ڈاکٹر سید اطہر علی صاحب

پنج ایم اے، پی ایچ ڈی۔

پنج اشتک غالب

پنج تیغ تیز

خ خطوط غالب

و دستنبو مطلوبہ۔ ۱

و قط ایضاً قلنی، ملوکہ ڈاکٹر صاحب موصوف الذکر۔

۱۔ یہ نسخہ دراصل کلیاتِ نثر فارسی کا ہے، جسے میر محمدی مجروح کے

بلاو بزرگ نے خود مجروح کی قرائن پر نقل کیا تھا۔

دفع ایضاً قلمی، نسخہ کتاب خانہ رامپور، جس کے حاشیوں پر متعدد جگہ غالب نے اپنے قلم سے بعض الفاظ کے معنی لکھے ہیں۔

س سبب چین

ع عوید ہندی۔

عس ادبی خطوط غالب، از میرزا محمد عسکری صاحب لکھنوی۔

فش ورنش کاویانی۔

ق قاطع برمان

قن قادر نامہ

کن کلیات غالب فارسی، قلمی

کم ایضاً، مطبوعہ

م مہر نیمروز۔

مک مکاتیب غالب

ن نادر خطوط غالب

۱۔ کتاب جعلی خطوط کا مجموعہ ہے۔ لیکن یہ جعل عبارت میں نہیں، لکھنؤ، الیہ کے متعلق عمل میں آیا ہے، عبارت غالب ہی کے مطبوعہ خطوط کے تار و پود سے بنی ہے، اس لیے وہ چار باتیں اس سے اخذ کر لی گئی ہیں۔

دہلی اردو اخبار، نمبر ۱۴، جلد ۱۵، ۱۵ اپریل ۱۹۶۹ء مطابق ۲۳ جادی الآخر ۱۳۹۹ھ جس کے تحت میں غالب کا قصیدہ ۱ داد کو تاسم براخدا بد، چند مشکل لفظوں کے حل کے ساتھ شائع ہوا تھا۔

یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ کسی لفظ کے ساتھ چند حوالوں کے ذکر کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ ان سبب میں تشریحی الفاظ ایک ہیں۔ ہر کتاب کے پورے تشریحی لفظ نقل کرنا غیر ضروری طوالت کا موجب تھا، اس لیے صرف مفصل یا واضح تفسیر کو اختیار کر لیا گیا ہے۔ اں، بعض جگہ دوسری تشریحات کے مفید مطلب ٹکڑوں کو بھی چُن کر اُس تشریح کے کسی مناسب جگہ میں سمودینے کی کوشش کی ہے، مگر یہ مواقع نسبتاً کم ہیں۔

اردو تشریحات کا فارسی تشریحوں میں کھپانا سفید کپڑے میں رنگین پوند لگانا تھا۔ ایسے مواقع پر مخصوص اردو مترادفات لفظ کو تن میں اور پوری عبارت کو حاشیے میں تحریر کیا ہے۔ اسی طرح جس لفظ کی فارسی تشریح خود میرزا غالب نے نہیں کی تھی، اُس کی اردو تشریح میں سے

فارسی عبارت کے ہم آہنگ الفاظ جن کر متن کے اندر اور
کل عبارت حاشیے میں لکھ دی ہے۔ صرف دس پانچ جگہیں
ضرور ایسی رہ گئی ہیں جہاں متن میں اردو تفسیر منقول ہے
مگر ان مقامات پر مولف کی نظر میں یہی طرزِ عمل مناسب تھا۔
حواشی و اعراب | مذکورہ بالا حاشیوں کے علاوہ، جو غالب
کے مثنویات کہے ج سکتے ہیں، مولف نے بھی جگہ جگہ تو مثنوی
حاشیے لکھے ہیں۔ ان سے مقصود یا تو غالب کی تائید و
توثیق ہے، یا یہ واضح کرنا ہے کہ غالب نے جو اسے ظاہر
کی ہے، اُس سے لغت نویسوں کو اختلاف ہے اور یا
اُن الفاظ کے اعراب کی سند پیش کرنا ہے، جنہیں غالب
نے مُعَرَّجاً چھوڑ دیا تھا۔ اگر ان موارد میں کچھ سہو ہوا ہو، تو
اس کی ذمہ داری غالب پر نہیں، مولف فرہنگ پر عائد
کی جائے۔

ان حاشیوں میں اس کا التزام رہا ہے کہ بغیر مستند
حوالے کے کوئی لفظ نہ لکھا جائے، اس لیے امید ہے کہ
مطالعہ کرنے والوں کو مزید تحقیق میں کسی طرح کی دشواری
پیدا نہ ہوگی، اور وہ ماخذ حواشی تک باسانی رجوع کر سکیں گے۔

ایک کتاب درسی کشاکش کا ذکر حاشیوں میں جا بجا نظر آئے گا۔ یہ کتاب مولوی نجف علی خاں چیمڑی کی تالیف ہے جو بہارِ قاطع کے ادبی جھگڑے میں غالب کے حامی و مددگار اور اس سلسلے کی مشہور کتاب و افح ہدیان کے مولف تھے۔ ان کی فنی حیثیت زیادہ قابلِ استناد نہیں مگر میں نے درسی کشاکش کو صرف اس بنا پر پیشِ نظر رکھا ہے کہ غالب نے اس کی تقریظ میں جو نسخہ مطبوعہ سکے آخر میں چھپی بھی ہے، کتاب اور مولف دونوں کی تعریف کی ہے، حالانکہ اس میں اکثر جگہ غالب سے اختلافات پایا جاتا ہے۔

اس اختلاف کے باقی رہ جانے کا سبب غالب کی سہل انگاری ہو، کہ انہوں نے کتاب دیکھے بغیر اس پر ممبر تصدیق ثبت فرمادی، یا خود مولف کا اپنی رائے پر اصرار، بہر حال میری رائے میں یہ اختلاف قابلِ اظہار تھا، اس لیے دیدہ ورا صاحب سے اس جرات کا عذر خواہ ہوں۔

معذرت و شکریہ | فرہنگِ غالب کی کاپیاں پڑھنے کے دوران

میں، ترضیب اور حوالوں کی جو کوتاہیاں نظر آئی تھیں،
 حق الامکان اُن کی اصلاح کر دی گئی ہے۔ اب کہیں
 کوئی خامی نظر آئے، تو اُسے یہ تصور کیا جائے کہ یا اُس
 پر میری نظر نہیں پڑی، یا طباعتِ ثانی کی کوتاہیاں
 تک اُس کی درستی ممکن نہ تھی۔

آخر میں، عالی جناب ڈاکٹر عبدالستار صاحب مدنی
 ایم، اے، بی ایچ ڈی، کی خدمت والا میں شکریہ
 پیش کرتا ہوں، جنہوں نے اندر اور لطف و رفیقِ کا دیانی
 کا لٹنچر عطا کر کے میری بیش قیمت مدد فرمائی۔

امتیاز علی عرشی

ناظم کتاب خانہ

کتاب خانہ ریاست رامپور

۳۰ جون ۱۹۲۶ء

حصہ اول

فارسی و غیرہ

آب : ترجمہ ماء کا ہندی جس کی پانی ۔ اور بمعنی رونق و لطافت بھی آتا ہے ۔ اور اسلحہ کی صفائی اور جو اہر کی تیزی کو بھی کہتے ہیں (قن ، نغ)

آباد : در زبان پہلوی باوجود معنی دیگر بمعنی آفرین نیز ہست ۔ (فش ، ق)

آباد چہ : بستی ۔ (د)
آب بردست کسی رنجین : کتابیہ از خدمتستان آن شخص کردن ۔ (پ)

آب بر لیسان بستن : اشارہ بتقدیم کاری ناسودمند ۔ (پ)
آب بہاون کوفتن : اشارہ بتقدیم کاری ناسودمند ۔ (پ)
آب تاختن : بمعنی بول کردن ۔ (پ)

آبِ بچین : اسم جامد است کہ پس از شستن دست و رو بدان جا
 نم از دست و رو چسبند و آن چیز است کہ در عروت آن
 رو مال گویند۔ آبِ بچین فارسی قدیم و رومال فارسی جدید۔
 ایرانی ہمین گفت کہ رومال نامی است نہادہ خانوان ایران
 ازان جا کہ طبع اناس و سوسہ راست ، لفظ مشترک بین الہی و
 المیت بر فاطر ہای ناذکِ شان گران آمد۔ لاجرم بہر آبِ بچین آہی
 دیگر تراشیدند۔ (د، فٹ، ق)

آبِ حرام : شراب انگوری را در مقامِ ندمت نیز آبِ حرام مند
 (فٹ، ق)

آنچوڑ : بمعنی اقامت۔ (م)

آبِ درجگر داشتن : بمعنی قبول۔ (فٹ، ق)

آبِ دست : حرکت در سکونِ موحہ عموماً ترجمہ عطا لاید ہے ،
 اور خصوصاً وضو کہتے ہیں۔ تعلیم کی سند استاد کا شہرہ
 بے تکلف ردِ بساتی کن اگر دل خستہ

کا بدست او شفا بخش ہمہ بیمار ہاست

تخصیص کی سند نامِ حق کی بیست :

آبِ دست و نماز باید کرد۔ دل مستام گداز باید کرد۔
 (د، فٹ)

آبدندان : بسکون بامی موحده ، نوعیت ازامرو۔ ویرگاہ با
لفظ حریف ترکیب دہند ، معنی عاجز و مغلوب دہند۔
آب وہ دست : ہاتھ دھلانے والا۔

آبستن : وابستہ ، باضافہ یا بی تختانی ، بعضی زن حاملہ محفی
نماد کہ آبستن مصدر نیست کہ آبست ماضی وابستہ مفعول
آن تواند بود۔ بلکہ اسمیت جامد و لفظی است غیر متصرف اب
آبستن : و تبدیل نشین متقش بین سادہ آبستن نیز اسمی است
جامد غیر متصرف ، معنی ہر چیز کہ از نظر ہمان باشد عموماً ، و
بعضی زن باردار خصوصاً۔ و ہم ازین جهت کہ از نظر ہمان
باشد و دران محل تنہا روندند آبشگاہ اسم بیت الخلاء ہند۔
آبشگاہ آبشگاہ و آبشگاہ آبشگاہ کہبت کہ کمی نہاند۔
(نش ، ق)

آبش زیرگاہ است : افادہ معنی خوبی و نیکی بامن نمی کند مرد
آنست کہ حال بالمش جہول است تاجہ پدید آمد و شمار

۱۔ ایک خط میں میرزا صاحب نے لکھا ہے : ”آبست کوئی لفظ نہیں ہے۔

آبتن اصل لفظ اور آبستی غریب علیہ یہ دونوں صحیح بلکہ آبستی زیادہ فصیح“ (۱)

۲۔ دی کش : ہم میں آبشگاہ کو بفتح بامعنی خلوت خانہ لکھا ہے۔

چگونه کسی باشد (فتن، ق)

آبِ جَار: مقلوبِ کایِ آب -

آبِ جَش: سقا - (د)

آبِ گِرفتن: افشردن، فشردن، پُخوڑنا -

آبِ گِیر: بمعنی تالاب - (فتن، ق)

آبِ گِینه در جگر شکستن: بمعنی بیقرار کردن - (پ)

آبِ گِله: چالال - (قن)

آبِ گِله خور: چپک رو - (د)

آبِ مر و ارید: و آبِ سیاه، دو گونه آبست که در چشم فرو

می آید و بینائی را زیان دارد - و آبِ سیاه هجتم مخصوصیت

ده پای اسب نیز ازین نام نشان یافته اند - چنانکه شاعر در

نومست اسب گوید: سمش آبِ سیاه آورد قلم دار - و آبِ

چنانکه آینه را با اعتبار زشتی گوهر آب نیز آبِ سیاه گویند

و گفته و آشوب را نیز از ان رو که مکروه و طبائع است آبِ

سیاه خوانند - چنانکه او ستاد گوید:

آبِ دلی نشاء هم، آبِ جَار بر دزن آبِ جَار، شاد و باوه کار که می فروزش باشد -

جهان اگر ہمہ آب سیر گرفت، چہ پاک!
 چو را ضمیمہ یکی نان و آبک انگور
 آب سیر در مصرع اول بمعنی فتنہ و آشوب و آبک انگور
 در مصرع دوم کنایہ از شراب - (فش، ق)
 آبکند : سردار، مالدار، صاحب سامان - آبندان :
 سرداران - (د، ق، فش، ق)
 آبی شدن کار : بمعنی تباہ شدن کار - (پ)
 آبی کردن کار : تباہ کردن - کام بگاڑنا - (د، ق)
 آتش : حالت مدودہ و نای توانائی مفتوحہ آذر نازک - قافیہ آتش
 باد آتش ادعائیت ناول پذیر آری در ملک قوائی سرکش و
 مشوش ہزار جادیدہ ایم - (فش، ق)
 آتش از چشم پریدن : عبارت از حالتی است کہ در وقت
 رسیدن صدمہ قوی بہ دماغ روید ہر - (پ)
 آتش برگ : اسم سنگ پارہ است کہ پراثر شرارہ است (فش، ق)
 آتش دان : کانون -

۱۔ فرہنگ انجمن آرای میں لکھا ہے : این لغت در ہنگ نامہ داز تصرفات
 مؤلف است۔ ۲۔ ری کٹ : ہم، میں پر در ز تاب چند بمعنی دمعزد و غمی ہے۔

آتش زنه: در فارسی و حقایق در ترکی، اسم از آریاسین است
که چون آنرا بر آتش برگ زنند، شراره از آن بنگ پاره بدن
چند - (فن، ق)

آجیل: بهیم مضمو، عربی جناد هندی دکار - و اسم دیگر آرشغ - (پ، ق)
آفتن: باله ممدوده، بیرون کشیدن - آخت، آخته - این را
مضارع باشد و آ، هفتن، و آ، هفت و آ، هفت نیز گویند -
(پ، فن، ق)

آخر خشک: بی داد و معذله و حرکت راسی ترشتای بای بی نفع و
بی فیض را گویند - و آخر چرب، محل کثیر النفع را خوانند خشک
آخر چرب آخر مضافات و مضافات الیه مقلوب است - (فن، ق)
آخر روز: آفتاب زردی -

آداش: یعنی هنام که عربی آن سمت است - (پ)
آداک: یعنی خبریره - (پ، م)
آدر: پال بی نقطه، اسم آتش، آگ نار و بذال منقوطه زنه است
و در نام ماه و نام روز که آدر پال می نویسند، هزار می گویند
در کار سفت - (پ، م، فن، ق، ق، ق)

آدری کشا: هم، بذال جمله درای جمله در آخر، آتش، یعنی نار -

آذر گشتب : برق، بجلی - (د، تن)
 آذر کم : بدالی ایجد، بند زین را گویند که اسم دیگر آن تکتست
 در عرف اهل هند خنگیر اسم دوست - در اهل خنگیر نیز فارسی
 است امانه بدین صورت، بلکه خوی گیر بود و معدوم و
 تمثالی بخوی، ترجمه عرق، و گیر صیغه امر از گرفتن (فن، ق)
 آذر نگ : بمعنی سرخ و محنت - (فن، ق)
 آوّه : بالعب ممدوده و دالی ایجد، در فارسی بمعنی نشین مرغان
 آید - در هندی بالعب مفتوحه و دالی ثقیله مشدده گفته می شود -
 (فن، ق)
 آدیش : در زبان پهلوی قدیم لفظی است جداگانه بمعنی تعلیم و
 تکریم - (فن، ق)
 آراستن : آراست، آراسته، آرایده، آراپنده، آرای، آرائی
 بمعنی آرایش - آرائی، آرائی، مصدری تشافی آگئی چه (پ، تن)
 آراشداد : بسکون نشین، انتظام - (د)
 آرا میدان : آرا مید، آرا سیده، آرا مد، آرا منده، آرا م
 بر لغت فارس : و، بمعنی آتش هست - در کتبات فارسی و سنن
 مجد و کون رای مملود پای فارسی در آخر، برق د نام فرشته موبل بر آتش -

بیشتر مصدر بجز الف نیز آید۔ وحذف الف در
مضارع روانیت۔ (پ)

آرد: آنا۔ آوردن بریان: سوختن، پختن، ستودن
آریش: برای کشور یا معنی معنی۔ (آ، د، فن، ق)
آرشیج: یعنی مرقع است کہ آرد و ہندی کہنی نامند۔ (ق)
آرنگ: یعنی ہرگز و زہار آردہ۔ (فن)
آروغ: آبل، چشما، ڈکار۔ (ب، ق)
آز: حرص۔ (د، ق)

آززدن: مصدر سبب مشہور ہم یعنی لازمی و ہم معنی متعدی
و آزار د مضارع، و آزارم از بکسر مضارع صیغہ متکلم آزار
امر۔ (خ، فن، ق)

آززدہ شدن از ناز: پشت چشم نازک کردن۔
آزمودن: آزمائش۔ (ق)

آزودن: بردن ناسور، حریص (د، قط، ق)
آزوخ: عربی قول و ہندی کسا۔ (پ، ق)

از میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے کہ آزار امر، امر یعنی اسم جاد
آتا ہے، و از اسم جاد کردن اسے ساتھ پیوند پاتا ہے۔ (خ)

آژدن: برای شسته ساکن بر دژین یافتن و یافتن و این را
 چهار معنی است: بجای زدن، و حجامت یعنی خستیدن یا ستره
 و مجذّر ساختن آسیا سنگ، و کشیدن آژ تو بر جامه... آری
 آژدونی هست که آنرا در هند گویند و اینها گویند یکاوت عجیبی مضموم
 و داء معروف و دال مثلث التلفظ بهای هوز و آن خستن
 تن است بر خیم سوزن و آگندین نیل در آن رخنه با چنانکه
 در هند زمان روستا بیشتر بر سینه و گردن و ساعد و بازو
 این صنعت بکار برند و انواع نقوش انگیزند... و این
 مصدر مشتقات بجای زامی فارسی جیم عربی نیز نویسند
 (فش، ق)

آژده: جامه آژدار و بجای کار را گویند یعنی مفعول آژدن.
 (فش، ق)

آژنده: بالف ممدوده و زامی فارسی مفتوح، در هندی
 گاه خوانند. (پ، د، ق)
 آژنگ: بگفتی که بروی افتد، و هندی جگری گویند پ، ق، فن
 آژنه: چونا - (د)

آژینه: آژ خستن سنگ و کشیدن آژ تو، مشتق از آژدن است
 (پ، ق)

آس : آسیا، چکی - (قن)

آسا : صیغہ امر است از آسودن - و آسا بالک ممدوده، لغت
عام غیر متصرف نیز ہست بمعنی مثل و مانند بمعنی با شک
و دمان درہ کہ آن را در عربی فاذہ و در ہندی جانی گویند
و بمعنی تمکین و وقار نیز آید۔ (پ، فن، ق)

آستان : برخاستن : کنایہ از ویرانی خانہ است، چنانکہ طاقانی
فرماید : بام نشست و آستان برخاست۔ (پ، فن، ق)
آستر : بالک ممدودہ، مقابل ابرہ، چنانکہ سعدی فرماید :

۱۔ لغت فارس : ۱۹۰ میں معنی آسا کردن سخن میں اور بمعنی آرد نرم باشد

زیرنگاشا حاشیہ میں لکھا ہے۔ ہستشادیں کانی کا یہ شعر : آسان
آسای گردان است بہ آسان، آسان کند ہرمان، اور سی کا
یہ شعر : دوستا، جایی بین و مرد شناس بہ شد خواہم آسای تو
آس، اور معری کا یہ شعر : تادلی من آس شد در آسای عشق تو۔
ہست پذیری، غلبہ آسا بر سر را، پیش کیے ہیں۔ میری دست

میں ان تینوں میں "آرد نرم" کا مفہوم زیادہ واضح ہے اس بنا پر
صحیح لغت فارس کا دوسرے نسخے کو حاشیہ میں جگہ دینا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

۲۔ دیش کا دیانی میں سیر صاحب نے دوسری جگہ لکھا ہے : "دمان درہ و ساہمان فاذہ
است کہ ہندی جانی در عربی ثنا دب و متلی خوانند" فاذہ کی تحقیق حرف "ا" میں ملاحظہ ہو

تباداشتی هر دور و آستر- (فش، ق)

آستین افشاندن: عبارت از ترک و تخریب- (پ)

آسمان: چرخ، فلک، چنبر و اثر گونه گردون-

آسمان بابر و پوشیدن: کنایه از انکار وجود بدی- (پ)

آسمان سوراخ شدن: کنایه از تواتر نزول بلا- (پ)

آسمان غریب: رعد- (د)

آسمانه: سقف، چشت (د، قن)

آسودن: آسوده، آسوده، آساید، آساییده، آسای (پ)

آسیا: آس، چکی- (قن)

آسیم: در اصل آسام است قلب آماس- لاجرم ویرم داغ را

سر آسام گویند و سر سام خفیف است- آسیم همان الما آسام

لوان دانست- و آسیمه سر و سر آسیمه را مرکب اند آسیم و لوان

گفت- بلکه در کلام قدما تنها آسیمه بجای سر آسیمه نیز آمده- و

بجای آسیم کمن و او و بجای بای می و نون آورده آسولن نیز

لوشته اند- (فش، ق)

آشامیدن: آشامیده، آشامیده، آشامیده، آشامیده، آشامیده (پ)

آشفتن: آشفته، آشفته، آشفته، آشفته، آشفته (پ)

آشکار: چمر، هویدا، نمودار -

آشانه: گونسلا - (قن)

آغشتن: بشین نقطه دار و غین کسور، بردن دانستن، مصدوی

است مشهور در معنی مرادیت آوردن، بدین قدر تفاوت که

آوردن عام است، خواهی بجزیری مثلاً و بجزی بجز خشک و آغشتن

خاص است، یعنی آوردن بجز نمناک - و آغاز مصراع این

مصدراست - آغشته، بغین کسور، مفعول آغشتن - (قن)

آغوش: کسار، بغل - (قن)

آفتا: گمان گردهی آفت که آفت آبی است از اسای نیر

اعظم، و آفتاب فرید علیه چون ماه و آفتاب و جم و جمشید

از اینده این را می پذیرد - (قن)

آفتاب: هور، آیت، نیر اعظم، سیدج - خورشید، شمس -

آفتاب زردی: برای ساکن دیای معروف گمانه آفتاب

روزا است - (قن)

آفتاب گردش: بسکون بای موحده، یعنی از شرق تا غرب

یعنی خرس: هم، میس بغین، کله که فردوسی کایه مشر شال میس پیش کیا

س: زایر ایشان من لسی کشته ام به زمین را بخون و گل آغشته ام -

آفریدن : آفرید، آفریده، آفریند، آفریننده، آفرین - (پ)
 آفرین : لغتی است جا به غیر متصرف، بمعنی تحسین و مرجعاً
 آفرین لغتی دیگر است از مشتقات مصدر آفریدن بمعنی امر -
 (فش، ق)

آکنده گوش : بکاف فارسی، کسی را می توان گفت که گوش دارد
 بزور آکنده از بنا گوش جدا کرده باشد - (فش، ق)
 آگندن : بکاف فارسی، مصدر است صحیح - و آگنده مفعول آن -
 و آگند مضارع او آگنه بمعنی خشو قبا و خشو نهالی، همیشه امر
 است هم ازین مصدر بهای فحقی پیوسته، چون استره و آفرینه
 (پ، فش، ق)

آگنده گوش : بکاف فارسی بمعنی کر که عربی آن اعتم است
 آنست که بطلان در حس سامعه وی راه یافته باشد - (فش، ق)
 آگنه : بمعنی خشو قبا و خشو نهالی - (فش، ق)
 آیش : بر وزن یالش بمعنی عوض چنانکه گویند "ثلاثی عوض الش"
 کرد - (پ)

آل قضا : مرکب است از آل و قضا - آل مطلق زنگ سرخ
 ۱ - پامیر صاحب نے یہ لکھا ہے کہ "این را مضارع نباشد"

و قنابد و معنی مشهور است؛ نخست، حاجی که در راه با ازبهران
گیرند، دوم مهر. و در آلتغامعی و بی منظر است. در دفتر
تا عذاران تمییز به پد تا مهائی که به تاجداران و گرمی نوشتند
و بر آسناد جا گیر که مردم می بخشدند، مهر شنگرف میزدند
و آنرا آلتغامعی گفتند، یعنی مهر سرخ. تنها مهر را تمغا گویند
نه آلتغا. (فتن، ق)

آلودن؛ آغشتن. معبر است. آلود، آلوده، و آلود مضارع آلوده
و آلائی امر، و میالای نمی. و نغفت میالای مالای (پنهان، ق)
آله؛ افزار. جمع آلات.

آماده؛ یعنی دیگر است جای غیر متصرف و معنی با همیا متقد یا بدل
آموده است. ما خود آن را العنیت دیگر گمان می کنیم. دار
چنان بدل متبرآموده است، یعنی همیا، همان خواهد بود
(فتن، ق)

آماده گیر شدن؛ دامن بردن گزفتن.

آمدن؛ آما، آمد، آمده، آید، آید، آید، آید. (پ، ق)
آموختن؛ هم لازم می و هم متعدی است. آموخت. آموخته
آموزد، آموخته / آموزد، (پ)

آمودن: مصدر سعا ترجمه اندراج عموماً و بمعنی گزینش و رشته کشیدن خصوصاً. آمود ماضی و آموده مفعول و آماید مضارع و آماینده فاعل و آما می امر - (پ، فش، ق)
آمیخ: حقیقت (د، ق)

آمیخی: بفتح الف و کسر میم و یای معروف، بمعنی حقیقی - (آ، پ)

آمنت: بمعنی نفی و زهی - (پ)

آواز: فارسی، عربی صدا - (د، ق)

آواز اسپ: صنیل، شبیه -

آواز خوش: دستان -

آواز مولناک: صیحه -

آوخ: بمعنی افسوس - (پ)

آوردن: لاتا - (قن) آورد، آدوده، آرد، آورنده، آرد -

نهفته مباد که مضارع یا و بحثی که متعلق با دوست، باضافه

۱- دری کشا: ۶، تثنائی مجهول و عین معجم، حقیقت مقابل مجاز و آمیخی

بیای نسبت در آخر، حقیقی مقابل مجازی -

۲- دری کشا: ۶، بفتح واد و سکون فاء معجم، آه و افسوس -

واو نیز آید، آورد، حرکت را، آورنده، آور - (پ)

آوند: ترجمہ ظرفیت مطلق برتن - (د، ف، ق، ق)

آونگ: بمعنی ریشیان خوشہ انگور - و ریشیان کہ بشفت آویزند

و چھینکا در ہندی خوانند - (پ، ق، ق، ق، ق)

آونگان: یعنی سرنگون - (م)

آویزہ: پیرایہ ایست کہ در نرمہ گوش سوراخ کنند و آن پیرایہ

را دسان اندازند تا کہ آویزان باشد - اما آویزہ خصوصیت

گوش ندارد و در کلاہ و تلمح و تخت و چتر نیز استعمال یابد -

(ف، ق، ق)

آہمن: حدید، لوہا، (ق)

آہمن سہر کو قتل: اشارہ بتقدیم کاری ناسودمند - (پ)

آہو: عیب، ہرن - (د، ق)

آہینختن: آختن، بیرون کشیدن، آہینت، آہینختہ - (پ)

آہینیم: آرسی - (ق)

آہینہ دار: آنرا گویند کہ آہنہ و شانہ و تحویل دی باشد، و چون

خواجہ دست نہ رو شود، شانہ و آہینہ پیش ہند، تا خواجہ روی

را نگردد و موی بر اشانہ زند - (ف، ق، ق)

۱۔ لغت فرس: ۱۰۴، می گوئے آہ بہ اور بر ہائی و معنی بھی ہیں -

۱- در ابتدای کلمه افاده معنی نفی کنند چنانکه «جنبان» بمعنی متحرک و «اجنبان» بمعنی ساکن - و این الف در حرکت است و پیر و حرث ما بعد خود نهادند و پیوسته مفتوح بود - و بعد صیغه امر تنها الف افاده معنی فاعلیت کنند ، مانند گو یا و بینا و دانا - الفی که در وسط صیغه مضارع آرند ، داعیه است ، و الفی که در آخر صیغه مضارع آرند ، زائد - (فش، ق)

آبد : انجام جاوید پیوند -

آبدان : در عربی جمع بدن است - (فش، ق)

آبر : بدی - (قن)

آبر : بفتح تین ، ترجمه «علی» و فرید علیّه «بر» مشهور است -

(فش، ق)

- ابرام در طلب چتری: مکاس - وکیس، اماله آسن -
 آبکار: مخفف آبکار -
 آپگندن: آگندن -
 اثبات البیت: کاچار، کاچال، متارخ خانه، اسباب خانه -
 اشر: بنای مثلثه و رای بی نقطه، یروژن اسیر، در عربی اسم
 کرده ناراست - (نش، ق)
 آجاسخ: دگیدان، چولها - (قن)
 آجداو: نیاگان -
 آجنبان: مرادف ناجنده، و بمعنی ساکن - (نش، ق)
 اختیاج: نیاز -
 آحمق: نادان، اؤت - (قن)
 اختر: تاره - (قن)
 اختر روز: آفتاب - (نش، ق)
 اختلاط: لابه، لاغ -
 اخگر: انگاره - (قن)
 آشکلندو: جھنجھنا، (قن) امر علی اردو اخبار، شماره ۳، ارج ۵ بابت
 اپریل ۱۸۵۳ ع

اُخواستی : ترجمہ غیر ارادی - (فش، ق)

ادب آموز : یعنی استاد - (آ)

ارادی : خواستی -

اُرتنگ : بمعنی مرقع تصویرست مطلقاً - مگر چون آن را بوی مانی مضامین گردانند، اُرتنگ مانی و اُرتنگ مانوی خوانند

بکسرۃ کاتب فارسی - (پ، ق، م)

اُرج : بمعنی قدر و قیمت آید - وہاں مرادین آست - د

ارزش نیز ہم چنین - (پ، فش، ق)

اُرتنگند : بمعنی صاحب رتبہ، چہ "بند" افادہ بمعنی صاحبی می کنند - (فش، ق)

اُردی پشت : مدت ماندن آفتاب در ثور - (د)

اُرد : صیغہ امر است از اُردیدن، و مثل سوز و ساز افادہ

معنی مصدری می کند - و چون ما بعد آن شین نقطہ دار

آرند، معنی حاصل مصدر می دهد، چون سوزش و سازش

و "اُرج" بدل ارزا است - (فش، ق)

ارغیت فرس : ۱۶۱، میں لکھا ہے کہ مانی کے مرقع تصاویر کا نام ہے اور درمی ہی ایک لفظ ہے جس میں حرف ثناء بچھا گیا ہے - یعنی صاحب لغت فرس کے نزدیک یہ لفظ اُرتنگ کی جگہ اُرتنگ ہے۔

آرزویش: بر وزن هر دانش، خیرات و ایشاره خیر خیرات.

(تین، ده فتن، ق)

آرزوئی: محتاج و غیرات خوار - (تین)

آرزون: قسنتی از غله - (د)

آرزویدن: آرزیده، آرزیده، آرزو، آرزیده، آرز - (پ)

آرزوین: رانگ - (غن)

آرزو ننگ: برای فارسی، اسم است دسه سبی دارد که هر سه

در از سته مختلفه سبی یک دیگر بوده اند - خندت دیوی که

در ستم آن را کشت - دوم گروی که طوس آن را کشت -

سده دیگر نقاشی که همچون مانی و پیرزاد، درین فن صاحب

دستگاه و نام آور بود، چنانکه مولانا نظامی گنجوی، علیه السلام

در شیرین و خسرو از زبان شیرین فرماید:

بقصیر و دلتقم مانی و از ننگ طراز سحر می بستند بر ننگ

(پ، فتن، ق)

آرزمن: کمز، زمین - (غن)

آرزمنه: خوره، اسم گرمی است -

آرزمنون: بنین مفتوح - اور غنفت اس کا "ارغن" اور مبدل

”ارگن“ ہے۔ (آ، خ)

آزک : بالفتح مفتوح بر وزن درک، قلعہ کہ درمیان حصار باشد
قلعہ کوچکی کہ درمیان قلعہ باشد، قلعہ درون حصار۔

(پ، د، تغ)

آزمغان : بمعنی سوغات (پ)

آزنی : ”رے“ کی سکون و حرکت کے باب میں قول فیعل ہی ہے۔

... اگر تقطیع شعر مساعت کر جائے اور آرنی، بروز چنی

گنجایش پائے، تو نعم الاتقان۔ ورنہ قاعدۃ تفسیر نقصانی

جواز ہے۔ (عس)

آزوند : بفتح الٹ، وژاوند، بلام نیز، نام کوہی است۔ و نام

دریائی نیز۔ و بضم الٹ خلاصہ و زبدہ و بسیطہ را گویند کہ

مقابل مرکب است۔

و ساسان بیچم مترجم دساتیر، آژوند را بمعنی چینی آورده است

کہ بیچ چیز از خارج داخل آن نمونہ شد۔ آموزگار ہر فرد

ثم عبد الصمد، گاہ گاہ در مکاتبات خود ”آژوند بندہ“ نوشتی

۱۔ لغت فرس، ۸۷، بمعنی درود و جلد، و ۱۰۰، بمعنی خجریہ۔ دری کشادہ، بضم الف۔

۲۔ ”ترجمہ ہندی زبان میں ٹھوس“ کا لفظ ہوتا ہے۔ عربی میں ان معنوں کا لفظ ”صمد“

ہے۔ ”تیغ تیز۔

چون پند و مهرش رفت، فرمود که "اروند بنده" مصافح و
مصافح البیر مقلوب است، یعنی بنده اروند بنده،
ترجمه "عبد" و "اروند" ترجمه "صدا" و نیز می فرمودند که
چون طبایع لطیف استغاره را دوست دارند، "اروند"
را که اسم کوچی است، بمعنی تمکین و وقار و شان و شوکت
نیز آرند - (فش، ق)

از پرکار اقامتون: بمعنی رفتن انتظام و باطل شدید ترکیب
(پ)

آژور: بمعنی لائق - (بر)

آژلاد: لقبه العت، هرگز - (د، قخ)

آژدر: آژد - (د)

آژدرشکر: بشین کسور و کاف مفتوح، شکار کننده آژد -
(د، قظ، قخ)

آشبدیم: هفته، آشواره -

اسب: آشور - (قن)

اسب سواری: هیون -

آشپنبد و پهنبد: بخلاف الف، سردار سپاه را گویند و مجازاً

نفسِ ناطقہ را نیز نامند۔ (پ)

اسپید: سپید۔ (تغ)

اشخوال: ہڈی۔ (قن)

اشتر: حاشا کہ نامِ دایہ مشہورہ اشتر، بفتخین باشد۔ آن اشتر
است بہر دو ضمہ بر وزن "پُر دُر"۔ و اشتر، مخفف آن و تورا

فرید علیہ، چنانکہ سعدی را صبت:

آن شبنم سنی کہ وقتی تاجری در بیا بانی بیفتاد از ستور

گفت: "چشمِ تنگ دنیا دارا یا قناعت پر کند، یا خاکِ گد"

(ش، ق)

۱۔ میرزا صاحب نے اس لفظ کو ہر جگہ اسپید، بضم با، لکھا ہے۔ (دری کشادہ)

۲۔ ان کی حمایت کرتی ہے۔ لیکن جیسا کہ فرنگِ انجمن آراہی، ناصری

میں تصریح کی ہے، یہ، بفتح با کے معنی دارندہ اور صاحب ہیں۔ اور

اسپید غیرہ کے آخر میں یہی لفظ واقع ہے، اسی لیے بفتح با پڑھا

چاہیے۔ فردوسی کہتا ہے: چو برداشت پرودہ زور پیریدہ سیاوش

ہی بدترسان زید۔ لغت فرس: ۱۰۸۔

۳۔ میرزا صاحب فرماتے ہیں: "اصل اس کی یہ ہے کہ سپید و شکم دو لغت چاہئیں۔

ان پر الٹا وصل لاتے ہیں، چاہے کسی، یعنی شکم و اسپید کو لغتِ اصلی اور شکم و

سپید کو مخفف کہو"۔ (تغ)

آششرون : بهزه مضمومه و تائی فوقانی مضموم ، زین عقیقه باقی
آششره : آله حجامت - (نش ، ق)

آششغزار : پوزش ، پزیش
استغاثه : دادخواهی ، جامه کاغذی پوشیدن ، مشعل بکف
گرفتن -

استفاده : در پس زانو نشستن -

استقبال : پذیره -

آشته : بردن دسته ، بعضی تخم برخی از میوه - دآن خود مبدل
منه خسته ، است - دآن را چنانکه آسته گویند ، هسته
نیز خوانند - (نش ، ق)

آشهرز : فسوس ، کلاغ گرفتن -

آشغندازمزد و اسغندارمز : هم نام ماهست ، دهم نام روز ،
دهم نام سردش - (نش ، ق)

آشداوب : سان ، طرز -

آسم : تام (تن)

آشش : اونٹ - (تن)

آشتلم : بقمه الف و ضممه تا و ضممه لام ، شدت - (د ، تغ)

اشتیاق : شاد خواست ، خواہش ۔

اشغر : بوزن اشتر، اسم جانوری است خاردار کہ ہندی سبب
گوبند۔ (پ، قن)

اشکم : شکم۔ (تیغ)

اشکوب : بوزن آجود، عبارت از درجہ عمارت۔ (پ)

اشگرت : شگرت، نادر، عجیب۔

اضطکاک : بمعنی آواز گشودن در (آ)

اصم : آگندہ گوش۔

اطاعت : سر نہادن، گردن نہادن۔

اعتراض کردن بر کلام : انگشت بحرث نہادن۔

اعتراف : خط دادن، اقرار۔

اعتکاف : گوشے میں بیٹھنا۔ (قن)

اعتم : نقشید لفظ عربی۔ (آ، خ)

افتد : واقع شود۔ (آ، خ)

افدستائی : یعنی نیایش۔ (م)

ارفت فرس : ۵، میں افدستا، کو بسکون فادوال و کسر سین لکھ کر بتایا ہے کہ

یہ پہلی لفظ ہے جو افد، بمعنی تنگفت اور دستا، بمعنی ستائش سے مرکب ہے۔

افراختن : افراخت، افراخته - بجای خا، شین نیز آید، یعنی افراشتن
 افراشت، افراشته - بحث مضارع بحذف الف نیز مسموع
 افرازنده، افرازد، سراسر بحث بحذف الف نیز مسموع

است - (پ)

افرازد : بتقدیم ای بی نقطه، صیغه امر است از افراشتن - (فش، ق)
 افرازد بحث ورنج در آب و آتش بودن -

افروختن : افروخت، افروخته، افروزد، افروزنده، افروزد -

بحث مضارع بحذف الف نیز آید - لیکن در بحث مصدر

حذف الف میتوان کرد، چه اندران صورت افروختن و

افروخت، فروختن و فروخت می گردد و آن بحثی است

جداگانه بمعنی جداگانه - (پ)

افروختن چراغ : برکردن چراغ -

افرا : صیغه امر است از افرودن - (فش، ق)

افرازد : بتقدیم زای نقطه دار، در عرف هند او را رگویند، بمعنی

آله که جمع آن آلات است - (د، فش، ق)

افروزدن : افروزد، افروود، افرازد، افرازی - سراسر بحث

بحذف الف نیز جائز - (پ)

افسار: یعنی پوزی - (آ، پر، خ، و، س، ق، م)

افسر: تاج - (آ، خ، د)

افشردن: افشرد، افشرد، افشرد، افشرد، بحرکت را - فاعل و امر
مسموع نیست - و این بحث بحذف الف نیز می آید - (پ)

افشوس: بالف مفتوح و واد مجهول، در فارسی یعنی حسرت
و حیف و مرادف در یغ است - (فش، ق)

افشار: نام قومی است از مغول ایرانیه - قهرشها - (فش، ق)
افشردن و افشردن: بیش از سه معنی ندارد - یکی از جامه تناک
یا از میوه تازه آب گرفتن، هندی آن نخو طاه - دوم بزور
در آغوش گرفتن یا به شکنجه کشیدن، هندی آن بهینوما -

سه دیگر چون با قدم یا با پای استعمال کنند، معنی استوار
کردن دهد، هندی آن گاژها - افشرد، افشرد، افشرد
بحرکت را مضارع و نیز با ضافه الف، یعنی افشارد - و فاعل
و امر ازین مضارع استخراج نمایند، افشارنده، افشار

سراسر این بحث بحذف الف نیز آید - (پ، فش، ق)

افطار: روزه کهو لست -

افق شرقی: کناره خاوری -

افکنند: بفتح، ہمزہ و فتح، کاف عربی، مصدری است پارس
و آن را دپکندن، نیز نویسد و مبدل آن 'او کندن' است
بلکہ اوژندن، نیز، چنانکہ 'شیر افکن'، را د شیر اوژدن، نویسند
در صورت اول مضارع، افکند، خواهد آمد و باز او کند
اپکند و اوژند ہر چارہ حرکت اول و ثالث۔ افکند، افکندہ
افکندہ حرکت نون، افکنندہ، افکن، سراسر حرکت الف
نیز مسموع۔ (پ، فح، ق)

اقامت: آن خورد۔

اقرار: خط دادن، اعتراض کردن۔

آکدیش: بالف دوال مسور، دو تخمہ، خواہی انسان و خواہی
اسب کہ آن را مَحْبَس گویند، آن کہ پدرش از قوم دیگر باشد
و مادرش از قوم دیگر۔ (پ، فح، ق)

اللاغ: خرا، گدھا۔ (قن)

انجال: ہمیددن۔

انفختن: بفتح الف و ضمہ نا، بوزن افشردن، مراد انفختن

۱۔ لغت فرس: ۳۴، میں بفتح فاکہ کہ رودکی کا جو شعر مثال میں پیش کیا ہے اس میں
بخت اور بخت قافیہ میں، نیز لفظ الفعدہ بمعنی اندوختہ کو بھی بفتح قافیہ لکھا ہے:
۳۴م۔ دراصل یہ بھی لغت ہی کا ایک لہجہ ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسدی
کے نزدیک ضمہ باکی حکم فتح دیا ہے۔

جمع کرنا۔ الفخت، الفختہ یعنی اندوختہ، الفخت یعنی مفتوح،
 الفخم بمعنی اندوزم، الفخذہ، الفخ۔ معلوم باد کہ از الفخذ کہ
 مضارع است، الفخیدن پریدی آید (پ، د، ق، ف، ق، م)
 الف صیقل: عبارت از ان خط مستطیل است کہ ہنگام
 زدودن آئینہ فولادی بر سطح آئینہ پدید آید۔ (م)
 آنگ: بفتح ہمزہ و فتح لام، اسم دیداری است کہ رو بہی
 لشکر کشد۔ و در ہندی قریب بدین معنی۔ (ف، ق)
 امام: پیرہ و خور، پیشوای دین۔ (قن)
 آفت: برسان نبی۔
 امروز: آج۔ (قن)
 آفتا سپند: بمعنی فرشتہ رحمت۔ (پ)
 امید: آس۔ (قن)
 آمیر: مرادب نامیرندہ۔ و در ہندی نامیرندہ ران امر، بفتح
 گویند۔ (ف، ق)
 اثبات شقن: مصدر اصلی است، و اثبار و مضارع و اثبار امر۔ (ف، ق)
 امیرنا صاحب فرمائے ہیں: "فولاد کی جس چیز کو صیقل کرو گے، بے شبہ پہلے
 ایک لکیر پڑے گی۔ اس کو الف صیقل کہتے ہیں" (آ، خ، ع)

انتباہ: بفتح الف، یعنی دوزن کہ یک شوہر داشتہ باشند۔ و

آن را ہندی سوت و سوکن نامند۔ (پ، قن، م)

انبیان: بفتح، گون یا پورا۔ (د، قن)

انبرا بوزن قبر، افزادی کہ آتش بدان کشند، و آن را دینا

نامند۔ (پ، قن)

انسیاط: لاہ، لاخ۔

آنبوہ: بوزن منصوبہ، لولہ را نامند کہ ہندی آن ٹونٹی است

(پ)

آنبوون: مصدر سبب بآلی بی نقطہ بوزن افزون و بمعنی

بہم آوردن و بردی ہم نهادن۔ ع: باغبانی میفشہ می انہود۔

۱۔ لغت فرس: ۱۳۸، اور انجمن آرای تاریخی میں انبرا کو بفتح اول و ضم

ثالث و سکون ثانی لکھا ہے۔ خود میرزا صاحب نے بھی قادر شاہ میں انبرا

کا تریب علیہ انبرا درج کیا ہے، جو اس کا ثبوت ہے کہ انبرا کی باضموم ہے

۱۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہاں انبرا کو بوزن قبر لکھنے میں سہو ہوا۔

۲۔ میرزا صاحب کو اس لفظ کے بذال منقوطہ اور بمعنی آخرین ہونے

سے انکار ہے، حالانکہ لغت فرس: ۳۹۲ میں بمعنی آخرین لکھ کر

دو دو کی گایہ شعر سند میں پیش کیا ہے:

بودت در خاک باشد یافتی، چہ چنان کر خاک بود انبودت

یعنی گلہا می بنفشہ می چیدہ بردی ہم می ہنادر۔ (فش، ق)

آنبور: آقبور، سپنا۔ (قن)

آنبہ: آم۔ (قن)

انتظام: آراشداد۔

انتظار می: بمعنی انتظار۔ (عس)

انجام جاوید پیوند: ترجمہ ابد۔ (م)

انجام گزارش: فرجام۔

ندا خلقن: ڈالنا۔ (قن)

ندام: بنون لغت فارسی است۔ (فش، ق)

ندراج: آمودن۔

ندرز: پند، نصیحت۔ (قن)

فدزوا: بمعنی سرنگون۔ و دروا نیز مستعمل است۔ (پ)

ندک: کم۔ اور اندک کا لفظ بھی اس معنی (یعنی سلبی کل) میں

آتا ہے، بقول لغات می:

میرزا صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ "انتظاری بمعنی انتظار اساتذہ"

کے ان فارسی میں موجو ہے۔

دری کشا: ۱۰، بفتح اول و سوم۔

پس و پیش چون آقا بیک است فروغم فراوان، فریب اندکی است

یعنی فریب یا کل نہیں، نہ یہ کہ کچھ ہے۔ (حق، ن)

اندوختن : الغتن، جمع کرنا۔ اندوخت، اندوخته، اندوز،

اندوزندہ، اندوز۔ (پ، و، ق، غ، خ)

اندوختی : توختی۔

اندو دل : اندود، اندودہ، اندایا، اندایندہ، اندای۔ (پ)

آندھی : بالغ مقتوح و دال کسور، مراد ب چندی، عدد و جمل

را گویند۔ (د، م)

اندیشیدن : بیگانیدن۔

انقلاب : چادر گردش، تغیر حال۔

انکار وجود بدیہی : آسان با بر و پوشیدن۔

انگاره : بمعنی نقش ناتمام است کہ این را گردہ، بقعہ، و بیگز

نیز گویند۔ و خاکا ہندی آنست۔ دیگر ہر آہن و سنگا د

چوب را کہ ہفتی خاص نداشتہ باشد و ہر بیکری کہ خواہند

انداں توانند ساخت، انگارہ نامند۔ متاخرین کہ استفادہ

شیوہ ایشا آنست۔ مکرر گفتن سرگزشت را نیزہ انگارہ

۱۔ دفع میا ہے۔ اندی برو زہ چندی عدد و جمل

کردن سرگزشت، گفته اند و تمام گزاشتن گفتار و کردار
را انگاره گزاشتن آن قول و فعل نوشته اند۔ (پ، د)

فش، ق، ام)

انگیبین: شہد، عمل۔ (آ، قن)

انگشت بحرف نهادن: بمعنی اعتراض کردن بر کلام۔ (پ)

انگشتری: خاتم۔ (آ)

آنکوزه: ہینگ۔ (قن)

انگیختن: انگیخت، انگیزد، انگیزندہ۔ انگیز۔ (پ)
آوار: آوارہ کہ مزید علیہ دوست، لفظی سمت غیر متصرف بمعنی

دفعہ حساب۔ (ف، ق)

آویاریدن: ناخائیدہ فرو بردن۔ آویارہ صیغہ امر، دوم آخر

تخمانی (آویاری) مشکہ۔ (مک)

آودہ: ہر دو فقرہ، بمعنی علم، یعنی برادر پد، بچا۔ (د، م)

آورگ: بالغ، مفتوح، پروا پیوستہ و رای مفتوح بکاف فارسی

زودہ، بمعنی ریسائی کہ آن را بسقف یا شلخ درخت بندند

و دیابراں گزاندند و ہوا آیند و روند و بندند و ہولانہ بندند

۱۔ میرزا صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ "خاتم بمعنی ہمین قلم" (۲)

اَوَر مُرُو: دَا مُرُو دُہر مُرُو دُہر مُرُو، ہر چار لفظ برای ہمز اسم

مشترکیت کہ کو کب علم است۔ (فش، ق)

اَوَرَنَد: قلب آروندست کہ بفتح نخستین و سوہن می آید و رای

قرشت ہلام مبدل می گردد۔ و چنانکہ پیش ازین نوشتیم استعلاء

فروشکت و وقار و عظمت نیز دارد۔ (فش، ق)

اَوَرَنَگ: بہ در آمدن رای قرشت در میان و او و لون، یعنی

تخت۔ (فش، ق)

اَوَرَنَدَن: افکندن بہ او کندن مبدل منہ افکندن۔

اَوَقْتَادَن: اوقتا دہ، اوقتا دہ، اوقتا فعل این نیز

مسموع نیست۔ ہمانا و جہش این بودہ باشد کہ اوقتا دن فعل

اضطرار نیست نہ اختیاری۔ دیگر باید دانست کہ این بحث

بحدوث واد نیز آید، یعنی اوقتا دن، بلکہ بحدوث واد نیز درست

یعنی قتا دن۔ (پ)

۱۔ میرزا صاحب فرماتے ہیں: تخت اور اورنگ سلاطین کے جلوس کے واسطے آید

و سادہ و مسند امر کے جلوس کے واسطے موضوع ہے۔ نظر اس پر سلطان

کو زیب افزای اورنگ، بی امانتہ فقط سلطنت اور اس پر کونستش

منہ، بے افزایش لفظ امارت بمعنی (نامہ غالب شامل خود ہندی)

او پرزہ : ناپاک را گویند۔ (فش، ق)

آی : حریت ندا۔ (رش)

ایبک : بہزہ مفتوح و موحده مفتوح، قوی از قوام ترک۔ (کم)

ایستہ : بروزین زمین، در ہر دو زبان اسم آفتاب۔ (فش، ق)

ایشارہ : ارزانش۔

ایستادن : داستان و ستادن، بمعنی قیام آعدہ است۔ (وہون)

مصدر بے صورتست، ہر آئینہ مضارع نیز سہ صورت دارد

ایستہ، استہ و ستہ، بسین کسور و تہای مفتوح۔ و حال

مشتقات دیگر نیز ہمچنین۔ (پہ، نش، ق)

ایطاف : وہ قافیہ ہے کہ جو در حرف ایک صورت کے ہوں، جیسے

الف فاعل گو یا و بنیاد شنوا، اور فون دال مضارع جیسے

پرنند و بشکنند، اور الف فون حالیہ کا مانند گریان و خندین

پس اگر یہ مطلع میں آ پڑے تو ایطاف جلی ہے اور اگر غزل یا

قصیدے میں بطریق تکرار قافیہ ہو، تو ایطاف خفی ہے۔ (رن)

ایکسبہ : بالف کسور و یای مہول کا تہ عربی مفہوم، بمعنی برگرد جا ہند (فتا، ق)

ایل : بالف کسور و یای مہول، در زبان محلی گردہ را گویند، و معنی مطلع نیز آرد۔

ایطی : وختور۔

(فش، ق)

ایست: ہالیف کسور، بیای تخیانی و تون و تاسی فوقانی زودہ،

بہتھی چھی و زہی۔ (بر، پاس، م، مک، دہلی اردو اخبار شاد)

۳۱ جلد ۱۵، بیت ۳، ۱۰ اپریل ۱۳۵۶ء

آیوار: بلع الغناء، یعنی سفر روزہ۔ (بر، پاس، د)

آیلوان: حالات بدالی در ہندی ترجمہ ایوانسٹ (فش و ق)

۱۔ انجن آما میں اس لفظ کو بروزن دیوار لکھا ہے۔ یہی اسے صاحب داری

کشاکی ہے۔ اُس نے معنی میں یہ لکھا ہے کہ وقت عصر مقابل شکر کہ معنی مع است

ب

ب: موحداً علی کے معنی بھی دیتی ہے، پس جو کچھ بڑے سے مراد تھی، وہ بای موحده سے حاصل ہو گئی۔ اور اگر بای موحده کے معنی معیت کے لیں، تو بھی درست ہے۔ (آ، خ)

باب: در۔

باج: سادہ، خراج۔

باختر: یعنی مغرب۔ (دلفین، م)

باختن: کھیلنا۔ باخت، باخته، بازو، بازو، باز۔ اپ، قنہ

باخرس درجوال شدن: عبارت ہے محبت سے، خواہی بدعت

کے واسطے ہو، خواہی محبت سے۔ (عس)

باخه: اسم کشف۔ دآ نزا سنگ پشت نیز گویند کچھ (پ، قن)

باد: باد (قن)

باد آفره: و باد آفره، سزای کرد آید۔ (ب، د، م)

باد پیرین: بحرکت (ال) بچموا هوا - (د، قن)
 باد پیران: در معنی مرادف باد خوان و باد فرسخت، یعنی مردم
 ستای و خوشامد گوی - فرق درین سه لفظ جز اینقدر نیست
 که باد خوان و باد فردش آنرا خوانند که ستایش و خوشامد پیشه
 خویش کنند و جزایر، هنری نداشته باشد - و آنرا در هندی
 بهاٹ گویند - و باد پیران آنرا نامند که ستایش آمیز و سی
 باشد، نه پیشه - چنانکه ندیمان امیران را ستایند - و تشدید
 راسی مهمل درین لفظ نه ضرورت نیست نه ممنوع، بلکه تخفیف
 افصح است - تطوری فرماید:

در کوی تو پرواز کنان بلبل و قمری
 گل، باد پیران، سرو، هوادار ندارد

(فش، ق)

باد فزه: و باد فزه اسم چرمی مدور که ریشانی دران انداخته
 بگردانند - و هندی آن پھر کی است - (پ، قن)

باد بخان: بیگن - (قن)

باد: دغل - (د)

پارگاه: فرگاه، حضرت - (د، س، فش، ق)

بارنامه: رونق - (د، د)

بارو: فصیل - (د، م)

بارو: قلعه - (د، د، م، ق)

باز: پھر، کھلا - باز باوجود معانی دیگر افاده معنی مدت نیز می کند، چنانکه از دیر باز و از کودکی باز و از آن باز - (راش، ق، ق)
باس: در سائین مشترکست - یزبان درسی افکاره یا معنی بعید و در عرف اهل هند ایما یا معنی قریب، چنانکه آب و نان دینیز و دوشینہ را باسی خوانند - و دیگر باس در ہندی معنی سکونت است و در فارسی باش و باشندہ و بود و باش نویسد و گویند - و تبدل شین منقوطہ بسین بی نقطہ در ہر دو زبان دستور است - (ق، ق)

باشتان: بیانی موعده، قدیم - (د)

باشک: آسا، دامن درہ، خازنہ، جانی -

باطل شدن ترکیب: از پرکار افتادن -

باطل کردن: خط کشیدن، قلم کشیدن، محو کردن -

بافتن و بافت: بافتن بافتہ، بات - بافتہ، جولہ، جور، حاکم جولہ - (د، ق، ق)

بالا: ہم قامت را گویند و ہم رفیع را و ہم افادہ معنی مقدار کند

در ہندی، چون نیزہ بالا و پیل بالا - (فش، ق)
 بالافخانی: خود را از بدن ترا اندازہ ستودن - (پ)
 بالان: بوجہ در فارسی مراوین آستان و والان ہوا و مبدل بنہ
 آن - (فش)

بالش: بکیہ - (خ، تن)
 بالکاش: تابان - (پ)
 بالیدن: بالید، بالیدہ، بالا، بالندہ، بال - (پ)
 بام: کوشا - (قہ)
 بانگ: آواز - (ق)

بالو: بوجہ و الف و لون مفہوم دوا و مجول، مرادین خاتون -
 است در فارسی، و بنویزدین الف و تشدید نون در
 ہندی - (فش، ق)

پاہو: چو پرستی را گویند کہ شبانہ دارند - (فش)
 پالستن: پالست، پالستہ، پالید مضارع - این را فاعل دامر

۱- لغت فارس، ۴۴۶ پالکندہ ری کوچک بود و پراکہ از پہنان بیرون
 نگرند - و بود نیز کہ مشکب باشد

۲- غالب نے اس لفظ کو غلطی سے ماہو یا لمیم لکھ دیا ہے -

نباشد - (پ)

بپای : صیغه امرست از پائیدن با صافه پای زانده - (فش، ق)
 بپیکن : مبدل بگوین است که آن صیغه امرست از بیکندن
 پای موحده از زانده است - (فش، ق)

پوشنین افتادون : بمعنی نپوشیده کردن - (پ)
 بست پرست : شن -

بختیاره : به پای متقوع، پلا، پله، پله - (د، ق)
 بخر : دریا - (ق)

بخرارخ رسیدن : بمعنی نزدیک شدن - (پ)
 بخت : بھاگ - (ق)

بختی : شتر مسافه - (پ)

بخشش : بمعنی حصه دهره - (فش، ق)

بخود و فر و خاتون : بمعنی متفکر و متفکر بودن - (پ)
 بخور : کھا (ق)

بخیه بر روی کار افتادون : بمعنی ظاهر شدن امری پوشیده
 بخیه زدن : آزدن -

بد : نکو ہیدہ ، بُرا ۔

بدا : بغضہ بد معرفت ، والف الخاۃ معنی : کثرت کند۔ بسیار
بد : (بر ، دا ، قح ، س ، م ، گت)

بدخو : خوشنم ۔

بدخوئی : خشم ، غصہ ۔ (دن)

بدرزدن : اگرچہ لغوی معنی اس کے ہیں باہر مارنا یعنی بدر
باہر اور زدن مارنا لیکن روزمرہ میں اس کا ترجمہ نکل جانا۔
(آ)

بدرمان درمان : در علاج عاجز ۔ (د)

بڈی : مختلف بودی ۔ (عس)

بڈر : بڈال خنڈ ، بوزن و صورت بڈر : در عربی ختم را گویند ۔ (خشا ، ق)
بم : ہر فقر بمعنی علی ، ذوق ، ق)

برابر دو بدین دو کس : پاچھت دو بدین ۔

برادر : بھائی ۔ (دن)

برادر پدر : اودر ، عم ، چچا ۔

برآمدن : در آمدن کا استعمال بعض متاخرین نے عام کر دیا ہے

یعنی در آید سے بر آید کے معنی یہ ہیں ۔ لیکن در کشیدن اور

ہے اور کشیدن اور کشیدن کی جگہ در کشیدن، بلکہ بر کشیدن
کی جگہ در کشیدن نہ ما ہے۔ (دآ)
بر آؤد: تخرجہ۔ (د)

برایہ: ہبای مفتوح سبب۔ (د، دغ)
برکشت: بختتین، بمعنی قاعدہ، قانون۔ (د، م)
بر تافتن: برکاشتن۔
برج ثور: کاد۔

برج عقرب: کژدم۔
برجیس: تراوش، سید اکبر، مشتری۔
برخ: بمعنی پارہ و لختہ است۔ و بزنی بمعنی لختی و پارہ۔ (دغ)
(ق)

بر خود ہالیدن: کتابہ از ناز کردن و خیر کردن۔ (پ)
برخی: بختمین بر وزن دزدی، بمعنی صدقہ و قربان۔ (د، پ)
برخیز: اٹھ (ق)
بردار: وید و: اچھا، اعلیٰ گیر۔ (پ)
بردان: برد، بردہ، برد بھرکت نخی مراد، بردہ۔ (پ)
برز: کہ قافیہ آرز و مکزست در فارسی بمعنی زراعت آمدہ
است۔ (نق، ق)

پَرزہ نام برگز اسم قابل زراعت است، یعنی کزایوج، چنانکہ
نامبر خسرو علوی فرماید:

چو در زہ بہ ایکار میسر و ن رود

یکی نان بگیسرد بریز بر فضل

دیگری سرا بدیع برزگری داشت کی تازه بارغ - در شعر
اول در زہ مبدل منہ پر زہ است - و ایکار مخفیف آبکار
و آبکار مغلوب کای آب - حاصل آنکہ چون کشتا در زہ بر
آب داد این کشت از دہ بدشت میبرد، نان با خود میبرد
و این از اتفاق است کہ بذریعہ الی شتند، یوزن در صورت
نذرہ در عربی تخم را گویند - و ہم ازینجا است کہ دبیران
روزگار ہر کجا برزگر دیدہ اند، بذریعہ نوشتہ اند - (فش، ق)
بَزَرَن : بہر دو فتحہ، محذ - (د)

بَزَسَان : بمعنی است آمدہ - ابائی مضامین الیہ تیارند، یعنی
برسان فلان نمی - و آن خود پیدا است کہ برہ بمعنی علی
و سان بمعنی طرز و اسلوب است - (فش، ق)

بَزَسَم : کہ سواک از روی حجاز کہتہ ہیں - ورنہ وہ دانتوں نہیں
جو دانت ما بچنے کا آلہ ہے - ایک روئیدگی خاص کی نرم زم

شاخین ہیں کہ تہ نہ پڑھتے وقت ہات میں رکھتے ہیں۔ (تج)
 پرشتن: ببادرای کسور، پرشت۔ این نامنازع نباشد۔ (پ)
 پرش دپد: بضمہ ہای موحده و تشدید ہای قرشب مکسوسین
 زدہ، ترجمہ قطع نظر۔ (د، م)

پرکشستن محفل: عبادت از پراگندہ شدن مردم آن مجمع (پ)
 برق: آدرگشب، بجلی۔ (د، ق)

برکاشتن: مراد فت بر تافتن و گردانیدن و گردانیدن ہست۔
 و تا این کلمہ شنائی، یعنی ہای ابجد و ہای قرشب، در
 اول نظر آیند، معنی گردانیدن شدہ۔ و تا لفظ رو یا رخ
 در اول نیارند، تنہا برکاشتن معنی رو گردانیدن نہ ہار
 نہ ہد۔ (فت، ق)

برکت شدن: بفتح با و فتح را و فتح کا، معنی تمام شدن آید۔
 (پ)

برگردین چراغ: بمعنی فروختن چراغ۔ (پ)
 بزکہ: بجبرہ ہای موحده و فتحہ کا فت تازی و اخفای ہای ہونہ،
 بمعنی حوض۔ (م)

۱۔ لیکن وقع میں بکرت شیعہ، لکھا ہے۔

برگ: پتا سانه سامان - (رقن)

برگ: یز: پائیز، خزان -

برگ عاقبت: مایه آلام - (ع)

بزنا: نوحان - (دقت، رغن)

بزنهاو: بمعنی دستور و قانون و قاعده - (د، م)

بروت: سبک، موچ - (رقن)

برزون: بمعنی سوا - (د)

بروی هم نهادن: انبودن -

بروشه: حل، سیگه - (د)

برهنه: رست، عریان -

برید: بروزن، بعید، بمعنی فاصد - (م)

بریدن: کاشنا، برید، بریده، بر در بنای مضموم، بریده

این بحث بقشدید برانیزی آید - (پ، رغن)

بریدم من از فراغ: یعنی قلیح نظر کردم از فراغ و نوسید شدم

از فراغ - (آپ، رغن)

برین: علوی - برینیان: علویان - (د)

برزگ: فریود، سیه -

بزرگی : فرتاب ، پرتاب

بزور در آغوش کشیدن : افشردن ، فشردن ، بچلپنا -

بزور فرو کردن چیزی در چیزی : سپوختن -

بزه مند : یعنی مجرم - (م)

بگشت : بفتح با ، صیغه ماضی ، واسم طائی است که در اصطبل

خسروان ایران بندند و هر گنگار که خود را پوی رسانند از

انتقام این باشد (پ)

بگشت : بین ، تومان ، ثمن - (قن)

بگشتر : بجهونا - (قن)

بگشتن : باندختن - بست ، بسته ، بندد ، بندنده ، بند - قاعیل این

در عبارت بکار نمی رود - (پ ، قن)

بسفر زلف سخن رفتن : یعنی بنانه تکبر حرف زدن - (پ)

بسفر رفتن : پا خاکی کردن -

بسپار بد : بد -

۱- انجمن آرای می گفایه : " و در این زمان اصطلاح شده که مرزی که

از بیم با صطبل بادشاه گریزد یا در مرقد امرا زده پناه برده بنشیند

تا بحقیقت امرا و بر سرند ، گویند : بست نشسته "

بیشمار : یعنی است باستانی و فطری است قدیم - جاندار ہشتہ و

کلو بریدہ - (فتن اق)

بیشمار : لغت فارسی ، بمعنی متعدد - (پوشن اق ، م)

بیشمار : آردند ، آلودہ -

بیشمار کشیدن : افسردن ، فشردن ، بھینچنا -

بیشمار : عینہ امرست از شدن - ترجمہ کن ، یعنی ، ہونا - (دفع)

بیشمار : دیر باز -

بیشمار : بھاگ - (فتن)

بیشمار : فرود ہل -

بیشمار : دو جینہ امر ہیں گفتن و شنیدن کے اور ان پر موجد

نائدہ ہے - متواسع گوید و شنود اور امر گو اور شنو - رتخ

بیشمار : ہزار ، ہزارہستان ، ہزار آدا -

بیشمار آوازہ گفتن : بمعنی شہرت - (فتن اق)

بیشمار رسیدن : لائمی اور بنا بہ آب رسانیدن ، مقصد ہی

باجارے جہور امتداد میں سے ہے - یعنی ہم بمعنی استعمال ہم بمعنی

۱ - انجن آراء یا ادلی مفتوح و ثانی کھو رویا ہی بھول " و لغت فرس :

، " بباہی ناری "

اتہدام۔ در صورت استحکام نیو کا گہرا کھودنا مقصود ہے۔
 اور در صورت اتہدام، لطمہ امواج سیلاب مد نظر ہے۔
 آب در بنا رسیدن، بمعنی خراب بنیاد قیاس ہے۔ اساتذہ کے
 کلام میں میں نے نہیں دیکھا۔ اگر آیا ہو تو درست ہے۔ ہاں،
 باب رسائیدن بنا کہ بظاہر ”آب در بنا رسیدن“ کا معنی
 فیہ ہے، بلکہ کے کلام میں نظر آیا ہے۔ لیکن اعداد میں سے
 ہے۔ بمعنی ویرانی۔ بنا مستعمل وہم بمعنی استحکام بنا داس کا
 لازم ڈھونڈھیے، تو رسیدن بنا باب ہے، نہ رسیدن آب
 در بنا، جیسا کہ لغت خان عالی کہتا ہے :

نیست محکم، گر رسد بنیاد و نیاتاً بہ آب

چون جباب، این قانہ بی بنیاد و بنیاد

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسیدن بنا تا باب موجب استحکام
 ہے۔ اور شاعر باوجود دلیل استحکام بنا کو نا استوار جانتا
 ہے۔ جماعت کہتا ہے :

چگونہ شمع بخلی ز رشک بنگہ ازد؟

رخ تو خانہ آیینہ را باب رساند

عاجی محمد جان قدسی :

بگوش عطایش رساند این خطاب

کہ بنیاد کان را رساند بہ آب

یہ دونوں شعر مفید معنی دیرانی ہیں۔ قصہ مختصر، باب

رسیدن بنا، خرابی خانہ و باب رسانیدن، متعدی آن

در رسیدن آب در بنا، نامسوح۔ (رع، عس)

بنا بران : لاد بران۔

بنازد نکیر حرف زدوں : بسر زلف سخن رفتن۔

بندار : بمعنی دار و عنق تو شک (توشہ) خانہ۔ (بر، پ، س)

بشد باز : بمعنی رسن باز۔ و رسیان باز نیز گویند۔ و آن را بندگی

نشد گویند۔ (پ)

بشدگی : عبادت۔ (قن)

بشدہ : بیای موحده مضموم است۔ بندہ بروزن گندہ، و بند

بروزن تند، چنانکہ بود در ہندی باندک تغیر از توافق

سانین است۔ (فش، ق)

بتوا آوردوں : چنگ و نی و امثال این را نواختن۔

بوار : بیای مفتوحہ بمعنی مانند۔ (م)

بودوں : بودا، بودہ، بود بکرکتہ داو۔ چون ازین مصارع

استخراج فاعل و امر نحو استند، این مصدر را مضارع دیگر
دادند و فاعل و امر ازان ہڈ کشیدند۔ باشد، باشند،
باش۔ (پ)

بوداد باشد کہ دونوں صیغے مضارع کے ہیں، بمعنی ہست
البتہ آتے ہیں۔ (آ)

بوسہ: مچھی، ترجمہ قبتلہ۔ (قن، م)

بوسیدن: بوسید، بوسیدہ، بوسد، بوسندہ، بوس۔ و آن
بدو معنی است۔ و فاعل آن بمعنی دوم رسم نیست۔ (پ)
بوشاسپ: بوشیاس قلب ہمدیگر در معنی ترجمہ رویاست
و دو لغت نیست، یک لغت است کہ بصفت قلب دو
صورت پذیرفته است، مانند پلارک و پراکک و کنارو
گران دنیا و میان۔ (قش، ق)

بول کردن: آب تاخن۔

بوم: بوحیدہ مضموم، در پارسی زمین را گویند، و در ہندی
”بوم“ بتغیر لجه و آمیختن موحده بہای ہوز۔ (قش، ق)
بومادران: ژاپیز۔

۱۔ انجمن آرایین با اول مضموم دوا و بھول اور دری کشا میں بوا و مضمون لکھا ہے۔

بہا: قیمت، مول، نرخ - (رقن)

پہنیاؤ: عاقبت - طلب عاقبت - (د)

بہرام: مرغ - (د)

بہرام روز: بسکون سیم، سہ شنبہ، منگل - (د، ق)

بہرہ: بخش، حصہ -

بہم آوردن: انہودن -

پہشت: جنت، روضہ رضوان، فردوس، مینو - (ض، ق)

بی آرام: نل در آتش، بی چین (رقن)

بیابان: جنگل - دشت، صحرا -

بیارہ: بیای مفتوحہ آن روئیدگی را گویند کہ ساقش افراشتہ شود،

مثل خرپڑہ دخیالہ و کردہ - و ہندی آن را بیل گویند

بیای مکسورہ - (پ)

بی پیر: تورانی بچہ ہای ہندی خداد کا تراشا ہوا ہے - - - -

۱۔ گلیات نثر فارسی میں دستنبو کے خاتمے پر فرہنگ الفاظ دی گئی ہے۔ معنی

اول اس میں مندرج ہیں۔ معنی ثانی دستنبو کے جداگانہ چھپے ہوئے لفظ

میں غالب نے اپنے قلم سے حاشیہ پر لکھے ہیں۔

۲۔ انجمن آباء ائمہ و زین شراہہ بمعنی درخت کہ ساق آن افراشتہ ہووے

میرزا جلال علیہ الرحمہ مختار ہیں اور ان کا کلام مستند ہے۔ یہی
کیا جمال ہے کہ ان کے ہاتھ سے ہر لفظ کو غلط کہوں۔
لیکن تعجب ہے اور بہشت تعجب ہے کہ امیر زادہ ایران
ایسا لفظ لکھے ۱۰۰۰۰۰۔ بے پیر ایک لفظ نکسالی باہر ہے۔ (آخ)

بہیت الحرام : کعبہ (قن)
بی حرکت دینی حسن : فناک، تنوارہ۔
بی خبری : سولیں۔

بیخون : بیخت، بیختہ، یزد، یزندہ، ییز۔ این بعضی مکر را ندان
چیزهای خشک است از پارچہ مثل آرد وغیرہ۔ (پا)
بیخود : مدہوش۔

بیدار بودن : جاگنا۔ (قن)
بیرنگ : فاکا۔ (پا، د)
بیرون کشیدن : آ خلع۔

بیش : بیای موعده، نام قسمی از اقسام زعفران (قن، ق)

ایچ آہنگ کے لیے مطبوعہ ششدر میں پچھن مع مشتقات، ہای فارسی
سے لکھا ہے، اور کتابت نشر مطبوعہ و کشور ششدر میں مرشد مدرسہ
ہای احمدی اور بقیمہ مشتقات ہای فارسی سے لکھے ہیں۔

بیشہ: گنہام۔

بیضہ: خایہ، خایک، ہاگ۔

بیقرار کردن: آگینہ، در جگر شکستن، خار بہ پیرہن ریختن، شراب بہ

پیرہن ریختن۔ شیشہ در جگر شکستن، نعل در آتش نہادن۔

بیکار: آنکہ کار نہاید۔ (فش، ق)

بیگس: آنکہ هیچ یار و غوار نہ داشتہ باشد۔ (فش، ق)

بیل: بھاوڑا۔ (د، قغ، قن)

بیارداری: بیمار۔

بیمر: یعنی بیمار، بچہ۔ (د، م)

بیمراۓ آنکہ هیچ مراد نہ داشتہ باشد۔ و این کمال غناست، غنی۔

(ع، فش، ق)

بیہوا: رُست۔ نہیدست۔

بیہنی: ناک (قن)

بیہو: بیای موحده مفتوح و یای تحتانی مضموم و داء معروف،

عروس راگویند۔ و بیوگانی عروسی راخوانند۔ و ہمین پیوست

۱۔ میرزا صاحب فرماتے ہیں: ”وہ کہ جس کا صنف فیمین نقوش مدعا سے سادہ ہو، از

قسم بے مدعا، ویے غرض بے مطلب۔ (عس)

۲۔ لغت فرس: ۵۲۸۴۴۸، ”بیوگ عروس و بیوگانی عروسی“

که در هندوستان بهاسی هوذاشته را دارد، یعنی بهو-
 چنانکه بانکه لفظ فارسی الاصل است، در هند بمذت الف
 و تشدید یون مشهور است - ... این که مردم بیورا بیوگ گمان
 کرده و کافِ پارسی را جزو کلمه دانسته اند، ناشی از فریبی است که در
 لفظ بیوگانی خورده اند چنانکه از زنده زندگانی داز شده مزدگانی -
 حال آنکه این قیاس غلط است - های مختلف خود در آخر این
 اسم نیست که بکافِ فارسی بدل شود کافِ پارسی نیز نیست
 لاجرم اهل زبان وقتی که دضیع مصدر خواستند، چون بهو، های
 مختلفی در آخر گذاشتند، دانستند که بغیر افزودن لفظی که بالفعل
 پیوندد، الحاق یاسی مصدری محال است کافِ فارسی
 افزودند، تا بیوگانی صورت گرفتند - (فش، ق)



پامی : در ہندی پانو گویند کہ باگافو قافیہ تواند شد۔ (فش، ق)
 پا از پیش رفتن : بمعنی لغزیدن یا افتادن، شخص (رپا)
 پا افزار : اسم کنش است، یعنی آڑ پا۔ (نش، ق)
 پا افشردن : پا استوار کردن، گاڑنا۔
 پا جامہ : اسم شلوار است، یعنی جامہ پا۔ (فش، ق)
 پا جاپہ : بخیم تازی، اسم شتران است۔ و این کہ در عرف شتران
 را پا خانہ گویند، همان تعحیث پا جاپہ است کہ شریف

۱۔ میرزا صاحبہ نے تیغ تیز میں لکھا ہے کہ "فارسی میں رجل کو پای کہتے
 ہیں اور در صورت تعحیث، تہائی کو حذف کر کے پا کہتے ہیں۔"

یا فتا - (فش، ق)

پاچھت دویدن : برابر دویدن دوکس - (پ)

پاچک : خوشاک، اُپلا -

پاچھ گاو : کراہ بروزن صراح، جمع اکابر - (تیخ)

پاخال کی کرون : بمعنی بسفر رفتن - (پ)

پای بات : جولاہہ - (پ)

پایخوان : بمعنی ترجمہ - (د، فش، ق، م)

پاو : بمعنی بزرگ، پادشاہ یعنی سلطان عظیم، بادشاہ

۱۔ میرزا صاحب تیغ تیز میں لکھتے ہیں : ”پاخانہ و پاچاہیہ دونوں متحد المعنی

ہیں۔ وہ پانوکا گھرنیہ پانوک کی جگہ۔ قدم جای و قدم خانہ دونوں اُن

کے مراد ہیں۔ مسمیٰ ایک اور اسم چار ۰۰ پاچاہیہ میں ہائی ہونہ نسبتی

نہیں، ہائی نامہ ہے، جیسے پوس و بوسہ، آتش بگڑ و آتش بگرہ -

بلکہ عربی لغات میں بھی جیسے موج و موج، پاچاہیہ سبز کے آگے ہائی ہونہ

بڑھا کر سبز ایک اسم قرار دیا ہے۔ اسی طرح پاچاہی کے آگے ہائی ہونہ

لاکر اسم بنا دیا۔ دراصل نہ پاخانہ پانوکا گھرنہ پانوک کی جگہ۔ پای اور

پازبان فارسی میں اودان اور اذدل چیز کو کہتے ہیں۔ جیسے کناس کو پاکارہ

چونکہ یہ گھراور جگہ ذلیل ہے، اس کو پاشانہ اور پاچاہیہ کہا“

موجودہ غلط تلفظ پاد یاب، بمعنی شستن۔ پاد زہر یعنی
شونیدہ زہر۔ (پنج)

پاداش: بمعنی خزانہ علی نیک آید۔ (پ، د، م)
پادیاب: وہ پاد یا و ہر دو لغت بدال ابجد، اول بیای موحہ
در آخر دوم یواو در آخر، در زبان فارسی قدیم شست
و شو را گویند پس۔ (فش، ق)

پادیر: بدال بی نقطہ، چوبی را گویند کہ در زیر سقف شکستہ
نشد، و آن را در ہندی اڑداڑ گویند۔ (فش، ق)

پار دھم: دھچی۔ (قن، م)
پار سا: در ہندی سادہ بہای مختلط در آخر۔ (فش، ق)
پارہ: برنج، بخت، لنتہ۔

پازراج: بحکم سہ نقطہ زنی را گویند کہ خدمت زنان باردار کنند

۱۔ میرزا صاحب نے لکھا ہے کہ ”پاد بڑا پرانا لنت بمعنی بزرگ ہے۔ اور اسی سے مرکب
ہے پادشاہ یعنی سلطانِ عظیم۔ بادشاہ موجودہ تلفظ ہے۔ چونکہ ہندوستان میں پادگورکو
کہتے ہیں اس لیے بای فارسی کی جگہ موجودہ لگا دی ہے۔“ (تہذیب)

۲۔ میرزا صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ از الہ سمیت کا استعارہ ہے۔

۳۔ میرزا صاحب نے تیغ تیز میں لکھا ہے کہ جزم اور کشتی دھونے کو پادیاب کہتے ہیں۔

و بچه از شکم برون آرد - و در عربی آنرا قابله گویند و در هندی
دائی جنائی - و آنرا پیش نشین نیز گویند - (پ، تیغ، افش، ق)

پاساد: بمعنی حفظ وضع - (زپ، و)

پاسیز: بمعنی دلیل و رہنما - (پ)

پاشیدن: پاشید، پاشیده، پاشند، پاشنده، پاش (پ)

پاغند: ردئی کی پونی - (تن)

پاغوش: بغین مضموم د و ا و مجهول، بمعنی غوطه - (پ، م)

پاک: دیر، پاکیزه -

پاکار: خاکروب - کتایی - (تیغ، و)

پالاء امرست از پالودن - و اسپ کوتل را گویند - (پ)

پالا آهنگ و پالانگ: مخفف پالا آهنگ است - یعنی کشنده

اسپ کوتل - و این اسم و یما نیست که آنرا هندی باگ دور

نامند - (پ، م)

پالوان و پالوانه: در یک فرهنگ هر دو بنون اسم طائی سیاه

رنگ می نویسند که غیر پرستوک است - (فش، ق)

پالودن: پالود، پالوده، پالاید، پالایده، پالای - این بمعنی

گزاردن سائلات است از پارچه مثل آب و شراب - (پ)

پاشنگ: بہای مفتوح، اسم دیگر آن پافزار، عبارت از کفش
پاست - (پ)

پاشتر: قافیہ کاریز، اسم خزان ست، زمینان و عقرب و قوس
این سہ ماہ فصل خزانست۔ داین را پایز و ہر گریز نیز نامند
رپ، فش، ق)

پایا سب: معروفہ - بمعنی طاقت و مقدور - (پ)
پتیا: باول مفتوح، در پارسی قدیم بمعنی پیام - دپاتی در
ہندی بمعنی مکتوب - (فش، ق)

پختن: پخت، پختہ، پز، پزندہ، پز - (پ)
پچشیدن: بمعنی باز زمین ہوار شدن چیز است کہ آرا بزور ہر
زمین زدہ باشند و پچشیدن بدل منہ آن - (فش، ق)
پچسیدن: بہای فارسی مفتوح و سین حملہ مکسور ہر وزن
پچشیدن، بمعنی پز مردن است از گرمی با و سوم و تین
آتش نیز۔ پچساندن و پچسانیدن باضافہ تفتانی متعدی آن۔
(فش، ق)

پدر زن: بنگاہ اعنافت، اسسری کہ کہتہ ہیں - خسر لغت عربی
نہیں - ہندی مفرس - (خ)

پرویزن : غزال، چلنی (قن)

پره : تخضا - (قن)

پرسیزگار : خشک دامن، متورع -

پری افسای و پریشان : کسی را گویند که عیلم تخییر جنات داشته باشد - (قش، ق)

پریار : آشتی که یکی از اوداج خیمه بادی یار شده باشد، داد

معرکه گیری کند و باطلی گسترده گل بر افشاند و بصدای

دوت و دهل برقص آید و سر جنباند و دران حالت از

مکتوبات ضمیر مردم خبر دهد و ظهور این حالت از بهر دی

اختیاری باشد - هرگاه خواهد چنین کند، در نه دائم بچند

باشد و بکارهای دنیا پردازد - (قش، ق)

پرمی زده و پرمی گرفته : کسی را گویند که اوداج خیمه او را بهتر

و قسط فرو گیرند - لاجرم این چنین کسی پیوسته رنجور و

مجنون و بیخود باشد - بلکه به مردم درین رنج میریزد و

در عرفان این علت را آسیب نامند - (قش، ق)

پرییدن : پرید، پریده، پروا پرنده، پر، (پ)

پریشیدن : مصدر اصلی حقیقی نیست - از بهر ضرورت یابرای

تفتن پریشان را کہ اسم جادہ سست متصرف ساختہ از پیر پند
صیغہ مصادر است از پریشیدن! (فش، ق)

پروش : پوش، بجز، استثناء۔

پنہ و پوزدن : پیتری کہ بر آن درون میدہ باشند۔ (فش، ق)
پزیرفتن : پذیرفت، پذیرفتہ، پذیرد، پذیرندہ۔ پزیرفتن بآل
نزد نامہ نگار خطا سطا گرفتم کہ در پز رفتن و پزیرفتن ذال
عربی بجای زای پوزن مفلون تہور است۔ (پ، فش، ق)

از لغت فرس : ۵۱۳۔ دری کشا، ۱۹ میں پریشیدن کے معنی پریشان شدن
و وجود گشتن لکھے ہیں۔ اور مصدر پریشیدن کے معنی پریشان گردانیدنا
و وجود گشتن بتائے ہیں۔

۲۔ میرزا صاحب تیغ تیز میرزا فرما تے ہیں : ”خلاصہ میری تحقیق کا یہ ہے کہ پزیرفتن
گزشتن، گزشتن، گزاردن اور ان کے مجموع مشتقات اور اسماء شہود
دایم مثل آذر و اسفند از مز و غیرہ سب زای ہونے سے ہیں۔ اور تکرار
اور کا خدا اور گشتہ یہ تین لغت بھی بال ہیں۔ اور یہ فارسی قدیم کے
موافق ہے۔ گند کی دال پر نہ اسلاف نقطہ ہیبت تھے نہ اخلاص دیتے
ہیں۔ تدر کی دال پر نقطہ دیتے واسطے لغو اور پوچ اور بخر ہیں۔ کا غز
کا نقطہ دینا اور پڑھنا چار قبول کرنا پڑا، اور مرگ انہو، کوجن بھنا پڑا۔“

پزیرہ : بہای ہوز، بمعنی استقبال : استقبال کنندہ - (د، م)
 پزیشک : بیادزی فارسی کسور، بمعنی طبیب و حکیم - پزیشکان جمع
 آن حکما - (پ، د، ق)

پزیردن از گرمی : پختیدن -
 پزیرودہ : نژدہ -

پزیر و پیدن : پزیر و پیدہ، پزیر و پیدہ، پزیر و پیدہ - (پ)
 پساوند : در نظم ردیف را گویند - (د، ق)
 پشت : بیای کسور، عربی سوین، دھندی آن سٹو - و آن
 آردی ست بریان - (پ، ق)

پسودن : بیای فارسی، ترجمہ لمس و مساس است، چھونا
 ۱۔ لغت فرس : ۴۴۰، پذیرہ بالذال و ہای ہوز در آخر بمعنی استقبال
 دری کشا : ۲۰، پزیرا یعنی اول و الف در آخر بمعنی استقبال کنندہ میری
 دانست ہیں و مستند، طبع نوکشتہ را کہ کاتب نے غلطی سے الف کی جگہ ہای پزیر
 لکھ دی ہے -

۲۔ دری کشا : ۲۰، بکسر اول، یعنی ستیج کردن، عربی تنفس -

۳۔ دری کشا : ۲۱، یعنی اول - لیکن و مستند میں میرزا صاحب نے بمعنی ناپید لکھا

۴۔ دری کشا : ۲۱، وزن نبودن - صفحہ ۲۱

و پبوده مغول آن، چھوا اڑوا - و نا پبوده نقیض آن، یعنی

اچھوتا - (د، قغ، فشن، ق)

پشنت چشم نازک کردن: یعنی آزرده شدن از راه ناز - (پ)
پشنته: کر لیه، تل -

پشنته و پوشنته: چیزی که درون بر آن دمیده باشند - (ش، ق)
پشکس: مینگنی - (قن)

پشنه: چھر - (قن)

پشپانی: ندامت -

پکارک: هم تیغ و هم جوهر تیغ - تلوار - (پ، د، قغ)

پله: بپای فارسی مفتوح و لام مفتوح، هندی آن پیوسی - (پ)

پن: بپای فارسی مفتوح، لیکن - (د)

پنهام: بپای فارسی مفتوح و نون بالغ و میم زده، مجاز القویذ

رانامند - (فشن، ق)

پنہا: هندی آسرا - (آ)

پگنہ: ردئی - (قن)

۱ - لغت فارس: ۲۹۳، بفهم بای فارسی -

۲ - بردوزن تبارک - دری کتا: ۲۱ -

پنجه دانه: پنجه - (قن)

پنجه: پنجه - (قن)

پوت: بیای پارسی مفهومی دو اد معرفت، در پارسی جگر را گویند

در هندی پسر را... هانا پوت فارسی قدیم است - (قن)

پود: پانا - (قن)

پودنه: اسم طبری است مشهور - (قن، ق)

پودینه: بر وزن موشینه، تره را گویند که عربی آن کفاح است (قن، ق)

پوزش: پوزش، حجر، استقدار - (قن، ق)

پوست: کمال - (قن)

پوشتن: بیای فارسی مفهومی دو اد مجهول، و پوشتن بی و اد

مصدری است پارسی الاصل، و مضارع نیز دو صورت

دارد: پوزد و پوزد - هر آینه مصدر مضارع نیز دو گونه میزدان

ساخته: پوزیدن و پوزیدن - اما معنی این هر چهار، دعا

خواندن و بر آب و شربت دیدن است - و این چنین دعا را

در پارسی "درون" گویند بدال مفهومی درای مفهومی دو اد

معروف - و چیزی را که درون بران دیده باشند، پوشته

پوشته و پوزه و پوزه گویند - و پوزش و پوزش حاصل

المعصية پوزیدن و پزدون است که مجازاً بمعنی عجز و استغفار

آید - (فش، ق)

پوشته و لپشته: چیزی که در دن بران دیده باشند - (فش، ق)

پوشیدن: هم لازمی دهم متعدی - پوشید، پوشیده، پوشید، پوش -

(پ)

پولاد: همان مبدل منه فولاد است که لغتی است در هر شهر دده شهر

(فش، ق)

پوله: باتانی مجهول، مفصل - در هندی نیز بدین معنی شهرت دارد

(فش، ق)

پوپیدن: پوید، پویده، پوید، پوینده، پوی - (پ)

پهنا: عرض - (د)

پیام: پتیا -

پیر: ساخور، بوژها - (قن)

پیراستن: پیراسته، پیرایه، پیراییده، پیرا، صیغه امر

استن از پیراستن - و این مصدر مخ مشتقات، افق بامی

فارسی است - (پ، فش، ق)

پیرامن: گرداگرد - (دق)

بیر خرف: ستر اہترا. (آ، خ)

بیرہ و خشور: امام. (فش، ق)

پیشبرو: مقدمہ، الاپ. (براس، ق)

پیش نشین: ہندی آن دانی چنائی. (پ)

پیغارہ: بفتہ بای پارسی، بمعنی طعنہ. (پ، د، م)

پیغمبر: دشور، ایچی، پیمر، رہنا. (فش، ق، قن)

پیغولہ: بیای فارسی مفتوح، بمعنی گوشہ از دشت دھرا گھائی

و بمعنی گوشہ چشم نیز آید. (پ، د، قن)

پی کور کردن: بکاف تازی مضموم، مراد پ پی گم کردن. (پ، م)

پیل: ایلقی. (دقن)

پیمر: پیغمبر، دشور، ایچی، رہنا.

پیمودن: پیمود، پیامد، پیامدہ، پیامی. (پ)

پینیم: بوزن ترینہ، پیو چیرمین خصوصاً و ہر پیوند عموماً. و ہندی

آن تھکی - مراد تھگل. (پ، فش، کم)

پیوستن: پیوست، پیوستہ، پیوند. فاعل این ازین جا کہ

تلفظ این متاخر تارہ، مسموع نیست. پیوند امر

(پ)

پیوند : در نظم قافیہ را گویند۔ (د، ف، ق)
پیمہ : چربی۔ (ق)



شاه ضمیر مخاطب تنها تازی قرشت است، نه ایت - مثلاً علامت
و نامست، یا دولت و مملکت - (ع، ف، ق، و، ی)

تا بدان: بالکانه -

تا بسار: هندی چهارگاه - (پ)

تا به: توا - (قن)

تا شیر: درایش -

تا ختن: دو ران - تاخت، تاخته، تاز و تازنده، تاز (پ، قن)

تار: تانا - (قن)

تار میخ: هندی کهر - (م)

تارو: برای مقصود و او معروف، هندی آن چمیزی - (پ)

۱- دری گشت: ۲۳، بر وزن چاریج -

تازو مار: بمعنی دیران - (دام)

تارسی: مخفف تارکسیا - (ہی)

تازی: مراد ف عربی، دتیزی امالہ آں۔ واین لفظ ہمز
بضر و رشتہ رعایت قافیہ بر زبان و ککلب سخنوران نگرود۔

و در صورتہ امالہ جهان معنی عربی نژاد دہد - (قن، ق)

تازیانہ: کوڑا - (قن، ق)

تافتن: چکنا - تافت، تافتن، تاید، تابندہ، تابا - تابیدن مصدر

مضارعی - (پ، قن)

تال: در ہر دو زبان بمعنی سب گیر۔ دتالاب مزید علیہ - (قن، ق)

تالار: پاڑ - (قن، ق)

تامبو: شراب رگویند کہ آن را در عربہ ہند کھڑا نامند - (آپ)

تباہ: دژم، نژند -

تباہ شدن کار: آبی شدن کار -

۱۔ لغت فرس: ۱۹۱ و درسی کتب: ۲۳، بروزن کار و بار۔

۲۔ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی تحریر فرماتے ہیں: "تیزی همان تازی است"

و تیزی قدیم تر از تازی ہست۔ "حاشیہ در قن کا و یا فی ملوک خود"

تبر زو: مصری۔ (آ)

تبر: بوزن فقیر، دتبرہ بوزن بھرہ، بمعنی طبل و کوس۔ (پ)
تپاس: درپارسی بمعنی ریاضت۔ و در سنسکرت تپسیا، بوقالی
مفتوح و بای فارسی کسور بسین سادہ مشد و کسور پوسنہ
و تحتانی بالین زدہ۔ (فش، ق)

تپیدن: تڑپنا۔ تپید، تپیدہ، تپد، تپندہ، تپ۔ امر این بمعنی
حقیقی مسورع نیست۔ و نوشتن بطای حطی خطاست۔ (پ، خ)
تجربید: آستین افتادن، مشورہ با کلاہ کردن
تحمین: آفرین، آباد۔

تجیر: دست زیر زرخ داشتن، دست ستون زرخ داشتن۔
تخت: ادرنگاہ۔

۱۔ میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں کہ "ان معنوں میں کہ یہ مانند قند اور
بتاشوں کے جلد فوٹنے والی نہیں۔ جب تک اس کو تھر سے نہ توڑ دے
مدا حاصل نہیں ہوتا۔" (آ)

۲۔ لغت فرس: ۱۲۵، بمعنی مدہل و در نسخہ دیگر طبل و دوسر در می کشا: ۱۲۴، بمعنی
مدہل و کوس۔
۳۔ ملاحظہ ہو حاشیہ پر ادرنگاہ۔

تدرو: در فارسی طائری را گویند که بشیر هندی است - تدرو
معرب تدرو است - (فش، ق)

تدو: بدال بی نقطه، تدو بدال نقطه دار، اسم گرمی است که
در گرمابها متکون می شود - داین هر دو لغت عربیت -
(فش، ق)

تر: لفظ فارسی است، ترجمه طری - و تری: بتای ترشت جهان
لفظ تراست با ضافه یای مصدری، ترجمه رطوبت - (فش، ق)
تراج: بتای کسور بردزن سراج، آمین - (داغ)
ترازیدن: ترازیدن ترازیه، ترازیدن ترازنده، تراز - املا این لفظی
حلی جائز نیست - (پد)

تراویدن: براد، و تراویدن، بیای سوجه، بدل آن (فتاق)
تراب: موبی - (فن)

۱- لغت فرس ۱۴۲۱، «مرغی سخت رنگین است»

۲- انجمن آرای نامری: «بیخ اول دثنانی جانور نیست سرخ رنگ و پر دار که
اغلب در حمامهای باشد - وادرا بعربی ماین در دان، گویند» اس
معلوم होता ہے کہ تدو اور تدو عربی لفظ نہیں ہیں -
۳- انجمن آرا اور در می کشا میں بیخ اول بتایا ہے -

تُرّت و مُرّت: لہجّہ اول و سکونِ ثانی و ثالث، ویران۔ (دالغ)
 ترہنگہ: پایِ خوان۔ ترجمہ نگار: پانچوانِ نویس۔
 ترخان: کسی کہ از پادشاہ درآمد و شد اجازتِ بلا قید داشته
 باشد۔ (پ)

تُر دامن: بعضی عفاقی و گنگار۔ (فش، ق)
 تُرس: بتائی مضموم، اسمِ پیر۔ (پ)
 ترسیدن: ہراسیدن، ڈرنا۔ (قن)
 ترشد: بفای معفص، بردنِ فرزند، بعضی سنہنای بی اصل
 است۔ (ترش، ق)

تُر کردن: جامہ: جامہ نمازی کردن۔
 تُرک و تجرید: آستین افشاندن، مشورہ باکلاء کردن۔
 تُرکِ دعوی: سہل سست کردن۔
 تُرّہ: را کہ عربی آن تُشاع است، بودینہ گویند بر وزن موینہ
 ساک۔ (قائش، تن)

تُرہات: لغتِ فارسی است مرکب از 'ترہ' و 'ات' کہ لفظی است
 بعضی مثلِ فاشند۔ اما ترہ بودینہ و گندناہ اشالِ اینہا نا

اسیرانِ صاحبِ کایہ خیال درست نہیں ہے، اس لیے کہ اس صورت میں 'ترہات' کی
 معنی نہیں دے سکتے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ لفظ فارسی نہیں، عربی، اور لفظ
 'تُرہ' اور 'تُرہات' کے معنی جھوٹی باتیں ہیں۔

گویند کہ بطریق تفنن خوردند۔ لاجرم کلیات نشاط انگیز را اثرات
گویند، بمعنی جزا نشاط خاطر مدعا می دیگر در ضمن آن مضمر
نیست۔ (ش، قن)

تَشْنَمَ : تَهْ رَفَن، قن)

تَشْنَت : لغت فارسی الاصل ہے۔ اظہار اس کی طو سے سے غلط ہے۔
تَصْرِیح : دیاس۔

تَعْظِیم : آدیش۔

تَعْلِیْن : ہر نیز، تقریر۔

تَغْیِیرِ حال : جاوہر گردش، انقلاب۔

تَفَرُّقہ : جدا شناس، مایہ الامتیاز۔

تَقْرِیر : ہر نیز، تعین۔

تَنکِیرِ یکم : آدیش۔

تَنکِیرِ ثانی : نیزین را گویند۔ در عربی اہل ہند خوگیر اسم

تَنکِیر : لفظ عربی الاصل ہے۔ فارسی وارد میں مستقل۔ دونوں

زبانوں میں ہم بمعنی بالش اور ہم بمعنی مکان فقیر آیا ہے۔

ایران میں تَنکِیر مرزا صاحب مشہور ہے۔ (۲)

۱۵۵۳

تَنکِیرِ فقیر : استخوان۔ (ش، ق)

۳۵۷۸

تنگ : اول - (د)

تنگل : بادل کسور و ثانی مفتوح، مراد فیه پینه یعنی پیوند - و در پندی
تنگلی با و رین های هوز در وسط و تختانی در آخر - (فش)

تل : بفتح تائی فرشت کزیده، پشته - (پ)

تنگل : در پس از انوشستن -

تنگل : اثره : بتای کسور دلام مفتوح، اتال سری - (آ)

تنگل : رفتار که از روی ناز دادا باشد و بجنبیدن شناختی
نزال از باد ماند - (فش، ق)

تنگل شدن : برکت شدن -

تنگل : بقوتانی کسور و میم مضموم، در ترکی فولاد را گویند، و اسیم
شاید است از اولاد کفتوا - و این که نمیدار نویسد، طری

الاست اعراب با محروف - (ک)

تنگل : کلاغ گرفتن -

تنگل : بده معنی مشهور است، اغخت باجی که در راه با از

در هر دان گیرند، محصول، دوم مهر - (د، فش، ق)

تنگل : آسمان، اردند، ثابت قدمی - (پ، فش، ق، ن)

۱- فرنگی رشیدی میس یکسرین نگار -

تمول: آب در جگر داشتن۔

تنائی: جسمی، جسمانی۔ (د)

تنبیل: بالفتح، بمعنی سست و کاہل۔ (پ، س)

تن تن، اور تننا: اہواں ہیں تار کے ہندی و فارسی میں

مشرکہ۔ (آ)

تندر: بتای مضموم و دال مفتوح، عربی رعد۔ (پ، د، م)

تن در دادن: بمعنی رونا مندا شدن۔ (پ)

تن زدن: بمعنی خموشیدن۔ (پ، د، ف، ق)

تندلیبہ: بمعنی تصویر۔ (م)

تینک شراب و تینک یازہ: ہر دو بتای مضموم و وین مفتوح، زود

مست شوند، را گویند۔ (ف، ق)

اس عبارت پنج آہنگ کی ہے۔ مہر نیروز ص ۷۷ میں ”بتای مضموم اسم رعد“

اور د تندر و دال میں ”دال مضموم رعد“ لکھا ہے۔ فرہنگ رشیدی: ۲۱۵/۱

میں لکھا ہے: ”تندر و تندر بالضم دال مضموم و وین مفتوح در

اول“ حال آنکہ مہراج اللہ میں سروری کے حوالے سے دونوں جگہ

بفتح دال ہی کر مجھے بتاتے ہیں۔

۲۔ انجمن آرای ناصر میں بروین، سبک، لکھا ہے اور سبک کو بفتح اول

و خیم ثانی بتایا ہے۔

تنگ شکیب: یعنی کم صبر - (م)
 تنگ: با وجود معافی دیگر، اسم ظرفی نیز هست که در آن گلاب
 و شراب و عرق نگاه دارند - لاجرم، خم خم، دسبوسو، و تنگ
 تنگ میفید معنی کمتر تست - (ف، ق)
 تنبیده عتکوت: نسج، خانه عتکوت -
 توختن: توخت، توخته، توزد، تو زده، تو ز - توختی، بمعنی
 انداختی - (پ، د)

توس: بتای قرشت، در زبان انگریزی پاره نان را گویند (ف، ق)
 توسط: میانجی گری، وساطت -
 توشه: لوا، ترجمه زاد - (آ)
 تو ضیح: دیباچ، تهریح -

تومان: لفظ ترکی است - در تحریر لغات ترکی اعراب با محروفت
 نوشتن رسم افتاده است - واد علامت ضمه تایی فوقانی و
 الف علامت نثقه میم - هر آینه تومان نویسنده متن خوانند
 بتای مضموم و میم منقوح دشمن در ترکی نیست را گویند
 (ف، ق)

تو نگر شدن: بپرواز رسیدن -

تو ویزدان: یعنی، ترانیزدان سوگند۔ (م)

تشم: ہفتتین ہروزن بہم، در پارسی قدیم اسم فلک ہتم است کہ آن را بلسان شرع عرش نامند۔ و ہتمتن مرکب ازین است

چون پلٹن و روڈین تن و سیمین تن درین صورت مرد قوی ہیکل را ہتمتن خوانند۔۔۔ چون رستم از روی خلعت جیم بود اورا ہتمتن می گفتند، یعنی تنی دارد چون فلک الافلاک۔

(فتن، ق)

تہنیت: چشم روشنی، مبارکباد۔

تہیدست: رُتاء بیذا۔

تیر: اسم عطار۔ (آ)

تیر و کمانہ: تیری را گویند کہ بر ہر ت نہ نشیند و خطا کند۔ (م)

تلیشہ: ہندی لیسوا۔ (پ)

تیغ: پلارک، تلوار۔ (قن)

۱۔ میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: "ہتمتن ہروزن قلمون ہے۔"

فردوسی نے سوچا شاہ نامے میں ہتمتن بسکون ہای ہوز کہا ہے پس

کیا اس لغت کی دو صورتیں قرار پاگئیں؟ لا حول ولا قوۃ۔ لغت

دہی بحرکت ہای ہوز ہے۔" (ک)

تیغ دودستی: آن را گویند کہ چون ہنگامہ پیکار گری پزیرد
 و دوشکر در ہم افتند، چو انفرادان بہر و مسند دلاور عثمان
 نگاہ بدندان گیرند و بہر دودست تیغ زند، چنانکہ در
 شجاعان عرب مردی بود ظاہر نام کہ در کارزار بہر دودست
 شمشیر میزد۔ ازان جا کہ تیغ زنی کار دودست راست
 است، اہل عرب ظاہر را ذوالیمینین می گفتند، یعنی از
 بسیار کار بہین می گیرد۔

دردگیر تیغ دودستی آن را نیز خوان گفت کہ یکس تیغ بہر دودست
 بر جانور نمودند زند۔ (فش، ق)
 تیغ ہندی: ہان سروی است۔ (فش، ق)
 تیمار: بمعنی بہار وادی دغم خداری۔ (آ)
 تیمسار: ہر دوزن نیم کار، مراد فہ دست، کہ ترجمہ حضرت
 است۔ (فش، ق)

تیرہ: کوا۔ (ق)

۱۔ میرزا صاحب نے لکھا ہے کہ ”یہ لفظ خود افادہ، یعنی مصدری کرتا ہے“



ثابت قدمی: تمکین، آسا، اردند۔
تو کول: آئرخ، آستا۔

ج

جادوہ: اور دراوڑوں اور عربی لغت میں - وہ دال کی تشدید سے اور یہ ربے کی تشدید سے - مگر خیر جادوہ اور دراوڑ بھی لکھتے ہیں - (آ)

جال: درہر دو زبان (ہندی و فارسی) بمعنی دام - (دش)
جامہ: کپڑا - (تن)

جاگی خوار: اس نوکر کو کہتے ہیں کہ جس کی تنخواہ کچھ نہ ہو،
روٹی کپڑے پر اس سے کام لیتے ہوں - جاگی خواران:
نوکران - (آ، د)

جامہ سرخ بر سر چوب کردن: استغاثہ و دادخواہی - (پ)
جامہ کاغذی پوشیدن: عبارت از استغاثہ و دادخواہی - (پ)

جامہ گزاشتن: بمعنی مروں۔ جامہ گزاشت، یعنی مُرد۔ (پ، د، م)
جامہ نمازی کروں: عبارت از ترکِ کردنِ جامہ۔ (م)
چا بندار: سوگیر۔

چاؤر: بروزین باؤر، بمعنی حال۔ و چاؤر گروش، بمعنی تغیر حال
یعنی انقلاب۔ (ب، د، ق، س، م)
چاؤرس: ہندی آن باجرا۔ (پ)
چاہ: فر، زدہ۔

چای فلان سبز است: یعنی چای فلان خالی است۔ (د)
جہمہ: بروزین چشمہ ہے، یعنی دو لمی ہونہ ہیں۔ (آ، خ)
چپین: پشانی۔ (تن)

جَد: نیا۔ پدرِ جد، پردادا۔ در عربی و فارسی از بہرِ پدرِ جد اسمی خاص
معین نیست۔ در عربی آن سوتر از جد صیغہ جمع نولیند،

۱۔ میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: ”کالمی کے خوابِ نادوں میں سے
ایک صاحبِ قَتیل کے شاگرد تھے۔ میں نے ایک رقعہ قَتیل کا اُن کے نام
دیکھا ہے کہ قَتیل اُن کو لکھتا ہے کہ جامہ گزاشتن بمعنی مروں مسلم
لیکن بہت احتیاط کیا کرو، موقع دیکھ لیا کرو۔ میں کہتا ہوں کہ احتیاط
کیا اور موقع کیا۔ فلان مرد، بہان جامہ گزاشت“ (عس)

یعنی اجداد و (فارسی حج بنیا نویسند) یعنی نیاگان۔ (رفش، ق)

جد پدر: پرداوار (رفش، ق)

جد فاسد: نانا۔ (رفش، ق)

جد شانس: مایہ الاستیاء، یعنی تفرقہ۔ (د، م)

جد گارہ: بجیم عربی، مضموم، بدوزن پشتتارہ، بمعنی رلایہا ہی
مختلف آمدہ است۔ (رفش، ق)

جد وار: ماہ پردین۔

جدید: نئی چیز۔ (قن)

جراحی: ریش، زخم، گھاو۔ (قن)

جرگہ: بجیم سکور، مجمع۔ (د، قظ)

جزا: پاداش۔

جیشم: سریر، کالبد۔

۱۔ فرہنگ رشیدی اور سراج اللہ میں "جد گارہ" بفتح اول و کات فارسی

نفت کیا ہے۔ اللہ رشیدی میں معنی مختلف ہیں، یعنی بجای رای

ہای مختلف کے راہ ہای مختلف لکھا ہے۔ سراج اللہ میں فرہنگ

قوسی کے حوالے سے اس کی تردید کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ اس کے

معنی مختلف راہیں اور تدبیریں ہی صحیح ہیں۔ راہ ہای مختلف تعین ہے۔

میں نے جیسا کہ بتایا ہے۔

جغرات: دی- (۲)

جلاجل: حلیب، جھانجھ (سنج) (قن)

جنید: جنید، جنید، جنید، جنید، جنید - (پ)

۱۔ رشیدی اور سراج میں چ کے ساتھ لکھا ہے اور یہ بھی صراحت کی ہے کہ صحیح چھٹک ہے۔ ۲۔ جلاہل کی تحقیق 'حلیب' میں دیکھیے۔

جنگ : حرب، لڑائی۔ جنگیدن، لڑنا۔ (قن)

جنگل : بمعنی بیابان با شتر اک لسانین است۔ (قن، ق)

جوخہ ہنر۔ (قن)

جوان مرد : جوان بخت، جوان دولت، جوان عمر، جوان سال،

جوان خرد، جوان مرگ : یہ الفاظ مقررۃً لڑل زبان ہیں۔

کبھی مقلوب و معکوس نہیں آتے۔ (رخ)

جوو : لغت عربی، بمعنی بخشش۔ جواد صیغہ صفت مشبہ، بی

تشدید۔ (رائخ)

چورا : لغت عربی است۔ (قن، ق)

چونا : ددپیکر

چولاہ و چولہ : بافندہ را گویند کہ عربی آن حاکم است۔ و حجاز

کلاش را گویند کہ عربی آن عنکبوت است۔ چولاہم ہماں

۱۔ میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: "عرب اتفاق ہے۔ آج ... دوپہر کو

رضی الدین فیض پوری کا کلام ایک شخص بچتا ہوا لایا۔ میں لو کتاب دیکھ

لیتا ہوں، مول نہیں لیتا۔ فقہا واجب میں نے اس کو کھولا، اس ورق

میں یہ مطلع نکلا:

اگر گنج گرسیم ادتنا، چاہک کہتہ جو اد ترا از برای آن داریم

جولاه است که های ثانی در آن افزوده اند، مثل میخوار و میخواره
این جا پالغزی است که بسیار فرزنانگان را افتاده است -
درین چنین الفاظ های آخر را تائی تائیت می اندیشند و مرد
را بسکس وزن را بسکبه می نویسند، حال آنکه در الفاظ فارسی
این قاعده هیچ گونه امضائی تواند پذیرفت؛ بلکه فارسیان
در الفاظ عربی نیز تصرف کرده با در آخر لفظ آورند و تائیت
منظور ندارند؛ چنانکه موج و موجه و معشوق و معشوقه همان
موج و همان معشوق، نه این که مرد را معشوق گویند و زن را
معشوقه - و گویا من درین دعوی ازین رباعی شعر ثانی
است - و این رباعی از میرزا محمد قلی سلیم طرانی است شعر
مفلس چو شدیم، بود و آرد و دیدیم
معشوقه روز بیهوشی است بخدا

کو تا ہی سخن ... جولاه لعنت است و جولاهه مرید علیّه و جولاه
مخفیه - (فش، ق)

چو هر از مغرب گویا هر است ... در عربی مقابل عرض است - (فش، ق)
چو هر تیغ؛ پلارک -
جهت؛ زی، طرف -

جی: بجزه جیم دیای معروفه در فارسی بمعنی لطیف و مقدس
 و در هندی بمعنی روح و حیات آید. (فش، بق)
 چینه چینه کردن این ابرو و آن است که تارهای زردینه را درین
 کرده برابر و فشانند. (م)

چ

چالو: بضمه تائی قرطاس، ریشمانی است کہ مجرم را بدان بستند
آویزند، تا خفه شود و بمیرد۔ و آن را چھالشی، گویند (پ، د)

چار سو: چوک۔ (د)

چالیک: بیای معروف، نام باندیچہ الیست۔ ہندی آن
دگلی ڈنڈا،۔ (پ)

چامہ: غزل۔ چامہ سرائی، غزل خوانی۔ (پ، د، ف، ق، م)

چانہ: یعنی استخوان زیر زخ۔ (پ)

چاؤش: بروزن طاؤس۔ نقیب۔ (م)

چاہ: کنوان۔ (قن)

۱۔ دری کشا: ۴۷، یاد و سرودت۔

۲۔ لغت فارس: ۴۴۵، یعنی شعر مطلقاً و در فتح دیگر: بیت شعر و سرود۔

چشم: بفتح جیم دہائی فارسی مفہوم آگ و پتھر ایک سالہ راگوئید (پ)

چرا: کیوں - (قن)

چراغ از چشم جستن: عبارت از حالتی است کہ در وقت رسیدن

صدمہ قوی بردماغ روی دہد - (پ)

چراگاہ: گمنام -

چرخ: آسمان، فلک چشمہ و از گوشتہ گرہ دون - (د، قن)

چرگر: بجیم فارسی مفتوح دکات پارسی مفتوح، ترجمہ مفتی و

مطرب و مرادینہ خنیاگر و رامشگر است - (د، ف، ق، ن)

۱- انجن آرازہ بروزن طلش -

۲- میز صاحب کی رای یہ ہے کہ صاحب برہان قاطع کا یہ کلمہ غلط ہے کہ چرگر کے

دو معنی ہیں: معنی اور مفتی - مفتی کا فارسی ترجمہ و چرگر (بوا و مفتوح در اہل)

ہے۔ لیکن اسدی طوسی نے لغت فرس: ۱۶۲ میں لکھا ہے کہ چرگر، سرود گادہ

مفتی دونوں معنی رکھتا ہے، اور پہلے معنی کی مثال میں لڑینی کا یہ شعر نقل کیا ہے:

بوسہ و نظرت حلال باشد، یاری - حجت دارم برین سخن آرد چرگر

زہشیدی کی رای میں اولاً تو یہ لفظ بجیم فارسی ہے، اذ ہم اس کے معنی مفتی

ہیں، معنی تصحیف سے پیدا ہوا ہے۔ سرور نے بمعنی مفتی و مطرب لکھا ہے۔

صاحب انجن آرا رای نامہ نے زہشیدی سرور کے اقوال نقل کر کے لکھ دیا ہے

کہ "در باب معنی و مفتی تصحیف خوانی شدہ است" معنی درست بنامہ

است "خان آرد نے سرور کا لفظ میں یوزن سرور لکھ کر یہ بتایا ہے کہ میری رای میں

یہ چارہ گر کا مخفف ہے، صاحب حکم دینی (مفتی) کے معنی مجازی ہیں اور مفتی کی تصحیف ہے

چسپیدن: بهجیم مفتوح فارسی، چسپید، چسپیده، چسپد، چسپنده،

چسپ - (پ)

چشم: آنکه - (قن)

چشم‌پیزی: سیاه کردن، بمعنی طعنه کردن دران چیز - (پ)

چشم‌روشنی: بمعنی تهنیت و مبارکباد - (پ، د، م)

چقماق: در ترکی، آتش زنده -

چک: بهجیم فارسی مفتوح، امر است از چکیدن، و بمعنی قباله نیز

آید، و قفای سر را نیز گویند - (پ)

چکسه: بهجیم فارسی مفتوح بکاف و پوسه و سین مفتوح بهای زده

کاغذی فرو پیچیده که آن را بهندی و پڑیا، گویند - (پ، قن)

چکیدن: پیکنا - (قن)

چکامه: قصیده - (د، ف، ق)

چگل: ظرفی را که به رنگ داشتن آب از چرم سازند، در فارسی

بهجیم فارسی مفتوح و کاف فارسی مفتوح، و در هندی

چماگل به افزودن الف و می هوز در میان بهجیم و گان

و چگل یا فارسی مستحدث است یا مفرس - (ف، ش)

چلب: بهجیم فارسی، هندی آن جمانج است - و آن را

بفارسى جلجل نیز گویند۔ (پ، قن)

چلقد: چلتہ۔ (م)

چم: بجیم فارسى کسور، بمعنی مصی۔ (د، فن، ق)

چمانی: بمعنی ساقی۔ (بر)

چمر: ہر دفعہ، بزبان درى یا ہویا و نمودار و آشکار مترادف

بالمعنى است۔ (ق، فن)

چمن از چشم چکیدن: خونگشتائی چشم۔ (آ، خ)

چمیدن: چمید، چمیدہ، چمد، چم، چمندہ۔ (پ)

چنبر واژہ گونه و آسمان۔ (د)

چنگائی: بلیدہ را گویند کہ بلیدہ مخفی است۔ و بہرین شہرت دارد۔ (قن)

چہ: کیا۔ (قن)

چہرہ شدن: بمعنی مقابل شدن و مقابلہ کردن۔ (پ، د)

چہل: چالیس۔ (قن)

چیدن: چید، چیدہ، چید، چیندہ، چین۔ (پ)

چیرگی: غلبہ۔ (د) چلیو: با عرب جہولہ، بمعنی پیل مرط۔ (قن)

۱۔ جلجل عربی ہے فارسى نہیں، بل جلجل بضم ہر دو جم گو نگرد کو کہتے ہیں۔ پس جلجل کے معنی پانوں میں پہننے کے گو نگرد یا پان زیب ہوئے۔

۲۔ میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: "چید صبیحہ ماضی کا ہے چیدن سے اور چیدن ایک مصدر ہے صبح اور سلم۔ چمد مشاعر، چم امر" (آ، خ)

۳۔ انجمن آسای ناصری میں چنگال لکھا ہے

ح

حارث : بمعنی کٹا ورز۔ (فش، ق)

حارس : بمعنی نگہبان۔ (فش، ق)

حاش، وحاش لیسٹ : پارسوں نے ازراہ تصرف کے بمعنی زمیندار

قرار دیا ہے، یعنی تاکید اگر منفی پر آئے، تو نفی کی تاکید

اور مثبت پر آئے تو اثبات کی تاکید (عس)

حاکم : کار کیا، گنارنگ، مرزبان۔

حاکم کشر : شہر کیا۔

حالی : جاوہ۔ حال کی جگہ حالات یا احوال لکھنا قبیح نہیں ہے

خصوصاً احوال کہ بمعنی واحد مستعمل ہے۔ اور یہ استعمال

یہاں تک پہنچا ہے کہ احوال بمعنی جمع مستعمل نہیں ہوتا۔

(آ، د، م)

حاملہ : آہستن ، آہستنی ، زین باردار۔

حائض : دُشٹان ۔

حانک : جولاہ ، جولہ ، بافندہ ، پامی ہاف ، ہنگر ، جلاہ ۔

حجامت : آژدن ، خشن بن باسترہ ۔

حدید : آہن ، لوہا ۔ (تن)

حَرَب : جنگ ، لڑائی ۔ (تن)

حریفنا : یعنی دوست کے بھی مستقل ہے ۔ (ع)

حشو قبا : آگنہ ۔

حشو نہالی : آگنہ ، تو شکہ ، جفت ۔

حصہ : بخش ۔ بہرہ ۔

حضرت : زگاہ ، بارگاہ ، تیمار ، شت ۔

حفظ وضع : پاساؤ ۔

حقیقت : آہیغ ۔ حقیقی : آہیغی ۔

حکمت : فرز بود ۔

حکومت : کار کیا ئی ۔

حقل : برّہ ، میگہ ۔

حجرہ : گلا ۔ (تن)

خُظُل: شَرنگ، اندر این۔

خَوْت: ماہی، پھلی۔ (قن)

خَوْر: یعنی خورا کے اہل فارس اس کو صیغہ واحد کا قرار دیکر
الف نون کے ساتھ اس کی جمع لاتے ہیں۔ سعدی کہتا
ہے:

خور این بہشتی را دوزخ بود اعراف

از دوزخیان پرس کہ اعراف بہشت است

بلکہ خور کو خوری کہہ کر اس کی جمع خوریاں لاتے ہیں۔
حافظ کہتا ہے:

خوریاں رقص کنان ساغر مستانہ زدند (۲)

حیات: زندگانی۔ (قن)

خ

خاتم : انگشتری - بمعنی نگین غلط - (آ)

خاتم بندی : پرچین کاری -

خاتون : بانو، بتو -

خا و : زغن، غلبواز، چیل - (قن)

خار : کانشا - (قن)

خار پیرهن ریختن : بمعنی بیقرار کردن - (پ)

خاریدن : بی دوا، خاریده، خاریده، خارنده، خاریدپ

خاستن : بی دوا، خاست، خاسته، خیزد، خیزنده، خیز - (پ)

خاص، خاصه : ویژه، خاصه گان، ویژه گان -

خاک : بمعنی مٹی (د.ک)

خاکروب: پاکار۔

خاکم بدہن: واسطے اقبال کے ہے۔ جب کوئی کلمہ کر دے طبع
سکتے ہیں، ”تو خاکم بدہن“ کہہ لیتے ہیں۔ عریضام

برخاک برہنختی می تاب مرا

خاکم بدہن، مگر تو مستی، ربی

ادہ ”خاکم بسر اور“ خاکم بفرق“ عام ہے، جیسا کہ میں ایک
شہزادے کے مرثیے میں کہتا ہوں:

ای اہل شہر مدفن این دودمان کجاست؟

خاکم بفرق، خواب گہ خسر دان کجاست؟ (دآ)

خاگینہ: خاگینہ، خورش مرغوب و مشہور۔ (فش، ق)

خالص: تاب، دیرہ۔

خالق معنی: بعضی معنی آفرین۔ (رخ)

خالی: ہمت۔

خاموش: چپ۔ (دقن)

خاموش شدن: مغز در سر کردن۔ (پ)

خامہ: قلم۔ (دقن) خانقاہ: سبجستان۔

خانہ: کدہ، مگر۔ (فش، ق، دقن)

خانه تابستانی : پروار -

خانه عنکبوت : نسج ، تنیده عنکبوت -

خانه کاه : کومه ، کازه ، چختر

خانه گل : کازه ، منی کاگر -

خاور : بمعنی مشرق است - (د، ق، قش، ق، م)

خایه و خایک : باضافه کافیت تصغیر بیضه را گویند - خاگینه

که ناخوشی است مرغوب و مشهور ، مرکب این است ،

چون درینه و سیمینه - بسبب کثرت استعمال ایای تثنائی

از میان رفته و خاگینه مانده - یا آنکه بسبب کراهت لفظ

خایه ، ایای تثنائی از میان برداشته اند - می باید فهمید که

بروایتی ضعیف ، بیضه مرغ را پاک گویند - و چون تبدیل

بای هوز ، بخای شخند و ستور است ، خاگ نیز میتوان گفت ،

و خاگینه را ازین اسم مرکب توان دانست - (قش، ق)

خبر خوش : مرده ، نوید ، تبید -

خجالت : شرمندگی - (عس)

خداوند : کی ، کیا - خداوند کار : کار کیا -

خدا بخش : بخشیده خدا - (افش، ق)

خدائی: ایسا خدا - (عس)

خر: آلاخ، گدھا - (رقن)

خرابہ: مزید علیہ، اصل لغت عربی الاصل بمعنی دیران و ویرانہ،
ہندی اور چڑ - (رع)

خراب: ساد، بارج -

خرامان: زمان، گرازان -

خرچنگ: سرطان - (د)

خرودہ: بنجائی مضموم، بی داد، دقیقہ، نقدی - (تیغ)

خرودہ: بنجائی مضموم درسی مفتوح و ہای محقق، نور قاطر را
گریختہ و ازین ہاست کہ خراسیم آفتاب سست - ویشید
بشین کسور و یامی معروف در آخر آکنہ افزودہ اند
مثل جم و جمشید - باید دانست کہ شید در معنی با فروغ
مختا سست -

۱- ایک خط میں میرزا صاحب لکھتے ہیں: "وہ پارسی قدیم جو ہونٹنگ
وجہید دیکھو کے عہد میں مروج تھی، اس میں خرابجائی مضموم نور قاطر
کو لکھتے ہیں اور چونکہ پارسیوں کی دید و دانست میں بعد خدا کے آفتاب
سے زیادہ کوئی چیز نگ نہیں ہے، اس واسطے آفتاب کو خرابکھا اور

شید کا لفظ بڑھا دیا۔ شید بشتین کنسور دیا سی معروف بردوزن عید،
 روشنی کو کہتے ہیں۔ یعنی یہ اُس نورِ قاہر ایزدی کی روشنی ہے۔
 خراور خرشید یہ دونوں اسمِ آفتاب کے کھڑے۔ جب عرب و عجم
 مل گئے، تو اکابرِ عرب نے کہ وہ منبعِ علوم ہوئے، واسطہٴ بیعت
 التباس کے خرمیں دارِ معدولہ بڑھا کر خود لکھنا شروع کیا۔ ہر ایک
 متاخرین نے اس قاعدے کو پسند کیا اور منظور کیا۔ اور فی الحقیقت
 یہ قاعدہ بہت مستحسن ہے۔ فقیر خرجان بے اضافہ لفظ شید لکھتا ہے
 موافق قانونِ عظامی عرب پورا معدولہ لکھتا ہے، یعنی خور۔ اور جہاں
 باضافہ لفظ شید لکھتا ہے، وہاں بہ پیروی بزرگانِ پارسی سرسبز لفظ
 خور کو بے وا لکھتا ہے، یعنی خرشید، خور کا قافیہ در اور پر کے ساتھ
 جائز اور روا ہے۔ خود میں نے دو چار جگہ باندھا ہو گا۔ وہاں میں
 بے وا کیوں لکھوں۔ رہا خورشید، چاہو بے وا لکھو، چاہو مع الواو
 لکھو۔ میں بے وا لکھتا ہوں، مگر مع الواو کو غلط نہیں جانتا اور ترک
 کبھی بے وا نہ لکھوں گا، قافیہ ہوا نہ ہو، یعنی نظم میں وسطِ شعر میں آٹے
 یا شرکی عبارت میں واقع ہو، خور لکھوں گا۔

یہ بات بھی تم کو معلوم رہے کہ جس طرح خرجیزہ نورِ قاہر کا ہے، اسی طرح جم
 ترمیمہ قادیکہ ہے کہ باضافہ لفظ شید اسمِ شہنشاہِ وقت قرار پایا ہے (اور خرمیں)

دیگر هم بدین صورت یعنی، خرّه، بنمای مفہوم بعضی صوبہ
و منلع نیز آمده است۔ چنانکہ در قلمرو ایران کہ بر پنج صوبہ
مشتمل است، خرّه استخر و خرّه اردشیر و خرّه داراب و خرّه
قباد و خرّه شاپور نویسد۔

و خرّه بنمای مفتوح دمای اہنای حرکت کجاری کہد و بدویر
دیگر را گوید۔ و آن چیز نیست کہ پس از انباشت دروغن بازی
ماند۔ و درین لغت دای قرشت را ہم تخفیف نال خوانند و ہم
بخشدیدہ (شن، ق)

خران: پاییز، برگساز۔

خریدن: خرید، خریدہ، خرد، خزنند، خر (پ)

خس بدنامان گرقتن: یعنی زینہار خواستن، اظہار عجز۔ (پ)

خشتن: خشت اخستہ: نژندہ این را مضارع بود۔ (پ)

خستو: یعنی اقرار کنندہ۔ (پ)

خسٹر: پدزن، بکاب امانت۔ خسٹر۔ (آ)

۱۔ دري کتا: ۲۹ میں بفتح اول و ضم ناد و معروف کھا ہے۔

۲۔ لغت فرس ۱۲۵ دري کتا: ۲۰ میں کھا ہے: ضر و ضم اول و ثالث و

و معروف، پدزن، پدرو، ماد زن، ماد شوہر۔

خُشَران: بمعنی نقصان۔ (خ)

خُشْت: اینٹ، شست، شراب، ہرِ خُم۔ (قن)

خُشک دامن: بمعنی متورج و پرہیزگار است۔ (قش، ق)

خُشَم: غصہ، پرخوی۔

خُشَل خانہ: خانہ راگو بند کہ بیا با تیان از بند و چلاس و گلیم سازند

دشن خانہ ماندن جامی مفلسان۔ (قش، ق)

خُصو صَا: دیرہ۔

خط کشیدن: مطلق بمعنی باطل کردن و محو کردن چیزی باشد۔

(پ)

خط بہ بینی کشیدن: عبارتست از آن کہ اقرار بچیز خود کنند

(پ)

خط دادن: اقرار و اعتراف کردن۔ (پ)

خطاب: ہر خوان۔

۱۔ میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: ”خطاب کے مراتب میں پہلے تو

خانہ کا خطاب ہے، اور یہ بہت ضعیف اور بہت کم ہے۔ مثلاً ایک

شخص کا نام ہے میر محمد علی یا شیخ محمد علی یا محمد علی بیگ، اور اس کو خانہ کا بھی قافی

تھیں ماحصل۔ پس جب اس کو بادشاہ دقت محمد علی خان کمرے، تو

خطوطِ شعاعی: یعنی سورج کی کرن۔ (آ)

خفتن: سونا۔ خفت، خفتہ، خسید، خسیندہ، خسب، و خسیدن
مصدر مضارعی۔ و این کہ خوابیدن نیز بخشی دارد، اصل این
است کہ خواب اسم جاہد است در پارسی بمعنی نوم۔ فان
را تصرف گردانیدہ اند۔ و این چنین در پارسی بسیار
است۔ اما این کہ قبلہ اہل سخن سعدی شیرازی در بوستان
میفرماید شعر

شترچہ باما در خویش گفت پس از رفتن آفرینی بخت

بقیملا! گو یا اُس کو خانی کا خطاب ملا۔ اور جو شخص کہ اُس کا اصلی نام محمد علی
خان ہے یا تودہ قوم افغان (ہے) ہے، یا خانی اُس کو خانہ خانی ہے، بادشاہ
نے اُس کو محمد علی خان بہادر کہا۔ پس یہ خطاب بہادری کا ہے۔ اُس کو
بہادری کا خطاب کہتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر خطاب دو گلی کا ہے۔ یعنی
مثلاً محمد علی خان بہادر اُس کو میرالدولہ محمد علی خان بہادر کہا۔ اب
یہ خطاب در گلی کا ہوا۔ اس کو بہادری کا خطاب نہیں کہتے۔ اب اس
خطاب پر آفرایش جنگ کی ہوتی ہے۔ میرالدولہ محمد علی خان بہادر
شوکت جنگ۔ ابھی خطاب پورا نہیں ہوا۔ پورا جب پھر گا کہ حبیب پاک بھی
ہو۔ پس پورے خطاب کو خطاب بہادری کہنا غلط ہے (آ۔ خ)

ازین جاگمان کردہ می شود کہ مگر مضارع خفتن، خفتہ
خواہد بود کہ شیخ ابرآن را بخفت استعمال کردہ۔ سخن
این است کہ این اندر ہر ضرورتی قافیہ شعر است؛ ورنہ
ماضی و امر بیک صورت نمی تواند بود۔ (دب، قن)

خفجاقی: نام دشتی است کہ در اقصای ترکستان است۔ و آن
دشت مسکن و موطن ترکان است۔ (فش، ق)

خلاصہ: اردو، گریہ، ویرہ۔

خلج: نام اہلی است اندمغل۔ (فش، ق)

خجالی: جہانجہن۔ (دہلی اردو اخبار)

خجہ: شکا۔ (قن)

خجہ و خجہ: ہندوستان کے باتونی لوگوں کو خجہ و خجہ بولتے سنا ہے۔
آج تک کسی نظم و نثر فارسی میں یہ لفظ نہیں دیکھا۔ لفظ پیارا
مجھ کو بھی پسند، مگر کیا کروں، جو اپنے پیشواؤں سے نہ سنا
ہو، اس کو کیونکر صحیح جانوں۔ (د)

خوشیدن: تن زدہ۔

خوبیازہ: چیز نیت کہ آن را در اردو انگریزی گویند۔ (فش، قن)
خندق: گھائی کندہ کہ وہ نہ مغل راجہ اذکندن یعنی خندق آید و گویند
کہ خندق عربی است۔ (فش، قن)

خنده و ندان نما: اس هشی کوکتے ہیں جو تبسم سے بڑھ کر ہو

اور اس میں دانت پھٹنے والے کے دکھائی دیں۔ (ک)

خندیدن: ہنسنا۔ (فن) خشنمید: گراند، خوک

خُلیاگر: چرگر، راشگر، مغنی، مطرب۔ (آ، بر)

خواستن: بواو معدولہ، چاہنا۔ خواست، خواسته، خواہد

خواہنده۔ خواہ۔ (د، ہ، ق، ف)

خواندن: خواند، خواندہ، خواند بھرکت، نون۔ خوانندہ، خوان (پ)

خواہش: از روی اشتیاق، شاد خواستہ۔

خواب: فرو ہیدہ، اچھا۔

خودستانی: سیاہی زدن۔

خود نمائی

خوردن: بواو معدولہ، خورد، خوردہ، بواو صیفہ، مفعول خوردن

خورد بھرکت را، خوردہ، خور، امر این باضافہ الف

نیز آید۔ (پ، ی، یخ)

خوره: بواو معدولہ، جذام، داسم مرضی است کہ آن را

داء الثعلب گویند۔ دآن فرو سختن موی ریش و برود

داہر و است در انتہای جذام۔ و نیز اسم کرمی است

که آن را در عربی آرمنه نامند - (فش، ق)
 خوشه : برج سنبه، کتیان - (د) شوک، گراز - خنزیر -
 خوی : باد معدوله و تهمانی، ترجمه عربی - (فش، ق)
 خوی گیر : نیرزین را گویند که اسیم دیگری آن تکلتوا است و در
 عرف اربلی هند خوگیر اسیم او است - (فش، ق)
 خویله : بیای تهمانی بعد از داد... همان لغت است که بی دای
 معدوله و الف در آخر زبان زوزنای هند است، یعنی
 خیل - و این از توانی ساین نیست - بعد استیلای مغول
 در هند چون مردم این قلمرو شنیدند / یادگر قند و قنره
 داد معدوله منظور نداشته بحسب سماعت خویش احق و
 ناموار را خیل گفتند - (فش، ق)

خوی : آشت، اینست -

خیار : گلدی - (ق)

خیش خانه : بیای تهمانی محمول بر دژین پیش خانه، خانه که
 از جامه تنگ سازند - و آن خانه را پاشیدن آب تر
 دارند - خیش خانه آرامگاه مستغان است - (فش، ق)
 خیکس : بخای کسور، پیکال - (د)



دادخواہ : کاغذی پیرہن - دادخواہی ، جامہ کاغذی پوشیدن
استغاثہ ، مشغل کبف گرفتن -

داوستانی : انصاف کی تعریف کرنے والا - (د)

داون : داد ، دادہ ، دہر ، دہندہ ، دہ - (پ)

داروغہ نوشک خانہ : بندار -

داس : ہندی آن درانتی - (پ ، قن)

داشتن : رکھنا - داشت ، داشتہ ، دار ، دارانہ ، دار صیغہ

امراستہ از داشتن - اہل زبان بعضی بایستن بھی استعمال
کرتے ہیں - ظہوری :

گر اسیر زلف و کاکل گفتمہ باشم خویش را

گفتمہ باشم ، این قدر برخویش پیچیدین نہا
(آ ، پ ، قن ، ق ، قن)

داغ: دهبّا - (قن)

دام: چال - (قن)

دامن: بیدان گرفتن: عجز کردن، و آماده گزین شدن - (پ)
دامن ز پیرسنگ آمدن [عبارت از در مانده شدن و عاجز
دامن ز پیرسنگ آمدن] شدن - (پ)

دانستن: دانست، دانسته، دانده، دانیده، دامن - دانم
صیغه متکلم است از مضارع دانستن - (پ، فش، ق)

دانگ: در جهانگیری ایلم خورشیدی است که در شادی و دندان
بر آوردن کودکان سیر خواهد پزند - (فش، ق)
دائر الثعلب: خوره -

دایه: زین شیر دهنده را در عربی، مرضعه، و در فارسی، دایه
و در هندی، دائی و دھائی بدال مختلط التلفظ بهای
چون در روز مره اردو آتا، گویند بر وزن بئتا که
مرادین معارست - (فش، ق)

دبدبه: شکوه -

دختر: در هندوستان، چوکری، گویند بهیم فارسی مختلط التلفظ
دو ادیچول - (فش، ق)

و قلمہ : بدال مفتوح ، قبرستان - (د، قح)

دور : بدال مفتوح برای ترشف زده ، بزبان ہندی در تشریحای
باب آید - وحیفہ امرست از درین - (نش، ق)

دوراء گھٹا لا - (ق)

در آب و آتش بودن : اشارہ با فراط زحمت و رنج - (پ)

دراغہ : اصل لغت مشدد ہے ۔۔۔ مخفف بھی باندھتے ہیں (آراغ)

درالیش : بادال مفتوح ، تاثیر - (د)

درپس زانویشستن : مراقبہ راگویند و تلمذہ استفادہ را - (پ)

درچہ عمارت : اشکوب -

درخط شدن : عبارت از شرمندہ شدن و درہم گشتن - (پ)

درخواہ : درخواست - (د)

در خود فرو رفتن : بمعنی متفکر و متخیر جو دن - (پ)

۱۔ لغت فرس : ۴۶۴ میں گورخانہ گبران لکھا ہے ، جو زیادہ میں تعبیر ہے

عام گورگاہ کا منہوم قبرستان سے ادا ہوتا ہے اس لیے کہ آتش پہنچا

میں مردے کو قبر میں دفن نہیں کرتے اور نہ دغے سے ادا ہوتا ہے ، کیوں کہ

سناؤں میں مردے کو کسی عمارت کے طاق میں نہیں رکھتے ۔

۲۔ سلبورہ دستیاب کے حاشیے پر غالب نے اپنے قلم سے لکھا ، والی لکھا ہے ۔ مگر

دی کا کتاب : ۳۷۱ میں کبیر اول درج ہے ۔

دُر و شراب : لای -

دُر شمتا : بہر وقتہ، اشرفی - (د، قف)

دُر فراز کردن : بستن در -

دُر گیرندہ : محتوی - (د)

دُر ماندہ شدن : دامن زیر سنگ آمدن، دامن زیر کوه آمدن -

دُر روا - اندر روا، سرنگون، مُبطلق - (پ، د)

دُر و دُن : بفتح دال دھم را، و دُر، دُرودہ، دُر و دُر بکسر دال

دُر فح را، دُر و دہ، دُر و دہ (پ)

دُر و غ : نکاست -

دُر و ن : بدال مضموم و رای مضموم دوا و معدن، بوزن

جنون و آکچہ بر خوردنی و آشامیدنی رمند - ہر آئینہ دربارہ

دُر و ن، کارگر افتادن و کارگر نیفتادن سرانید، یعنی تاثیر

و عدم تاثیر - (فش، اق)

دُر و نغہ بدالی ابجد مضموم بوزن آت و دُر و قوسند، مرد بیگانه

کیش، مخالف است خویش را گویند - (فش، اق)

۱- رشیدی: سراج اللہ اور انجمن آرای میں بضم دال دراکھا ہے -

۲- رشیدی: سراج اللہ اور انجمن آرای میں بضم دال دراکھا ہے -

در ہم گشتن : در خط شدن -

دزدیچہ : کھڑکی - در کو جب کہ تازیانہ عرفہ، گویند - طہاری سرائی :

دزد و شیبہ دزدیچہ مشرقی و مغربی باتا است

دزدہ از تنگی این خانہ نفس می گیرد

(دش، قی، قن)

دوری خانہ : دیوان خاص - (د)

دریدن : قماریدن، قتریدن، قتلیدن، قتلیدن، پھاڑنا (دقت)

دیرپای : افسوس -

دیووزہ گر : کاسہ گردان -

دزو : شہر و چور - (قن)

دزد افشار : کسی را گویند کہ دزد را با مال بگیرد و چیزی از

وی ہزورستاند و بگزارد -

۱- انجمن آرای نامری میں لکھا ہے کہ اصل لغت دریچہ بکسر را ہے اہل

زبان حروف کی طرح حرکت میں بھی تغیر و تبدل کر دیتے ہیں طہار کے

اشعر میں دریچہ، بحرکت یا، اسی قبیل سے ہے -

۲- دری کتا : ۳۳، میں بکسر اول و تحتانی و جہول ضبط کیا ہے -

و این لفظ مرکب است از دزد و افتار کہ صیغہ امر است
از افترون بمعنی افشردن دزد۔ و ترجمہ آن در ہندی
چور کا بخورنے والا، یعنی چنانکہ ہر چچ و تاب دادن از
عامہ نمناک آب گیرند ہم چنین مال از دزد گرفت۔
(نق، ق)

دژ : برای کسور قلعه را گویند۔ (پ، د، نق)
دژ خیم : پردہ زن اقلیم۔ بمعنی پردہ۔ (م)
دژرم : برای کسور دژای فارسی مفتوح، بردہ زن ورم بخش
دژرم و بد و تباہ و زشت۔ (د، نق، م)

۱۔ سراج اللغہ میں لکھا ہے کہ دژ کسور قلعه۔ و بعض برای فارسی گفتہ
اولی اصح است۔ رشیدی اور انجن آرا میں بھی دژای ہونہی کو اختیار کیا۔
۲۔ رشیدی نے لکھا ہے کہ یہ لفظ دژ خیم دال ہے۔ انجن آرا رشیدی کا
تہنیل ہے۔ سراج اللغہ میں لکھا ہے کہ دال پر زبر، زیر، پیش تینوں حری
ہیں۔ اس لیے اس کے مرکبات میں بھی تینوں حرکتیں لغات میں پائی جاتی
ہیں۔ مگر ”خیم“ کے تحت دژ خیم کو خیم دال ہی لکھا ہے۔ اور میری دست
اور صبح بھی ہے اس لیے کہ دژ اور دژوں کے بٹھے ٹپے کے ہیں اور خیم
عادت کو کہتے ہیں۔

۳۔ رشیدی، سراج اور انجن نے خیم دال لکھا ہے اور دژ سے مرکب بنایا ہے۔

دستگیر: معینہ چداست کہ برہمپران پارس نازل شدہ است
و آن زمان بیچ زبان مشابہ نیست ساسن پیچم آن ما
در زبان پارسی تا آئینہ لعلی ترجمہ کردہ است۔ (دع)
دستگیر: ترجمہ یک ہے جس کی ہندی ماتھے اور بعضی قسم دروغ
اور بعضی سند بھی مستقل ہے۔ (قن، کن)

دستار: پگڑی۔ (قن)
دستان: بدال مفتوح یعنی آواز خوش، افسانہ سنیں۔ دستان
کے تین معنی ہیں: ایک نورستم کے باپ کا نام، اور وہ علم
ہے۔ دوسرے... تیسرے آواز خوش۔ اور یہ جو بلب
کو ہزار دستان کہتے ہیں، سوتی اور فردمایہ لوگ کہتے ہیں
یہ ہزار دستان ہے، یعنی بہت طرح کی آوازیں بولتا ہے
(دع)

دست پرکھن: پارہ، کٹا۔
دست بند زون: بعضی فراہم آمدن گرد ہی از انسان خواہ
از حیوان۔ (پا)

دست بہم دادن: بعضی میر آمدن۔ (پا)
دست مرخاؤ: دعا۔ (د)

دست زبرد رخ داشتن (اشارہ بحالت تجرید و سکونت
دست ستون رخ گشتن) (پ)
دست و دہن آب کشیدن: یعنی شستن دست و دہن۔
(پ)

دستور: برہنہ، قاعدہ، قانون۔
دستوری: بمعنی رخصت و اجازت۔ (د، م)
دست یافتن: بمعنی غالب آمدن۔ (پ)
دشت: صحرا، جنگل۔ (ق، ت)
دشت: بحال مفہوم، بی تغیر صورت، در ہر دو زبان بمعنی مکرہ
طبع و ناپاک۔ (ف، ق)

دشت: بر وزن دشت و ہندی بمعنی نگاہ۔ (ف، ق)
دشتان: بدال مفہوم، زین حالت، مرکب از دشت بمعنی بدال
بمعنی دشت و بن، والفت و وزن حالیہ۔ (د، ف، ق)
دشت ارگرد: بکاف پارسی کسور۔ اسم شہر لیستہ کہ بر فراز
۱۔ انجمن آما میں بفتح دال لکھا ہے۔ سراج میں بالفج لکھا کہ یہ بھی کہا ہے کہ
دستی تو انکہ لغت اول باشد مرکب از دشت بمعنی دشت و بدال
و وزن نسبتی، یعنی کسی کہ منسوب بہ بد و دشت است۔

کوهی آبا و کرده اند- همانا که خفت گرد، و گرد با وجود افتاده
 معنی تند و بی معنی شهر نیز می آید- و دشوار اگر ازان گفتند که
 آن کو و بلند و بگزر مای دشوار گزاره دارد- (فش، ق)
 و ششت: بر وزن برشت یعنی برده کسره، در فارسی چیزی
 که حسن بصر مدرب آن تواند بود- (فش، ق)
 دفتر حساب: اوار، اوارجه -
 دقیقه: خرده -

دل: ترجمه قلب، استقاره وسط، متن- (فش، ق)
 و لیل: پاسنر، بهمن، بهیر-
 و ماه: کلاه‌هی که بر سر باز و شاهین نهسد- (پد)
 و مگر فتن: مگر بیخ کردن، مگر راست کردن-
 و میدن: اکتا- میدد، میدد، میدد و میدد- (پ، ق)
 و ندان: دانت- (ق)
 و و سیکره: جوزا- (د)
 و و تخمه: آکدیش، جنس-
 و و چار شدن: بهم رسیدن و و کس را به اعتبار آن که دوشتم
 - در یکتا: و شسته بکسیر اول و دوم یعنی محوس -

چوں بادِ چشمِ دگر پرست بر آئینه چا شد، در چار شدن گویند - داین
معنی دقعی حاصل آید کہ بعد از دال داد نویسد تا تشدید پدید
آید - (فتح، ق)

دوختن : سینا - دوخت، دوخته، دوزد، دوزنده، دوز
(پ، ق)

دود : دھوان - (ق)

دودلہ : تنگ، مشوش - (ق)

دودہ : گھانا - (د، ق)

دورباش : مخالف - (د)

دوروزی : بمعنی تند رستی - (د، م)

دوش : کل کی رات، کندھا - (ق)

دوشیدن : دوشید، دوشیده، دوشند، دوشنده، دوش (پ)
دوک : تنکا (ق)

دول : بمعنی ظرفی کہ بدان از چاہ آب کشند، فارسی پاستانیت
کہ در ہندی بدالی تقلید شہرت دارد (فتح، ق)

دویدن : دوید، دویدہ، دود، دوندہ، دو - (پ)

دویم : بر وزن جویم غلط - دودم ہے بغیر تثنائی بالعرض تثنائی بھی

لکھیں گے، تو دیم پڑھیں گے۔ اگرچہ لکھیں گے دیم۔ واو
کا اعلان نکسال باہر ہے۔ ہاں، دومی درست ہے۔ مگر نہ
بجذبہ تھانی مثل زمین بجذبہ نوں، بلکہ بطریق قلب بعض
دوم کا دومی ہو گیا۔ (آ، خ، وہ آگ: فتاک رد)
دھان قرہ: واسا جان ناوہ است کہ ہندی جانی گویندہ ودر
عربی ثاؤب و تمطی خوانند۔ (پ، فن، ق، قن)
وہ کیا: صفات اور مصنفات الیہ مقلوب ہے۔ یعنی کیا ہی وہ
اور حاکم وہ، مالک وہ (آ، ق، م)
ومی: بدال کسور، ہونہ گزشتہ۔ (د)
دیدن: دیکھنا مصدر است۔ دید، دیدہ، بیند، بینندہ، بین۔
(پ، فن، ق، قن)
وہ ہانہ: یعنی مدت کثیر است در ماضی۔ (فن، ق)

۱۔ رشیدی، سراج اور دری گستا: ۳۴، میں لکھا ہے کہ کمک کے معنی ہیں
عیب۔ اس میں دس عیب تھے، اس لیے اس کا یہ نام پڑ گیا۔ میرزا
صاحب نے اپنے قلم سے دستنبو کے جاشیہ پر چھاک کو بعض اول
لکھ دیا ہے، جو سہ قلم ہے۔ صحیح بفتح ہنا ہے۔

دیر یاز: ترجمہ بلی السیر است۔ بلی الحکمتہ - (فش، ق)
 دیاس: ببال مکور دیاسی مچھول، لغتہست فارسی بمعنی شل
 ومانندہ۔ دودیز برای ہوز بدل آنت چوں ایاز و
 ایاس۔ لاجرم معنی شب دیز مانا بشب ست۔ چون
 توسن خسرو پردیز سیاہ رنگ بود کہ آنرا در عرف ہند
 مشک نامند، آنرا شب دیز می گفتند۔ (فش، ق)

دیگردان: آباغ، چولہا۔ (فن)
 دیاس: لقی است درسی و پہلوی، بمعنی توضع و لغزخ
 تیسار ساسان پنجم کہ ترجمہ و ساتیر رقم کردہ اند دیاس
 را بمعنی توضع چند جا آورده اند۔ (فش، ق)
 دیوانگی عجبست: یعنی وہ خون جو فرط محبت میں بہم پہنچا۔ (س)

۱۔ درسی کثا، ۳۵، یکسر ادب و محتانی معروف، بمعنی ترجمہ و توضیح
 انجمن آرا کے مصنف کو اس لفظ کی تحقیق نہ ہو سکی۔

و

فَنَج : عبارت از گلویرین است - (فق، ق)
فَخِير : یعنی -
فَقْن : نَسَج، مَخْرُوم - (قن)

را د: یعنی مرد کریم، سخی (پسندم)

را سخته: سڑک - (د)

را سوز: نیولا - (فن)

را شکر: چیز گر، خیار، مغرب، مفتی -

را ندن: راند، رانده، راند بھرکت، زن، رانده، رانده (پ)

را - یو: قلاوڑ، راه نما - پاسبان، دلیل -

راه خفته: و راه خوابیده، راهی را گویند که آمد و شد مردم

ازان راه نبود، هیچ کس دران راه تردد نکند -

(فن، ق)

راه نما: قلاوڑ، راه بر - پاسبان، دلیل -

رایت: نشان -

رُریان: لفظ صحیح، رُبا مخففت - (آرخ)

رُفیع: پاو - (قن، قن)

رُست: بفتح، برهنه و عریان، و بضم تهیدست و بنیوادرهنه

و عالی - (قن، قن)

رُجُل: پا، پانو - (رین)

رُخ: گال - (قن)

رُخت: سا چار، کا چال -

رُخت آرش کردن: بمعنی رخت بدل کردن - (م)

رُخشا و رُخشان: هر دو برای مصله مفتوح است - بنای

دعوی ما بر آن است که رُخشیدن مصدری است

از مصادر، در خشد مضارع آن - داین تمام بحث

بفتح رای قرشت است - بعد انگندن وال که

علامت مضارع است - رُخش باقی می ماند که

که صیغه امر است چون الف در آخسر آن

در آرد، افاده معنی فاعلیت می کند، مانند

گویا و میثا و بانا - و هم چنین چون در آخر صیغه

امر الف و نون بیفزایند، معنی حالیه دهد

نشی گریان و خندان

دیگر باید دانست که این مصدر با مجموع مشتقات باصنائه
دال ساده نیز می آید، یعنی درختیدن - هرآینه درختاد
درختان نیز گویند - دای غیر منقوطه در هر دو صورت
مفتوح مقبول و مقصوم - مذموم - (پ، ف، ق، ت).

رخته : در وزن، چسبید - (قن)

رژوه : هر دو فتح، صفت - در ده رده - صفت در صفت - و
خشتای دیوار را که با چمدگر برابر نهفتند، نیز رده گویند
در فارسی، در ژوه بشد پیر دال در چندی - (پ، د، ف، ق، ت، م)

رو یعنی : پساؤند -

رژوه : بتقدیم مای بی نقطه بر مای نقطه دار - یفتتین - و بدل
منه آن درجه، بتقدیم مفتوح، آنگنی - (ف، ق، ت)

۱- لیکن زنگنه این آرای تاصری میں درختان کو بغیم دال و ماگمہ کہ
بتا یا ہے کہ "یعنی راو دال نیز گفته اند" اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اہل ایران شبے کو ترجیح دیتے ہیں -

۲- لغتہ فرس : ۵۰۲، برای فارسی رژوه -

رُستاو: بروزن استاؤ، روزیتہ، مرکب از رُستی و داوست۔
 رُستی، برای مضموم، بمعنی ناخضر۔ و داوا، میثقہ، ماضی از
 دادن۔ و در این جا بمعنی مصدر و در خود۔ بسبب کثرت
 استعمال رستاد شد۔ چون در و در حریف قریب الخرج
 برا فگیدن احد المتجانسین رسم است، رستاد اند۔ (در فتح،
 قش، ق)

رُستن: برای مضموم مصدر اصلی، رُستہ، روید، روید
 روی۔ و رویدن مصدر مضارعی تکملہ ہوا، روید، سے
 جو رستن کا مضارع ہے۔ (پ، تیغ، ق)

رُستین: یعنی قیامت۔ (خ)

رُستیم اندازہ: قیامت کے مثل۔ (ن)

رُستن: بفتح را، رستہ، رستہ، روید، روید، روید۔ و رُستہ
 مضارع را کسوری گردو۔ (پ)

۱۔ رشیدی، سرلج، الفہ، انجمن آرای اوروری کشا، میں راستاد کا مخففت
 لکھا ہے۔ اس لیے بفتح اول ہونا چاہیے۔

۲۔ دری کشا: ۳۶، میں رستی کے معنی راحت، فراغ، شجاعت اور
 استیلا لکھے ہیں۔

رسن باز: بند باز، ریمان باز، نش.

رسول: دختور - پیغمبر.

رسیدن: رسید، رسیده، رسد، رسته، رس، رساندن

متعدی در سایندن نیز - (پ)

رسیدن بنا بآب: هم یعنی استحکام بنا و هم یعنی اتمام - (ع)

رشتن: کسیر را، کاتار رشت، رشته، رسید، رسیده، ریس.

(پ، قن)

رشته: دهاکا - (قن)

رصد: بودل - اصد بند، بودل بند.

رضامند شدن: قن در دادن -

محب: شکوه -

رعد: آسمان غریب، تندر -

رفتن: بفع را، رفت، رفته - رود، رود، رود - (پ)

رفتن انتظام: از پرکار افتادن -

رفتن: بضم با، چهار تا - رفت، رفته، رود، رود، رود، رود -

رفیق: سنگم - همراه

رقیب: یعنی مخالف - (ع)

نہم: بصلاح آوردن چیز را در عربی نرم می گویند، و معنیہ امر
است از رسیدن، و مثیل سوز و گداز بمعنی مسسوری
مستقل۔ در رسیدن، مصدر مشورۃ فارسی است۔ (نق)
در رسیدن: بھاگنا۔ رسید، رسیدہ، ارد، رمند، نرم۔ (پ، قن)
در چوڑ: نثر نہ۔

در چیدن: خفا ہونا۔ (قن)

در تیر عالم سوز: بمعنی، رزینی نام و نہنگ۔ استاد: "در تیر عالم سوز
را با مصلحت بینی چہ کار؟" (ع)

رنگ: بوزن سنگ، بمعنی، وزن، و کرد طرز۔ و بمعنی، محنت، پھان

۱۔ میرزا صاحب تیغ تیز میں لکھتے ہیں: "نرم" امر ہے رسیدن کا، اور بمعنی
مصدر ہی بھی مثیل سوز و گداز مستقل۔ محقق و مد بھی۔

۲۔ میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: "رنگ۔۔۔ لفظ فارسی الماصل ہے

جب اس کو ارد میں منصرف یا بقول بعض متصرف کریں۔ تو وزن کا
تلفظ ہر ہم سادہ جائے گا۔ رنگتا بوزن چند جائے کہیں گے۔ بلکہ وہ

لہجہ اور ہے جیسا کہ اس معروض میں: ہم نے کپڑے رنگے ہیں شکر فی۔

یہ صحیح ہے اور قبیح ہے۔ ہم نے رنگے ہیں کپڑے شکر فی۔ یہ اعلان فن

گنوا ری بولی اور غیر قبیح اور قبیح ہے۔" (آ)

مبدل مندرج است - (فن - ق)

روان : جان - (قن)

روان گویا : شیدا سپید، اسپیدی شیدا، نفس ناطقه -

روپاه : لوتری - (قن)

رودبار : جاییکه چوپا و رودبار باشد - (د، قن)

روز : یوم، دن - (قن)

روز آینه : فردا -

روز اول : آغاز روز -

روز گذشته : دی -

روزن : رخنه، چید - (قن)

رُوساختن : یعنی خرمند شدن - (پ)

روستا : کاز - (د)

رُوگاه : دیباچه - (د)

روم : برای مضمون دیوانه و بول، ورم، برای قرشت، دیباچه

بعنی موی ز بار است، و در هندی ترجمه ساس - (قن)

(فن - ق)

روشنی، بارشامہ، فرجام، رنگ۔

لہو یا۔ پوشاسپ، پوشاس۔

لہو آورو: بمعنی سوخاقتہ۔ (پہ، پ، د)

لہ انجام: ترکبتا۔ (د، ۲)

لہسیر، لہشما: پاسنبر، دلیل، راہ نما، قلاور۔ (پہ، ف، ق)

لہسی: بمعنی غلام۔ (د، ۲)

لہ یافست: قیاس، تپتیا۔

لہ یچارو ریحالی: براہی کسور ریای معروف، بمعنی آچار۔ (پہ)

لہ یختن: ہم لازم و ہم متعدی۔ ریختن، ریختہ، لہ یزد، لہ یزدہ

لہ یز، (پہ)

لہ یزد: دیکو، ترجمہ طفل است۔ (ف، ق)

لہ یلمان بازہ بند باز، رسن باز، غٹ۔

لہ یلمان گرہ دارہ ہندی گورکھ دھندھا۔ (تینغ)

۱۔ وری کشا ۳۸، تا دو ماحلہ۔

۲۔ مزاج، وری کشا: ۳۹، بکسر را و قتلانی خرد و نہ لیکن مزاج ہیں دیکو

دین سے مشتق بنا یا ہے۔ اوماس کے صیف قندار اور کھاہ کے لکھ ہیں۔

لشیش : جواحت، ازخم، گھاو۔

لشیش : واژمی۔ (رق)

لشین : برای کسود و میم مفتوح، پلید۔ (د، قن)

زاج سور: بهجیم سه نقطه، چھٹی کی شادی۔ (درا، تیغ)

زاد: توشہ۔

زاد و قوم: مولد و مسکن۔ (د، قط)

زاد ششم: نام پسر تور است کہ پور پشتنگ است۔ (م)

زاد و ز: دہرہ۔ (د)

زاد و ش: برای نقطہ دار پروژین طافین و کاؤس، اسم سعید

اکبر است کہ آن را بر جیس (مشرقی) نیز گویند و اگر بحسب

ضرورت شهر ہجرہ را پیدا زند، نیز زاد و ش خواهد بود بمقتضا

خامش، چنانکہ حکیم ستاجی غفر قوی در حدیثہ "زاد و ش" را

باتمیزش کہ مخفی ہوش است، قافیہ کردہ است۔ (نور)

گلک سادین است زاد و ش را کہ وہند است، آتش و ش را

(د، ش، اق)

زبانِ اہلِ ریش : زبانِ قال ، و زبانِ ناسریش ، زبانِ حال

راہِ اسند - (فش ، ق)

زبانہ : شعلہ - (قن)

زبانہ : اردو ، خلاصہ -

زچہ : بجیم سے نقطہ ، بفتحین زین نوڑائیدہ - و در ہندی نیز

چچا گویند - (پین ، م)

زحل : کیوان -

زحیر : گنناک -

زخم : جراحت در ریش ، گھاؤ - (قن)

زخمہ : بمعنی سفراب - (یو ، د)

زوستا : ای زدہ است - (کم)

زردی : لازمی ہندی لگسا جاننا متعہ می ، مارٹا - زدہ زدہ ،

۱۔ سراج اللغہ میں لکھا ہے : "در ہندی بالفہم ، اکثرت گفتارہ روزمرہ و

عامہ و ہر دو معنی ترجمہ لسان است - مولف گوید و تخصیص

منہم خطا مستند - بفتح نیز آید ، ایک لہجہ ایران میں است - غایتش ہر ذریعہ

۲۔ میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے "زردی ، لازمی بھی ہے اور ہندی

بھی - لازمی کے معنی ہندی میں لگسا جاننا اور ہندی کے مارٹا" (آ)

زندا، زندہ، زن - (آپ)

زود و دین: مسند و اصل است، مانجھنا، زود ایدین مصارعی

آگاتیا سی نہ سماعی - زود و زود و زود و زود، زود اید، زود ایدلہ

زودای - (پ، نق، قن)

زور: ہوتا - (قن)

زراعت: برزہ کاشت -

زیر پی غش: گھٹن - (پن)

زراعت: بشیم را، جوار - (پ)

زور شدت: باعقاد جوس پمیر - (آ)

زرگر: سنار - (قن)

زشتہ: دشم، بد، نژد، پڑا - (قن)

زغن: خاد، غلیو از، چیل - (قن)

زنگ: عربی فراق، ہندی، بنگلی - (پ)

زمان: لفظ عربی، آذینہ جمع زمانے، یک زمان، ہر زمان

زمان زمان، درین زمان، وراں زمان، سب میم اور

نیمہ، جو اس کو غلط کہے دے گدھا - اہل فارس نے مثل

موج و موجہ، یہاں بھی "ہ" بڑھا کر زمانہ استعمال کیا ہے۔

زمان و زمانہ کو میں پاگل ہوں جو غلط کسوں گا؟ ہزار جگہ

میں نے نظم و نثر میں زمان و زمانہ کہا ہو گا۔ (آ، خ)

زمین لرز: بھونچال: (د)

زمین یاردار: آبستن، آبستنی، حاملہ۔

زنجبور: بکھر۔ (قن)

زنبیل: جھولی۔ (قن)

زرخ: ذقن۔ ٹھوڑی۔ (قن)

زین فاجرہ: جلب۔

زین نوزائیدہ: زچہ، بچہ۔

زین شہار: پناہ۔ (د)

زیناری: بھنی مٹا من۔ (بر)

زردالہ: محلولہ آرد۔ (دش، ق)

زردبھر: جو رو۔ (قن)

زرددہ: بہت جلد۔ (د)

زرد مسست: شنگ شراب، تنک بادہ۔

زہر آلا: آلودہ زہریلے فن، (ق) زہری: آنت، اینٹ۔

۱۔ رشیدی: "تلفیح ماد لایم خمیری کہ از ہفتہ نان و آتش دور کنند و ہندکامیز گویند"

ز می: برای کشور و یای معروفه، بروزن سی، هست و طرفه
(داتق)

زیر پیچ: رطانه دستار را گویند. (پ)

زلیستن: جینا، زلیست، زلیسته، زید، زینده، زری. (پاتق)

زربلو: برای کشور و لام مضموم، بروزن لیمو، شطرنجی. (د)

زینهار خواستن: خس بدندان گرفتن.

زیر پورنه گنا. (قن)

از رشیدی: "بلغ اول" سراج: "بیای معروفه و لام لاد رسیدو"
انجن آرا: "یکسر اول دتانی مجهول بروزن نیکو، پلاس و گیم دتانی با
گویند." دری کتا: "هم دتانی معروفه و لام و دتانی معروفه."

تأثیر: برای نخستین پادشاهی آذربایجان، یعنی شاهرخ
 آتش - دیوادران را نیز گویند (فنی)
 تألیف: میفرمایند که -

تألیف: حقیق، گه - (فنی)

تألیف: برای فارسی متوجه و کافیت تازی کمسور و یا
 معروف، مصدق و بیست فارسی بعضی نسخه‌های زیری که
 از روی ختم و غصب باشد - ترجمه آن در هندوی برترانه - (فنی)
 تألیف: ضرب - (د)

تألیف: بهای ایجاد بوزن فالیر -

۲ - دیوادران: گلی است بویا که برنجام است - دیوادران جمع آنست که

۳ - دری کشتا: ۴۰۰ بوزن حرف -

س

ساختگین: پیاله را گویند. و مخفف آن ساختگین، چون آستین
مخفف آستین - (فشاق، م)

ساججه: چتر (د، ق)

ساحل: کرانه - (آ)

ساختن: بنانا. لازمی و مستعدی به ساختن ساخته، سازد.

سازنده، ساز - (پ، ق)

ساز: باجا - (ق)

سازاسپ: سیسم -

ساسان: در فارسی و ستیاسی بتغیر صورت لفظ در هندی

بمعنی درویش مجرود تا مقید است و این که ساسان نام

۱- دری کشتا: ام، به تنهایی معرفت -

خسروی بود از خسروان ایران، هم از بنی ساسانی که آن خسرو
 زاده ترک بپاس کرده، بکویت قلندران در آباد و
 ویران و کوه و دشت می گشت. چون این چنین در پیش
 را در ایران ساسانی گفتند، او در ایران بدان
 پیشش چهره شد، لاجرم سهر شد و همین نام بر تنه دژ را
 دی ماند. در ویش قلندریش و بدست و ابرو سترده
 را نامند. (دقیق، ق)

ساعت و پنجا - (خوا)

ساق و پندلی - (قن)

ساکن: اجنبان.

سال شمسی و منقسم چهار فصل است، و هر فصل مشتمل بر سه ماه،
 و هر ماه هفت ماه این آفتاب در یک برج - شروع سال
 از رسیدن آفتاب بحمل گیرند. حل و نور و جوزا این
 سه ماه فصل بهار است. سرطان و اسد و سنبله این سه
 ماه فصل تابستان است. میزان و عقرب و قوس این
 سه ماه فصل خزان است. و این را پاییز و یا ثور و جوزا و
 غیر نامند. جدی و دلو و حوت این سه ماه زمستان است.
 (دقیق، ق)

ساما گورو: بواو معدوم، پیر و کین۔ (د)
 ساما کچھ: پوششی است مرزبان را کہ ہندی آن انگلیست۔
 (پ)

سان: یعنی طرز و آشوب۔ (ف، ق)

ساو: باج، خراج۔ (د، م)

سایہ: چھانو۔ (ق)

سباح: شنا۔

سببہ: ٹوکرا۔ (پ)

سجدین: مجبور را گویند کہ پایاں موسم بر شاخسار ماند،
 و چون آن را چینند، ساخاری ہار ماند۔ (س)

سبیر بولن جایی: خالی بودن جایی۔ (بر)

سنگ: پکا پھلکا، لکی پھلکی۔ (آ)

۱۔ لغت فرس: اہم، یعنی "بہتیت" انگوڑا باشد کہ در باغ ماندہ بود
 جایی جایی "اس تشریح نہیں انگوڑی صراحت صرف مثالی حیثیت رکھتی
 ہے۔ یعنی دہی عام ہیں۔ اہم، امر و ماتا شجائی، کوئی پھل ہوا اختتام
 فصل پر دو چار پھل اور صرف اندھ ضرور ہنگہ ہوتا ہے۔ باغ واسطے
 جب چھوٹی ٹوکری کے اخیں توڑیں، تو یہ سب سید میں کہلاتیں گے۔

سبک دست: مشتاق - (دن)

سبک سحر: چھوڑنا - (د)

سبک نشا: یروٹا ہونچا - (قن)

سہلت سست کردن: عبارت از فروتنی و ترکیب دعویٰ

است - (پ)

شپو: ٹھکلیا - (قن)

شپر دن: سپرد، سپردہ، سپارد، سپارندہ، سپار - بحث

مضارع بحذف الت نیز آید - (پ)

سپر می: بضم سین و بای فارسی، بمعنی آخر - (پ، د، قن)

سپنج: بمعنی عاریتہ، و نیز معنی خانہ کہ کشا در زبان برکتاب

۱- سراج اور انجمن آرا میں کبر اول لکھا ہے، حالانکہ صحیح بفتح اول ہے

۲- اس مصدر اور اس کے مشتقات کے تلفظ میں اختلاف ہے - سراج

میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ سپردن بضم سین و کسر آن اختلاف ہے

است و همچنین بای فارسی کہ بمعنی مفہوم خواند و بعض مفتوح - ازین جا

کہ سپاران یاغت نیز صحیح است و بدین الفاظ صفت این است - دیا بردن

و مردن نیز قافیہ کردہ اندر ان لہجوں میں سے غالب کہ نزدیکی بضم ہر دو صحیح معلوم ہوتا ہے -

کشت سازند۔ ازنی و علت۔ (پ)

سپندان: ہندی نامی۔ (پ)

سپوختن: بزور قہر و کدین چیزی در چیزی۔ سپاختن، سپوختہ

سپوزد، سپوزندہ، سپوز۔ (پ، ق)

سپہر: آسمان۔ چرخ، فلک، گردن۔

سپہرۂ طلسم۔ سپہرہ ساز، طلسم ساز۔ (پ)

سپہری سپید: مرغ۔ (د، ق)

سپید یو: سپید یو، پس از امتضای قاعدۃ التمثیم، سپید یو ماند

فردوسی در شاہ نامہ گوید،

سپید یو از لولہ پاک آمدت مراد از قوسرخ کما آمدت

(ق، د)

سپید کردن خانہ: سیم گل کردن۔

۱۔ لغت فرس: ۶۵، بن معنی حشر لی یک شبیہ، گھما ہے۔

۲۔ سراج اور دری کشا: ام، بکسر اول۔ مگر سراج میں یہ بھی مزاحمت کی ہے

کہ بعض لوگ بفتح سین بھی بولتے ہیں۔

۳۔ میرزا صاحب اور ان کے معاصر صاحب روی کشا دونوں اس لفظ

کو بضم یا لکھتے ہیں، لیکن صحیح بفتح ہے۔

ستار و روز: آفتاب، سورج - (د، ق، ف، ش، ق)

ستاک: ستارچ نورستہ - ہندی کوئیل - (م)

ستام: ساز اسپ، گھوڑے کا ساز - (د، ق، ف)

ستان: بکسرہ، چیت - (د، فارسی قدیم لغتی است بمعنی مقام و محل، چون گلستان و دبستان - و نظائر این بسیار است آستان، بمعنی دہلیز، ہاں ستانی است یا وردن العین مدودہ قبل ازان - در ہندی قدیم "استھان" فوقانی مختلف التلفظ یہاں ہونہ، بمعنی تشبہ و محل و مقام است ملی الاطلاق کہ اکنون در عرف اہل ہند بہ تکیہ فقیر شہادہ دارد - (د، ق، ف، ش، ق)

ستند: بسین، نگہ و قافی، مفتوح مضارع ستادن است (د، ق، ف، ش، ق)

ستند: بسین، مضموم و تانی مضموم، در معنی با گرفتار مراد ہستند لغتین صیغہ ماضی است از ستدن - و مضارع آن سستاند و امر آن ستانی است - و ہم ازین مرکب

است چنانستان و چنانستان - (پ، و، ش، ق)

سُتُر: مُنْفَعِ مَسْتُر۔

سُتُر دَل: عقیقہ، مانجھ۔

سُتُم لکھو: ظلم کی برائی کر مٹنے والا۔ (د)

سُتُوَر: مزید علیہ سُتُر۔

سُتَاوَد: جاننا، معلوم۔ (ن)

سُتُج: ہونہار ہونا دو لفظوں کا فقر تین میں یا سہ میں ہونا

۱۔ پ میں اس کی پوری گردان یہ لکھی ہے: چندان، دست، منہ، ستارا
ستارندہ، رستار۔

۲۔ رخیدی اور سراغ نے ہر دو فقر لکھا ہے اور رخیدی نے سندی میں اپنے ہر

جای کا یہ شعر لکھا ہے: دہانگی، زلفی، شادہ، زمرہ، دیون ہم چا سُتُر

جودن چن سُتُر۔ انجمن آراء میں بردن پر پھر یعنی کمر بستہ لکھ کر مذکورہ

بالا شعر لکھا ہے۔ اس سے یہ امر متعین ہو جاتا ہے کہ سُتُر ادما سُتُر دَل

کی ت متعلق ہے۔ اس شعر میں میرزا صاحب کا یہ لکھنا کہ اسٹروٹ

الٹ دتا کہ حاکم ہے، درست نہیں معلوم ہوتا۔

۳۔ رخیدی، سراغ اور دی نے کٹا ہوا ہر شعر اول و آخر فوٹائی دیکھو

فوج داو لکھا ہے، اور انجمن میں بکیر اول و دوم سب نے یہ تحریر کی ہے کہ سُتُر

یعنی چراغ و لکھنے نسبت ہے، مانجھ کو اس لیے سُتُر لکھتے ہیں کہ چکر لکھتے ہیں کہ چکر

سحر: اور صبحِ مرادفت بالمعنی ہیں۔ اور وہ انجامِ لیل اور آغازِ بہار ہے۔ مگر مَخْلَاطِ صبح، سحر بطریقِ مجاز بعدِ نصفِ شب سے صبح تک مستقل ہے۔ طعامِ آخرِ شب کو سحری اور سحر گئی کہتے ہیں۔ (مک)

مشقین: بضم سین، مصدر اصلی، بمعنی وزن کردن - توانا -
شعرت، شخته، شقیذ، شقیذہ، شقیج - شقیذین مصدر
مضارعی - (پ، د، ق، گ، م، ق، ن)

سائنس کا دوسرا حرفت مشہوم بھی ہے اور مفتوح بھی ہے۔
اور اس پر متقدمین و متاخرین اور اہل ایران اور اہل
ہند کو اتفاق ہے۔ (عس)

سخنهای زمینی: زکین، طرانا
سخنی: زاد، کریم

[illegible]

۱۔ دری کشادہ، بیخ اول و دھم آن نیزہ لیکیں سراج میں بدلیں گے۔
اور انہیں آرائیں قر و دہسی اور نکالی کے استعارہ کے پیش نظر بیخ سبیل ہی
کو بھی قرار دیا ہے اور جن شعروں سے غصہ ثابت ہوتا ہے ان کے مشق
یہ لکھا ہے کہ یہاں یعنی وزن کو دن نہیں ہے، بلکہ سوخت کا خوف ہے۔

سرایا: خلعت - (د)

سرایان: سرای صیغه امر است از سرودن، بالفت و نون
عالیه پیوند یافته، مانند گریان و خندان و افتان و

خیزان - (فش، ق)

سرالیش: ترجمه قال است - (فش، ق)

سیر چراغ افکندن: بمعنی محل گرفتن چراغ - (پ)

سیرخ: آل -

سیرخاریدن: مفهوم این کلمه آنست که انسان در آن حالت
که فرو مانده باشد و هیچ کار نتواند کرد و کاری پیش گیرد
چنانکه عرقی فرماید.

مرا زمانه طنازدست بسته و تیشخ

زند بفرقم و گوید که "هان" سری میخازد.

(فش، ق)

سردار سپاه: اسپهبد

سیر زایش: جهش - (ق)

سیر شستن: سیر شستن، سیر شستن - این بحث هم از معاصر خالی است.

۱- دری کشا: ۴۳، بکسر بای بمعنی زبان قال و سخن گفتن -

سرشار : بربز (ج)

سرطان : خرچنگ، کیکر (قن)

سرکشیدن : دیکھ بیدل : بختی تا فرمانی - (پہ، قن)

سر مست : کسی را گویند کہ شراب نوشیده یا شد و دماغش
رسیده باشد - (قن، ق)

سر مشیطائی : کتابی است، موسوم بدین اسم، آن سرمد کہ
اسما پری از قاف آورده در چشم عمرو عیار کشیده بود

تالسیب آن سرمد دیو پری را می دید - (قن)
سرنگون : آونگان، اندام، دروا، شکلی -

سر نهادن : یعنی اطاعت کردن - (پہ)

سر و برگ : یعنی سازه سلمان - (ج)

سر دول : گانا، گنا، سرود، سرود و سراید، سر ایستاده

۱- میرزا صاحب ایک خط میرا لکھتے ہیں، "سرشار لسان فارسی میں اشتقاق

یہ پیا لے کی - معنی شکاری اس کے لیریز - پس شارب کو لیریز کیوں کہ

کھیں گے - ادویہ جو اردو میں مستند و سرشار مترادف المعنی استعمال

میرا آتے ہیں، امر عبد اللہ نے سچ - فارسی میں شریخ اردو کا نا جائزہ لکھا

۲- رشیدی، سراج اندر انجمن آرا میں الفہم میں ثبت کیا ہے -

سرای - (پ، قن)

سُرّه مرد: کهر آدمی - (د، قظ)

سَمِرَیچِه: کراک، صعو، مموله

سَمِریر: در هر دو زبان بمعنی جسم و کالبد است - و در عربی تخت را گویند - (قش، ق)

سزّا: باد اِزّاء، کيفر -

سَعَادَت: نیک بختی - (قن)

سَعِد اکبر: زاووش، بر صبی، مشتری -

سَفْتَن: سفت، سفته، این بحث را مضارع نیت - (پ)

سَفْتَنه: هندوی - (د)

سَفْتَنه گوش: بمعنی محکوم و فرمانبر - (م)

سَفَر رَوْنه: ایوار -

سَفَر شَب: شبگیر -

سَقّا: آب کش -

سَقَف و آسانه: چیت - (د، قن)

سَگ: کتا - (قن)

سَگ لیدن: بمعنی اندیشیدن، با مجموع مشتقات، سَگ لیدن

سگالیده: سگالوار، سگالنده، که ازان جلد سگال صیفیه امر
ست و سگالش حاصل بالمصدر، همه بکات فارسی است
نه بکات کلمن - (پ، فث، قن)

سگراو: بسین مفتوح، مهم - (پ، د)

سگشی: اد اش، هنام -

سگنبله: خوشه، کنبیان -

سگنج: بسین مفتوح، جهاج - (د)

سگنجر: چنان که در ویش قلعه برایش و برودت و ابرو مترده را
سامان نامند، سگنجر فقیر متورع، متشرع صاحب غیره
و عامه را خوانند - (فث، قن)

سگنستان: خانقاه - (فث، قن)

سگنجدن: سگتن، تولنا، مصدر مضارعی - سگجد مضارع - (د)
قن، قن

سگ: پیتر - (قن)

سگ پشت: کشت، باخ، کچوا - (پ، قن)

سگچ: اولاد - (د)

سنگلاخ: جایی که سنگ بسیار بود - (د و قن)

سنگم: بسین دکا ش پارسی مفتوح، در هر دو زبان بمعنی رفیق
و همراه - (قش، ق)

سوزختن: مصدر، جلنا لازمی و متعدی، سوختن، سوخته، سوز
مضارع، سوزنده، سوز - امر، سوزش حاصل با مصدر
(آ، پ، قن)

سودن: سود، سوده، سایه، ساییده، سای - (پ)
سُور: خوشی - (د)

سُورنای: شهنائی - (د)

سوزن: آله بنجیه - (قش، ق)

سُوگیر: جانب دار - سُوگیری، بمعنی طرفداری - (د، س)

سوم: بسین مفهوم دوا و مجهول، در هر دو زبان اسم اه - (فتا، ق)
سُومَه: خند - (د)

سُولیس: بسین مفتوح دوا و کسور بیا آمده بر وزن انیس، بخیری
(د، قخ)

۱ - لغت فارس ۱۴۰۱، بمعنی مهمانی باشند یا نهی - دری کتا: بواو معروف

و انجن آرا بر وزن شور، بسنی جشن و مهمانی و در دمی در نگار سرخ -

۲ - دری کتا، ۴۴، بواو معروف -

سہو یقی : پشست، مستو، آرد ہریان - (قن)

سہ شنبہ : بہرام روز، منگل - (قن)

سہل منتبع : کسرۃ لام توصیفی، سہل موصوف، منتبع صفت،
اُس نظم و نثر کو کہتے ہیں کہ دیکھنے میں آسان نظر آئے، اور
اُس کا جواب نہ ہو سکے! - (آ، عس)

سہیدستما : برد زن سعید، عمارت - (د)

سہی : نہیں - (قن)

سینا بہ : فہرست - (د)

۱۔ میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: "کسرۃ لام توصیفی ہے۔ سہل موصوف
منتبع صفت، اگرچہ بحسب ضرورت وزن منتبع ہو سکتا ہے، لیکن محفل
نماحت ہے۔ اور لام موقوف تو خود سراسر قباحت ہے۔ سہل منتبع
اُس نظم و نثر کو کہتے ہیں کہ دیکھنے میں آسان نظر آئے اور اُس کا جواب نہ
ہو سکے۔ بالکل سہل منتبع کمالی حسن کلام ہے۔ اور بلاغت کی نہایت منتبع و سہل
منتبع النظر ہے۔ شیخ سعدی کے بیشتر فقرے اُس صفت پر مشتمل ہیں، اور
رشتید و طوایف وغیرہ شرای سلف نظم میں اس شیوے کی رعایت
منظور رکھتے ہیں۔ خود سنائی ہوتی ہے۔ اگر سخن فہم غور کرے گا، تو فقیر
کی نظم و نثر میں سہل منتبع اکثر پائے گا" - (آ، عس)

سیاہی زدن : بمعنی خود نمائی و خود ستائی۔ (رپ)

سیاہی کردن : بمعنی ظاہر شدن۔ (رپ)

اسیر : لمن۔ (رقن)

نیل : تالا۔ (رقن)

نیلاب چلین : چلیجی۔ (رع)

سبلی : کھٹا۔ (رقن)

اسیم : چاندی۔ (رقن)

اسیر گج : بوزن نیم باز، آنچہ از حق بتضرع خواهند۔ و سیمراخ

را بہ پزیرفته نثرن و تا پزیرفته شدن ستایند، یعنی اجابت

و عدم اجابت۔ (رفش، ق)

(پام)

اسیم گل : بکاف پارسی کسور باضافہ لفظ کردن یعنی پسید کردن؛

سیمناؤ : بردن پیرا، بمعنی سورہ (رفش، ق)

سینہ : چھاتی۔ (رقن)

ادھر زاماحب نے ایک خط میں لکھا ہے : ”سیلاب میں، ایک لفظ ہے ہندوین

فارسی زبان کا۔ اصل لفظ چلیجی، اور یہ لغت ترکی ہے“ (رع)

ش

ش : خطابِ واحدِ غائبہ - (عس)

شاہ پورہ : بہاؤی فارسی و دادا، مختص شاہ پور یعنی پور شاہ، اسم پادشاہ

(فش، قز)

شاخ : نشئی : (تن)

شاخابہ : اس ہنر کو کہتے ہیں کہ جو کسی دریا میں سے کاٹ کر

میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں : "خطابِ واحدِ غائبہ، نہ "اش"

نہ "اں" اگر آخر فقط معنی ہائی انہائی حرکت پر ہو، مثلاً غزہ و چشمہ و خانہ و

دانہ و لو اس کو یوں لکھتے ہیں : چشمہ اش، غزہ اش، خانہ اش، دانہ اش

اور باقی سب الفاظ کا حرفِ آ حسنہ سفین سے مل جاتا ہے

(ر عس)

جاری کریں۔ (آ)

شاخ نورستہ: ستاک، کوئیل۔

شاخل: بجای مضبوط۔ بروزن کا کل، اسم غلہ امیت کہ آن
راور مہدی ادھر گویند۔ (پ، فن، ق)

شادخواست: خواہش از روی اشتیاق۔ (د، ق، ف)

شاد شدن: کلاہ انداختن۔ کلاہ گوشہ بر آستان سودن۔

شارہ: عارت۔ دازین مرکب است شارتان۔ و شارہ ران

مفعت آن است۔ و شارتان، عارتہای بسیار۔

(پ، د، ق، ف، فن)

شادہ: کنگھی۔ (قن)

شاووکہ: ہر دو واو، مصوری بود در زمان خسرو پرویز کہ در

شکار گاہ شیرین تصویر خسرو کشید، و پیام آن پر ہیکر

قاتون نزد خسرو مہر تمال آورد۔ (ق، فن، ق)

شاہین: عربی میں ایک بایجے کا نام ہے۔ (د، ف)

۱۔ انجن آراء میں داخل کا ہوزن بتا کر لکھا ہے کہ اسے شاخل بھی کہتے

ہیں۔ سراج میں ہے کہ خ پر تینوں اعراب پڑھے جاتے ہیں، مگر بیچ

ضمت ہے۔ اس لیے کہ شاخل ابوا بھی اس معنی میں آتا ہے

۲۔ و ق، ف میں شارتان کے معنی عارت لکھے ہیں۔

شب : رات - (تن)

شب در میان داون : عبارت از وعدہ کردن، خواہی
وعدہ یک روز، خواہی زیادہ - (پ)

شبیدیز : مانا شب - چون تو سن خسرو پرویز سیاہ رنگ بود
کہ از در عرف ہند مشک نامند، آن را شبذیری گفتند -

(فش، ق)

شبیر و : لفظ مرکب است، کتابیہ از دود - شبیر مان، جمع است
یعنی دزدان - (د، فش، ق)

شب غم کا جوش : یعنی اندھیرا ہی اندھیرا - (ع)

شب گرد : شمع و عس و کوتوال را گویند - (د، فش، ق)

شب گیر : سیر شب - (پ، د)

شبلم : اوس - (تن)

شت : بشین منقوطہ مفتوحہ، ترجمہ حضرت است - (فش، ق)

شتاب رفتن : قطرہ زدن -

شتافتن : شافت، شافتہ، شتابد، شتابدہ، شتاب - (پ)

۱۔ میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں "شب گیر اس سفر کو کہتے ہیں

کہ ہر چہ گھڑی رہے چلیں" (خ، عس)

شتالنگ: کعبه، طحنا - (قن)

شتر سوارى: بهیون -

شتر مست: بجنى -

شحنه: شبگرد، عسس، کوئوال -

شدن: در رفتن در یک معنی تزدادنه دارد، یعنی، جانا، چنانکه

آمد و رفت آمد و شد، هم بر زبان و هم بر قلم جا ریت

(رفق، ق)

شدی: بیای محمدل، بمعنی می شد - (عس)

شتر اسب: تا بو -

شتر اسب خراب: نبید -

شتراره آستش: ترا نیز -

شتر ریم پیرهن افشاندن: بمعنی بیقرار کردن - (پ)

شتر زده: نشین دزای مفتوح، صفت خیر بمعنی خوشگین - (آ)

شرقی: خادر، پورب (قن)

شرقی تا غرب: آفتاب گردش -

شتر منده شدن: در خط شدن، روساختن -

شتر مندی: خجالت -

شترنگ: ثری است تلخ طعم کہ در صورت سحر پرہ مانند و پیہ آن
در مسہلات بلغم و سودا بکار رود، و در عربی آن را
خظل گویند، و در فارسی شترنگ و در ہندی اندامین (نر)
شربعت: فرسنداج۔

شستن: مخفف شستن است بحدیث لون و بقای شین
متعدی شستن و شستن نشان دادن است و نشانیدن
فرید علیہ - (رفق، ق)

شستن دست و دہن: دست و دہن آب کشیدن۔
شست و شو: پاد یاب، پاد یاد۔

شعاع: سوزج کی کرن - (رقن)
شعلہ: زبانہ۔

شغال: گیدڑ - (رقن)

۱۔ سراج اللغۃ: بہ فقہین و لون ساکن و کاتب فارسی، خظل و بعضی فکر نہ رہ کہ
نہائی است معروف و بعضی معنی مطلق نہ ہر گشتہ اند۔ اول اقویٰ است کہ

۲۔ انجن آریا میں بروزین زغال لکھا ہے۔ اور زغال کتاب میں مذکور نہیں لیکن
عام طور پر زغال کی نہ سے مستعمل پڑھی جاتی ہے، چنانچہ لغت فرس میں پروفیسر
عباس افیال (طراون) نے زغال کو بضم اول ہی ضبط کیا ہے۔ اس سے یہ قیاس
کیا جائے گا کہ صاحب انجن آسا کی مدلی میں شغال بضم شین ہے لیکن سراج
البقۃ میں یکہ شین اور شالین گاس کی وقعت میں بفتح شین لکھا ہے۔

شفتا هنگ : و شفتا هنج، تخمه فولاد مشکبک که تارهای زرد
سیم بدان درکشند - هندی آن جنتری - (پ)

شفق : سرخی که بر افق آسمان پدید آید، اگر بصبح است در
بشام، آن را شفق گویند، بی تفرقه شام و یام - (فش)
شکوه : بشین مکسور و کاف مفتوح و رای مفتوح بدال پیوسته،
یعنی شکار کند - یا راین خود را جز میدهم که شکار نیز مثل
شکوه، اسیم جامد بوده است، و آن را بعد حذف الب
متصرف ساخته اند، یعنی شکویدن و شکردن و دیگر مشتقات

(د، فش، ق، م)

شکستن : شکست، شکستم، شکند، شکنده، شکن - (پ)

شکم : پیٹ - (قن)

شکم بده : گت آسان - پر خوار -

شکوه : بهیم شین زهار نیست - همان بکسر شین و ضمه کاف و
و او مجهول، اسیم جامد است، یعنی دیدن و نشان در عجب
و شکویدن، اسیم مجهول است، یعنی متاثر شدن از

۱ - لغت فرس : ۴۰۰ / بهی و شکوید -

۲ - آتش آرا : با اول مکسور -

مہابت و عظمت - ترجمہ آن در ہندی رعب میں آتا۔
 ہانا در قصیدہ بیتی دارم کہ نخستین مصرعش این است :
 دانش اندوز نیاید کہ شکوہ پذیر سوال
 چون آن قصیدہ شہرت یافت ، یکی اند علما در ہزی کہ
 من نبودم ، برین لفظ خروہ گرفت و گفت کہ شکوہ بمعنی
 ندارد - ہم از اہل بزم پاسخ یافتہ کہ نظامی در سکندنامہ
 میفرماید :

شکوہ پید دارا نہ زلی چنان
 خندہ زد و فرمود کہ شکوہ پید سندر شکوہ بمعنی تواند بود
 ہای برین علم و فضل کہ ماضی را مسلم داشت و
 مضارع را نادر او پنداشت - مردی سخت کوشش
 گرم خون فردای آن روز بر ہان قاطع را بجا آں فرزند
 بود و شکوہ را بوی نمودہ بخود فرو ماند - پنداری ، بر ہان
 قاطع کلام آسانی است کہ بیچ کس را از تسلیم آن گزیر

۱۔ لغت فرس : ۵۲، میں بمعنی حشمت و بزرگی لکھا ہے اور صحیح کتاب

لے شین پر ضمہ لگایا ہے۔ دری کتاب : ۶۱ میں مندرج ہے کہ بمعنی حشمت

و دبیرہ بعلم شین اور بمعنی - ترس دبیم کہ ترسین ہے۔

نیست۔ رہو و خدیو گفت کہ من میدانم حاجت بدیدن
بر بان قاطع نیست۔ دیروز ظریفانہ سخن گفتہ بودم۔ زہنا
پیش میرزا حکایت نخواہی کرد۔ آہ، از عربی خوانان
فارسی ناشناس! (فخ، ق)

شگفتن: مصدر یست، ترجمہ آن چیرنا۔ ماضی، شگفت، و
مضارع شگاف و مفعول شگافتہ۔ (پ، فخ، ق)
شگرفت: بشین مکور، دلا شگرفت، بہرہ مکور، یعنی تادرو
عجیب است، و صفت خوبی و ندرت می افتد، چنانکہ
فتح شگرفت، و شان فگرفت، و شوکت شگرفت۔ (فخ، ق)
شگفت: یعنی عجیب، شگفتی، مزید علیہ۔ (پ، فخ، ق)

۱۔ پنج آہنگ مطبوعہ ۱۰۵۳ اور قاطع بران میں بکاٹ عربی لکھا ہے
اور درفش کاویانی اور کلیات نثر (مطبوعہ نوکلشور، طبع دوم) میں بکاٹ
فارسی۔ سراج میں ہے "مولفہ گویر، بکاٹ تازی و اکثر فرہنگما آوردہ
و شہرت بکاٹ فارسی دارد"

۲۔ رشیدی سراج میں معنی، عجیب، شین، اہد کاف عربی دونوں کے کسرے کے
ساتھ ضبط کیا ہے اور درج کتاب ۴۶، میں شین مکور و بکاٹ عربی و
فارسی مفتوح لکھا ہے۔ فرہنگ آہنگ کے تصانیف دالے نسخے میں بکاٹ عربی
اور کلیات نثر میں بکاٹ فارسی درج ہے۔

شگفتن: شگفت، شگفتہ، مضارع شگفتہ امر ندارد۔ (پ)

شگوفہ کردن: یعنی قی کردن، (پ، م)

شلوار: پاجامہ یعنی جامہ پا۔

شمر دن: شمر، شمرده، شمار، شمارده، شمار، بشمار مضارع

بجذب الف نیز آید۔ (پ)

شمس: آفتاب، خورشید، مهر، نیر، پور، سورج (قن)

شمین: بوزن چین، بہت پرست۔ (پ)

شمیدن: یعنی پوشیدن، نکسال باہر ہے۔ (پنج)

شنا: بردن بنا در فارسی ترجمہ سیاحت است۔ دآشنا

دآشنا ہم یعنی مصدر است در ہم معنی قاعل۔ در ہندی

اشنان بفتح اول داصافہ نون، غسل ارتناسی دریا

راگویند خصوصاً در ہرگونہ غسل راگویند عموماً۔ (فش، ق)

۱۔ لغت فرس: ۳۴۴، سراج، ارشیدی اور دری کشادگیرہ میں شیندن کے

معنی د میدان لکھے ہیں۔ سراج میں یہ بھی لکھا ہے کہ: یعنی پوشیدن،

شیندن بنون پیش ابابیل فصاحت شہرت دارد۔ ہر چند ماخذ ذاد

شم کہ لفظ عربیت نیز می تواند شد ذاد عالم طلبیدن و شیندن و طبعیدن

چنانکہ رودمرہ بعضی عوام است۔

شناختن : شناخت، شناختہ، شناسا، شناسا، شناس (پ)
 شنودن : شنود، شنودہ، مضارب ہر دو (شنیدن و شنودن)
 یکی است، شنود کبیر شنین و فتح نون و فتح واو، شنودہ
 شنو۔ (پ)

شنوسہ : بشین کمسور و نون مفتوح و ہای مفتوح، عطسہ را گویند
 (فتح، ق)

شنیدن : سنا، سونگونا، حافظ۔

بوی خوشی تو ہر کہ نہ باد صبا شنید
 از یار آشتا خیر آشنا شنید

شنیدہ : شنیدہ۔ این بحث بواو نیز آید و درین حالت نون
 مضوم گردد و شنودن، شنودہ، مضارب ہر دو یکی است

۱۔ قائل بر بان میں شنوسہ اور در فن کا دیانی میں شنوسہ ہے۔ سرائے میں فتح
 اول دشین مجھ بعد داد اختیار کر کے کھا ہے کہ بعضے کسراولی بھی پڑھتے ہیں
 اور بر بان میں داد کے بعد سین کو بھی صحیح بتایا ہے۔ فرہنگ ابجدن آرای
 نامری میں دو نون کو صحیح بتایا ہے مگر حرف اول ہر دو صورت مفتوح ہے
 لغت فارس : ۴۹۱ میں شنوسہ ہی اختیار کیا ہے اور روکی کا ایک
 قطعہ مثال میں پیش کیا ہے، جس کے پہلے شعر کا تانیہ آفرودشہ ہے۔

شنود بکسر شین و فتح نون و فتح واو، شنودہ (پ)

شور و غوغا کردن : نکلہ بر آسش انگندن۔

شوق کردن : کلاہ انداختن، ککھ گوشہ بر آسمان سودن۔

شوکتا : اروند، اورند۔

شوم : لغبتین، اتر جہ سبب۔ (د ا م)

شوی : قادند۔ (رقن)

شہتیر : فرسب۔

شہر : گزند۔

شہر کیا : بکاشت عربی مفتوح، حاکم شہر۔ (د)

شہ نشان : نشانہ شاہ۔ (د)

شید : بشین کسور دیای معروف، بر وزن عید، در معنی

بافروغ متحد است۔ روشنی۔ (خ، د، فح، ق)

شید اسپہبند : اسپہبدی شید، عبارت از نفس ناطقہ است

کہ پارسیان آن را روان گو یا نیز گویند۔ (فح، ق)

۱۔ میرزا صاحب اور ان کے معاصر صاحب دہلی کشادوں اسپہبد

کی ب کہ مضموم قرار دیتے ہیں، لیکن صحیح بیٹھتا ہے، اور یہ فتح ہو چکا۔

بارہ وغیرہ دوسرے مرکبات میں بھی پایا جاتا ہے۔

شیدستان: بشین کسور، ترجمه نورالانوار - (م)

شیر: دود - (قن)

شیشه در جگر شکستن: بمعنی پتقرا کردن - (پ)

شیلان: ماشه دعوت - (م)

شیتون: موی، توده -

شیرمه: بمعنی صدای اسب، لغت فارسی، بشین کسور و

یای معروفه و یای هوز مفتوح و یای ثانی زده -

عربی صریح - (خ)

ص

صحابی: دوست - جمع اصحاب - (قن)

صبح: سحر، انجام لیل، آغاز نهار -

صحرا: دشت، جنگل - (قن)

صدا: آواز - نوبتی در مدرسه دینی چنانکه قانون دقاغه مدارس

است، بزم امتحان آراستند و کار امتحان یکی از علمای

جلیل القدر اسلامیه که در آن عهد از بهر این مهم بطریق

دوره از کلمه بدینی رسیده بود، حواله داشت - یکی از

طلبه مهم به پشتداشت عرصه جوهر ریاضت خویش عبارت

عربی بنظر آن بزرگوار متن گزرا نیند - مگر لفظ "صدا" در آن

عبارت داخل بود - متن خستگین شد و فرمود که اندراج لفظ

پارسی در عبارت عربی گمراهی است - اشعار شعرا نام آور

عرب د قانوس د منشی الارب آور دند، تا صدارا د ارشعار
عربی و کتب لغات عربی دید و شتم فرد خورد۔ چون این حکایت
بمن رسید، گفتم: "این بزرگ نیز از فریب خوردگان و گمراه
کردگان جابج برطان قاطع خواهد بود۔ و بال این گمراهی
نیز برگردین ادست" (رفش، ق)

صمدتہ: برخی۔

صبر صبر: آندھی، (تن)

صحوہ: کراک، صرتیچہ، امولا۔

صفت: زده، صفت در صفت: زده زده۔

صلوۃ: نماز (رفش، ق، تن)

صمد: اسم صفت۔ معنی، نہ چیز ہی از وی بیرون رود و نہ چیزی
بدرون آید۔ نہ زیادہ شود، نہ کم گردد۔ (تینخ)

صوبہ: خورہ۔

صورت: یا نژد، ہیئت۔

صوم: روزہ۔ (رفش، ق، تن)

صہیل: آواز اسب را گویند، بصا و مفتوح: ہای کوردیای

ایتنخ تیزیں میرزا صاحب نے لکھا ہے کہ "عربی میں گھوڑے کے ہتھانے کو
صہیل بوزین دلیل کہتے ہیں"

معروف، در لسان عربی، و صبیحہ، بشین کسور و یای
معروف ہای ہوز مفتوح ہای ہوز دیگر پیوستہ، در
زبان پارسی۔

اینک و بیران و سنخو ران ہند رامی ہیم کہ صبیحہ را یوزن
شہبہ یعنی بصا و کسور، آواز اسپ می گویند و بغدادی بودن
معتبرند و نمی فهمند کہ صبیحہ بصا و لغت پارسی نمی تواند بود،
عربی است و در عربی نیز بعضی آواز اسپ نیست۔ (فش، ق)
صبیحہ: بصا و تختانی و حامی حلی بردن بیضہ، لغتی است عربی
بعضی آواز ہوناک کہ چونانکہ خردن تند و آسمان غریب،
کہ تازیان آن را رعد گویند، و دیگر اصوات سہ گین۔
(ع، ف، ق، ن)

۱۔ عودیں میرزا صاحب نے کلمہ ہے کہ "یوزن بیضہ عموماً بمعنی ہر صدای
چونانکہ و ہمیب؟"

ض

ضَحاک : ده آک -

ضرب : زد و پ -

ضَعْفَة : فشار قبر -

ضلع : خره -

ضمان : مصدر عربیت و افاده معنی فاعلیت نیز کند و معنی

ضامن آید - آنانکه از تصرف پارسیان نا آگند و ضمانت

لفظ ضمانت تال دارند - مکه پیرو فارسی گوینیم و تصرف

آنان را چون بپذیریم و آنچه پیشروان ما گفته اند ما چرا

نگویسیم - صاحب قدرتمان نه تنها آنچه لفظ ضمان فوقانی

افزوده اند، بلکه فراغ را فراغت و قرب را قربت و طاب

را بابت نیز نوشتہ اند۔ یکی از شیوخ ایمانان ایران در بہاریہ
گوید:

شد از داغ شقائق تا پر زارغ

صناعت نامہ سرسبزئی باغ

بہچنین یاسی مصدری در آخر مصادیر عربی آوردہ اند ،
و انتظار را انتظاری و حضور را حضور می و سلامت را
سلامتی و حیرانی را نہ بمعنی حیرت بلکہ همان بمعنی حیران و
نقصانی بجای نقصان آرند و ما را از تسلیم گزیر نیست ۔
(دشت ، ق)

ہینر ان : بروزین زرگران لغت عربی ہے نہ معرب ۔ میں
یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ پھول ہندوستان میں ہوتا ہے !
نہیں ۔ اس کی تحقیقات سے از روی الفاظ الادویہ ممکن ہے
(آتش)

ط

طاووس گھڑی : عرش است (فتن، ق)

طارم ہشتنگ : کرسی را گویند (فتن، ق)

طاقت : پایاب۔

طالع : سبھ گھڑی، بری گھڑی۔ (خ)

طاؤس : مور۔ (قن)

طبل : تیمر و تیرہ، کوس۔

طیب : پڑ شک، حکیم۔

طرح : بسکونِ رای قرشت، بمعنی قریب ہے۔ لیکن ارادہ

میں یہ لفظ مستعمل نہیں۔ وہ دوسرا لفظ ہے طرحِ حرکت

رای قرشت پر وزنِ طرح۔ اس کو بسکونِ رای بولنا

عوام کا منطبق ہے۔۔۔ غزل کی طرح، زمین کی طرح
یہ بسکون ہے۔ اور بعضی روش و طرز طرح ہے بفتحتین۔
طرح بالفتح، بمعنی نمونہ اور بعضی قریب، سچ۔ لیکن
طرح بفتحتین اور چیز ہے۔

طرح، بفتح اول و سکون ثانی، بعضی قریب ہے۔ اور
تصویر کے خاکے کو بھی کہتے ہیں۔ اور بعضی آسائش
دنیا بھی مجاز ہے۔ طرح بفتحتین مراد طرہ درویش
(خ، عس)

طرز : سان، م سلوب۔

طرف شدن : بمعنی مقابل شدن۔ (پ)

طرہ : زلف۔ (خ)

طبری : زبانی حلی لغت عربی است بمعنی تازہ و تر (فت، ق)

طفل : ریدک، زید، لڑکا۔ (فت، ق، تن)

طلبہ : یعنی لطلبہ مانگ۔ (آ)

طلبم : سپہر۔ طلبم ساز : سپہر ساز۔

۱۔ میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے کہ ”طلب لفظ عربی الاصل

ہے۔ یہ کلمہ ہے کہ لغتِ اصل عربی آخر کو امر بن جاتا ہے“ (آ)

طبع کروں : چشم بچیزی سیاہ کروں ۔

طواف : گر و پھرنا ۔ (رقن)

طوس : نام پہلوانی بوده است از گردان ایران، واسم شہریت

از بلاد خراسان ۔ داد معروف است نہ بھول ۔ (فرن، قن)

طیار : صیغہ مبالغہ کا ہے لفظ عربی ۔ املا اس کی طاسی حلی سے

کلیر ثلاثی مجرور طائر فاعل، مکیور جمع ۔ بازداروں میں

اس لفظ نے جنم لیا ۔ حقیقت بدل گئی ۔ طوسے ، ستے

بن گئی ۔ یعنی جب کوئی شکاری جاور شکار کرنے لگا،

بازداروں نے بادشاہ سے عرض کی کہ "فلان بازدار فلان

شکار طیار شدہ است و صید میگیرد" یہ حال اب تالی

قرشت سے یہ لفظ نیا نکل آیا ۔ اس لفظ کو مستحدث

اور دراصل اردو اور بتالی قرشت اور بمعنی آئ مادہ

اشخاص و اشیاء پر عام تصور کرنا چاہیے ۔ اور عبارت

فارسی میں اس کا استعمال کبھی جائز نہ ہوگا ۔ (آج)

۲۔ میرزا صاحب کا یہ بیان قان آدمز کی تحقیق پر مبنی ہے ۔ ملاحظہ ہو

سراج اللغات اور چراغ ہدایت ۔ مگر میرزا صاحب کا اس لفظ کو ہمیشہ

آدمہ و حمیا اردو قرار دینا اور فارسی عبارت میں اس کے ہنغال سے

(لقیہء ۱) روکنا درست نہیں۔ یہ لفظ بمعنی مذکور ایران ہی میں پیدا ہوا ہے، چنانچہ بہارِ عجم میں جمال الدین سلمان کا یہ شعر نقل کیا گیا ہے:

چنان بعد تو میران عدل شرطیاً کہ میل سوی کوثر نمی کند تا بین
 اس کے علاوہ محمد سعید اشرفی اور ملا فقر اس نے بھی بمعنی آمادہ ہی استعمال کیا ہے۔ چراغِ ہائیت میں آرزو لے اپنے کسی دوست کے حوالے سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ عربی میں تیار، بتای قرشت کے معنی جھنڈ (ٹریپے والا، بالفاظ دیگر تیز رو) آتے ہیں، اس صورت میں اسے ت کے ساتھ لکھنا چاہیے ہیں اس کی تاثیر میں لسان العرب کے حوالے سے یہ اضافہ کرتا ہوں کہ تیار کے معنی عربی میں موج یا سمندر کی موج ہیں، اور ایک محاورہ قطع عرفا تیاراً بھی پایا جاتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے تیزی سے خون بہانے والی رگ کاٹ ڈالی۔ دوسری دھچپ بات یہ ہے کہ آج کل ہوائی جہاز کو طیارہ کہتے ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ پہلے پانی کے جہاز کے لیے یہی لفظ استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ اب اس سے زیادہ تیز رو ہوائی کشتی کو طیارہ کہنے لگے ہیں۔

ظ

ظا هر شدن : سیاهی کردن ، گل کردن - ظا هر شدن امری
 پوشیده : بجهیه بر روی کار افتادن - ظا هر شدن
 ناز : بچه گل کردن -
 ظرف : آوند ، برتن -

ع

عاجز شدن : دامن زیر سنگ آمدن ، دامن زیر کوه آمدن -

عاریت : سپینج -

عافیت : پنباد -

عبادت : بندگی -

عجب : شگفت -

عجب نیست : نشگفت

عجز : پوزش ، نیاز - (ق)

عجز کردن : دامن براندان گرفتن -

عجیب : شگرت -

عربی : تازی -
عرش : تهم ، طاریم نهم ، فلک یا نهم -

عرض : پنا-
 عُرف : مهر خوان-
 عروس : یو، یو، یو- عروسی : بیوگانی-
 عریان : رُت، برهنه-
 عس : شکار و شخته، کوتوال-
 عسل : انگبین، شهد-
 عظم : شوره-
 عظمستان : اودنه، اودنه-
 عقریبا : نزدیک، بجو-
 عقیقه : استرون، سترن، بانچه- (قن)
 علوی : یرینی-
 علی : ابر، بر، فرا-
 علی الخصوص : دیره-
 عجم : اودر، چچا-
 عمیق : نوز، گرا-
 عمان : جلو، باگ-
 عُشق : گردن، (قن)

عنکبوت: جولاہ، کائنات، کلاش، مکڑی۔ (قن)
 جوف: آلیش۔

غ

غالب آمدن : دست یافتن۔

غریب : پیچھم۔ (قن)

غریبال : غین نقطہ دایہ کسور اور رای قرشت اور یای موحو

اور لام، یہ لغت فارسی ہے، ہندی اس کی پھلنی اور

مراد اس کا پر دیزن۔ یعنی فارسی میں پھلنی کو غریبال

اور پر دیزن کہتے ہیں۔ غریبال بمعنی پھلنی کے لفظ فارسی

الاطل میح اور فصیح ہے۔ (آ، قن)

غرفہ : دریچہ۔ کھڑکی۔

غزل : چامہ۔ غزل خوانی : چامہ سرائی۔ غزل دراند : چگامہ

(د، د، فن، قن، م)

مخدوم، ہندی آمنت - (رفش، ق)

غوطہ: پاغوش -

جھپٹ کر ڈالنا: ہر پوسٹین اٹھا لینا -

فیرا رادی: اخلاستی -

ف

فاجرہ : غلبہ،

فارسی : مستحضر گشت : آنست کہ چون عرب و عجم با ہم آیینست،
اہل اجم مقاصد اہل عرب را در زبان خویش نامہایتانند
(دشت، ق)

فاژو : وہاں ورہ، آسا، پاسک، عربی تشاؤب و قطی ہندی جاتی

امیرزا صاحب نے فاژو لکھا ہے، لیکن لغت فرس: ۱۶۸، فرہنگ رشیدی،
سراج اللغۃ، انجمن آرای نامہ صری اور دوی کشامیں بالاتفاق آرای فارسی کے
سابقہ ضبط کیا تھا، اس لیے متن میں تصحیح کر دی گئی ہے۔ قانع برائن اور
روشنی کا دیانی دور لکھتے ہیں، لکھا، سہو میرزا صاحب سے یہ بھی ہوا ہے کہ
انہوں نے فاژو کو عربی لفظ بتایا ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ فاژو بالاتفاق فارسی
لفظ ہے۔

فاسق: تروامن، گنہ گار۔

فائدہ: وایہ، نفع۔

قتاریدن: بدل آن، قتالیدن، بمعنی دریدن و گستن
آندہ است۔ و آن را قتریدن و قتالیدن ہم گفته اند۔ و

چون مصدر بتبدیل و تخفیف چهار صورت دارد، لاجرم

سراسر مشتقات نیز بہ چهار صورت خواهد بود۔ (فتح القا)

فتویٰ: در چر۔ فتویٰ دہندہ: ویرگر، مفتی۔

فخر کردن: بر خود بالیدن۔

فدک: بغتہ ریمان کہ بران جامہ اندازند۔ آن را در

ہندی الگنی گویند۔ (رق)

فر، فرہ: لفظ فارسی، مراد من جا آ۔ (آ، خ، ق)

۱۔ لہندی و سراج میں بیخ فادر انجن آنا میں بالکسر لکھا ہے، مگر صاحب سلح

نے بقول بعض کسر فابھی درج کیا ہے۔

۲۔ اس لفظ کی تحقیق کے لیے مولفیت داد کا علاوہ ضروری ہے۔

۳۔ میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے کہ ”فادرزہ لفظ فارسی ہے مراد

جاہ۔ پس جاہ کو اور اس کو کس نے کہا ہے کہ بغیر ترکیب دیے نہ کبھی عالی جاہ

اور نہ کوہ جاہ اور نہ ظفر فادر فریدان فریون بھی درست اور صرف جاہ

اور فریون بھی درست ہے۔

فراز: مرادف بر معنی علی (ا بر - دشن، ق)
 فراز: بند - باید دانست که حد نشیب است - چون هنگام بستن
 تخته های دراز هر دو سو مرتفی می شود و در آن صورت
 بلندی است - هر آئینه بستن در را در فراز کردن، گویند
 چنانکه سعدی گوید:

بر روی خود در طمع باز نتوان کرد
 چو باز شد بدششتی فراز نتوان کرد
 باز کردن، یعنی کشادن و فراز کردن، بمعنی بستن یعنی طمع
 بر م راسوی خود راه ده، و چون چنین اتفاق افتاد، دیگر
 در بر روی وی میند - (آ، ش، ق)

فرازان: حکم - (د)
 فراشا: بردن قماش که قشعریه عربی است - (دشن، ق)
 فراشت: مزید علیه فراش است - (دشن، ق)
 فراهم آمدن: دست بند زدن - فراهم آمدن اسباب مراد:
 نان بر وعظ افتادن -

فرتاب: پرتاب، در هر دو زبان بمعنی بزرگی و قدرت
 و وحی و کرامت است (آ، پ، د، س، ش، ق، م)

فر تماش : وجود - (د)

فر حجام : هم معنی رنگ در وقت و هم معنی انجام گزارش - (پ)
فر جود : لغتی است پیروی معنی کرامت - و فرجه بغیم جیم
مخفف آن و درین مصرع امیر خسرو ع :

فر جبه از فر جبه خود یافت

همان فرجه است بغیم جیم - و معنی مصرع اینکه مدد و رحمت
فرجه یعنی سلطنت جد ، از کرامت و یاری اقبال
یافت - (نق ، ق)

فر د : رو در آینده - (د)

فر د بود : بقای مفتوحه برای زده و زای موقوفه ، حکمت -

(د ، ق ، م)

فر سب : بقا و رای مفتوحه و سین و یای موقوفه ، شتیر - (د)

فر ستاد : مسدد ، فرستاد ، ماضی ، فرستاده ، فرستد مضارع ،

فرستنده فرست ام - و این را مضارع فرستد ، نیز گویند

لاجرم فاعل فرستنده و امر نیز فرستد خواهد بود - لیکن

الاول افصح - (پ ، تنغ)

۱- سراج میں فرسپ کھاسے اور بقول بعض فرسب بتایا ہے۔

فرسودن: ہم معنی است و ہم معنی شریعت - (فش، ق)
 فرسودن: فرسود، فرسوده، فرساید، فرسایند، فرسای - (پ)
 فرشاد: و پرشاد، ہم در پارسی باستانی و ہم در ہندی قدیم ترجمہ
 تبرک - (فش، ق)

فرشتہ رحمت، امشاسپند
 فر فر: بادفر، بادفرہ - پھر کی - (پ، دہل اردو اخبار، قن)
 فرقدان: ایک صورت ہے یا ایک کواکب ہے آٹھویں آسمان
 پر - (آ، رخ)

فرگاہ: بمعنی بارگاہ و ترجمہ حضرت - (ہم، د، س، فش، ق)
 فرگشتہ: بمعنی حکم - (د، م)
 فرگاہدار: صفۃ گوش -

فرمودن: مصدر اصلی و فارسی، فرمود، فرمودہ، فرماید، مضارع
 فرمایند، فرمائی، امر، حاصل بالمصدر فرمایش - (آپ)
 فروتنی: سبکدوشی، سست کردن -
 فروختار: لغت اصلی است مرکب از سینہ ماضی و س را مانند
 خریدار و پرستار - (فش، ق)

فروزدین: مرتب ماندن آفتاب در محل - (د)

فروزہ: تزیینہ صفت - (دوم)

فروغ: شید، روشنی۔

فروکاس: مراد و فرمایہ - (د)

فرویل: یعنی بجزار - (ک)

فرویدہ: یعنی غیب و نیک، اچھا - (بر، د)

فرّہ: شکوہ، جاہ - (بہ، د)

فرہنگ: درمیان، وسط - (و، ق)

فرپور: ماحیہ دیدہ، بزرگ - (بر، د، ق)

فسانہ: کہانی - (ق)

فسوس: ہر دھمکہ و داد و معرفت یعنی است فارسی ترجمہ

استہزا۔۔۔ این نیز دانشی است کہ فسوس در فارسی یعنی

است جاہ و فخر و غرور - آری مانند شکار و شکوہ و غرور

و آہرام، اگر این را از راہ تفنن متصرفان گردانند

و است - اما ہاں بعضی استہزا - (ق، د)

۱۔ دری کشا: ۴۸، یستم اول و قسم یاد و او بھول -

۲۔ دری کشا: ۴۹، یعنی اول و برای ہلہ و کاف تازی بالاف وین

ملہ - اردو معنی میں فرد کاش چھپ گیا ہے -

فشارِ قبر: ترجمہ ضَعْفُ است۔ (فش، ق)

فَضْل: مُنْكَس۔

فَغ: بفتح فای سَعْفَصْل، در فارسی بت را گویند۔ (فش، ق)
فُغاک: مرکب از فغ، و واک، کہ افادۂ معنی نسبت کنند، چون
خواراک و پوشاک، مرد بجس و حرکت را گویند، خواہی از راہ
تکثیر باشد و خواہی بعارضۂ دیگر۔ (فش، ق)

فُغْتان: مرکب از فغ، و دستان، یعنی تجماد۔ (فش، ق)
فَغْضُور: فغضُورست، یعنی پسر بت۔ پادشاہی را پسر نمی
زیست۔ کیبا رچون از فش پسر زاد، اورا بہ بتخانہ برد و
در پای بت انداخت و گفت: "این فرزند بت است۔"
قصار آن کودک نرد و این قصہا همان صورت دارد

۱۔ انجمن آرای نامری میں فغ کو بھیم فاکھا ہے اور اس لیے اس کے تمام
مرکبات بھی اس کے نزدیک مفہوم الادل ہیں۔ فرہنگ رشیدی: ۲،
۱۰۶ میں زیر اور پیش دونوں طرح ضبط کیا ہے، مگر فقہ کو قول شیخ
بتایا ہے۔ سراج اللغۃ میں زیر کو قول بعین بتایا ہے، مگر آخر میں
یہ لکھ دیا ہے کہ چون حرکت حرف اولی آن، بتحقق نہ پیوستہ،
جميع لغاتی کہ از ان ترکیب یافته یا بفتح یا شد یا بضم۔

کہ ہندوستانیوں دختر و پسر را برند و در صحن مسجد
اندازند و مسیتا و مسیتی نام ہند۔ آرمی، ظریفان
شخص مجهول الالب را بطریق طنز فغفور گویند۔ (فغ، ق)
فکانہ: کفانہ، پچہ را گویند کہ نارس از شکم بیفتند۔ (فغ، ق)
فلق: بمعنی درین است۔ دانہ روی استعارہ، ظہور فریغ
صبح را فلق گویند در عربی و چاک صبح در پارسی و پگو
پھٹنا در ہندی۔ (فغ)

فلک: آسمان۔ چرخ، چنبر، واژگونہ، گرہون۔ (د، ق)
فلکِ مگوکب: عبارت از فلکِ ہشتم است۔ (م)
فلکِ ہنم: عرش است۔ (ق)
فوقل: چھالیا۔ (ق)
فولاد: فولاد

فودہ: بغامی مضموم و داد بہای زدہ، چیسری کہ
برای افروزش رنگِ نگین ازیر آن ہند، و

۱۔ اس لفظ کی تحقیق کفانہ کے تحت ملاحظہ کیجئے۔

۲۔ میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے: ”بمعنی ڈاک کہ جنگ کے تلے رکھے ہیں“۔

ہندی، ڈانک، گوینڈا (آ، پ)
 فہمائش: کا لفظ میان بدھما ولد میان جما اور لالہ گنیشی دہا
 و لالہ لالہ بھیروں ناتھ کا گھڑا ہوا ہے۔ میری زبان سے
 کبھی تم نے سنا ہے؟ اسے تفصیل سنو۔ امر کے سینے کے
 آگے شین آتا ہے، تو وہ امر معنی مصدری دیتا ہے
 اور اس کو حاصل یا مصدر کہتے ہیں۔ سوختن مصدر
 سوز و مضارع، سوز امر، سوزش حاصل یا مصدر۔
 اسی طرح ہیں خواہش و کاشش و گزارش و گزارش
 و آدائش و پیرائش و فہمائش۔ فہمیدن فارسی الاصل
 نہیں ہے، مصدر جمعی ہے۔ فہم لفظ عربی الاصل ہے
 طلب، لفظ عربی الاصل ہے۔ ان کو موافق قاعدہ
 تقر میں فہمیدن و طلبیدن کر لیا ہے۔ اور اس قاعدہ
 میں یہ کلیہ ہے کہ لغت اصل عربی آخر کو امر بنجاتا ہے۔
 فہم یعنی بغض، سمجھ، طلب، یعنی بطلب، مانگ، قصد
 ۱۔ سراج الخفہ میں لکھا ہے کہ "دین معنی عربی است کہ در زبان متاخرین
 بعضی چیزی کہ زبرد جاہر برای از دیاد و نگاہ او نصب کنند،
 آدہ۔ داین را ہندی ڈانک گوینڈا بدالی ہندی و لونی غنہ"

معنا مرج بنا، طلبہ مصدرع بنا۔ خیر، یہ فرہن کیجے کہ جب
 تم نے مصدر اور مصدرع اور امر بنایا، تو اب حاصل
 بالمصدر کیوں نہ بنالیا۔ سنو۔ حاصل بالمصدر فہم
 اور طلبش ہوتا چاہیے۔ 'فہم' تھا صیغہ امر، 'فہم' سے
 نکلا تھا۔ الف اور یہ کہاں سے آیا؟ فہائی تو نہیں ہے
 جو فہائیش درست ہو۔ کہیں فرمائیش کو نظیر گمان نہ کرنا۔
 وہ مصدر اصلی فارسی فرمودن ہے۔ فرماید مصدرع،
 فرما سے امر، حاصل بالمصدر فرمائیش۔ (۲)

ق

قابلیہ : پازاریت، پیش نشین، دائمی، جراثیمی، ریختہ، فنی، قیاسی،
قابلیہ : پیوند۔

قابلیہ شایگان : عربی (ایطالی) (عس)

۱۔ میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: ”قابلیہ شایگان کہ جس کو عربی میں ایطالی
کہتے ہیں، وہ دو طرح پر ہے: خفی و جلی۔“

ایطالیہ قابلیہ ہے کہ جو دو حرف ایک صورت کے ہوں جیسے الف و نال،
گو یا، و بینا و شنوا۔ شعر اسیر

ای دانش لیسو خیالست دل دانا سر حلقہ متان رخت و پیرہ بینا
آوردن دالی مضارع کا، جیسا استاد کے اس مطلع میں ہے:

دل شیشہ دچشان تو ہر گوشہ برنوش مست است، سیاہا کہ بناگر شکستندش

اندلیسا ہی الف و نون جمع کا: مثل چہ امان و جوانان۔ اور ایسا ہی الف
نون حالیہ، مانند گویان و خندان۔ پس اگر یہ مطلع میں آ پڑے، تو ایطالی
جلی ہے۔ اگر غزل یا قصیدے میں بطریق دیگر قابلیہ میں آ پڑے تو ایطالی خفی ہے۔

قالب: در عربی دکانیکہ در فارسی بخی قن است، و چیزی را
نیز گویند کہ آن را در ہندی "سانچا" نامند۔ (فنی، ق)
قانون: لفظ عربی الاصل است۔ جمع آن قوانین، و قائل آن
مقنن۔ (فنی، ق)

قبیحات: بفتح قاف، در اصل در خست میان ہتی را گویند۔
چون سلطان آغور خان، جد آغقا پادشاہ شد اسقول
ما فرقة فرقة ساختہ، و ہر فرقة را نامی دیگر بنادہ ایفرہ
کلیج، کلثہ، قبیاق۔۔۔ پس قبیاق نام گروہیت از
مقول۔ (فنی، ق)

قبیلہ: بدستہ، مچھی۔

قبیۃ خشخاش: پوست کے ڈو ڈوے۔ (خ، عس)

قتل عام: مرگ سرخ۔

۱۔ تاج العروس میں لکھا ہے کہ یہ لفظ بقول بعض رومی اور بقول دیگر
فارسی الاصل ہے۔ صاحب محکم نے بھی اسے دخل قرار دیا ہے۔ لہذا
الفاظ: ۳۶ میں رومی الاصل یعنی لاطینی اور معنی میسٹربٹن یا ہے۔ اصل
اور قاعدہ یہ دونوں مجازی معنی ہیں۔ ہر حال میرزا صاحب کا اسے
عربی الاصل کہنا درست نہیں، بلکہ عربی کی واسطہ سے فارسی میں آیا

قحط: تان شیرین، کلل - (تن)
 قدح: کاس، کاسہ -
 قدر: ارج، ارز -
 قدرت: قربت، پرتاب -
 قدم افشردن: پا استوار کردن - گاڑنا -
 قدیم: باستان -
 قراب: لغت عربی الاصل میں - (آ، رخ)
 قشلاق: بمعنی لشکر گاوزستان - (نش، اق)
 قصد: بسج -

۱۔ میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے کہ ”قراب اور سداب دونوں لغت عربی الاصل میں ہیں“ (آ۔ رخ) میں نے جستجو کی تو قراب کے معنی ہم قدر اور ہم قیمت معلوم ہو گئے، مگر سداب کوئی عربی لفظ نہ نکلا۔ اس سے میں یہ گمان کرتا ہوں کہ سداب کو کا قیب نے سداب لکھ دیا ہے۔ چنانچہ سراج اللہ میں سداب کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ یہ عربی لفظ ہے۔ لیکن دوسری شہر نے ”الفاظ الفارسیۃ المعربۃ“ (طبع بیروت ۱۹۰۶ء) میں لکھا ہے کہ یہ فارسی لفظ ہے اور سرخنی فوق اور آسپ بھی پانی سے مرکب ہے۔ لیکن یہ بھی ہے کہ یہ سریانی الاصل ہو۔

قَصْر: شکوی، محل۔

قَصَبہ: چگامہ۔

قَطْرہ زردن: اشارت سے شتاب رفتاری۔ (پ)

قَفَس: پیچہ۔ (قن)

قَلَاوَن: راہبرد راہ مارا گویند۔ (پ)

قَلَمب: تبتہ، کاسیدہ۔ (لی)

قَلْعہ: بارہ کُڑ (د، ق، م)

قَلْعہ: ساسان، ستیاسی۔

قَلَم کَشیدن: مطلق معنی باطل کردن و محو کردن چیزی باشد۔ (پ)

قَمَار: سنگ۔

قَوی ہیکل: متمیز۔

قِیَاس: البتادن، استادن۔

قِی کر دَن: شکوہ کر دَن۔

قِیمَتنا: آدہ، آدج، نرخ، بہا، مول۔ (داغ، ق، قن)

(ا۔ رشیدی میں اس لفظ کی تین شکلیں اور لکھی ہیں، قلوز، قلوزن اور

قلا ووز۔ اور یہ بھی بتایا ہے کہ اصل میں یہ لفظ ترکی ہے۔



کتاب: تازی، پارسی در آخر اسامی تصغیر و به، چون مردک
 و مردک و کودکی و بیدک - همانا کود و بید ترجمه طفل
 است - (فق، ق)

کاجار و کاجال و ترجمه اثاث البیت، رخت، متاع خانه
 اسباب خانه (پ، د، م)

کار از بن و ندان کردن: یعنی بد وقت تمام کردن - (پ)
 کازتن: کشاکش، شکست - مکرری -
 کازد خرد: کز کس -

کامه کیا: بهر دو کاتب عربی مفتوح و سکون تاملت - که رای

۱ - در این نشانه ۸۱۱ میں کبریا کو دیا ہے۔ مزید تفصیل لغت گو اس کے ماضی
 پیدا کیجیے۔

قرشت است، بمعنی خذا و نیکار، مالک و حاکم، چون وہ کیا
 بمعنی مالک و کار کیا، مالکی، حکومت۔ (آ، و، ق، م)
 کا زہ: خاندان، کوخ، گوبرہ۔ چھپر مٹی کا گھر۔ (پ، پ، و، ق، م)
 کاس و کاسہ: مانند عوج و موج، بمعنی قدح عربی است۔
 (ق، ق)

کاس و کوس: بمعنی نقارہ فلوسی۔ (ق، ق)
 کاستن: گھٹانا۔ کاست عینہ ماضی از کاستن، و بمعنی دروغ
 مستعمل۔ کاسہ، کاہد، کاہندہ، کاہ۔ مصدر مضارع کاہی
 (پ، د، قن)

کاسد: بہرہ، قلب۔
 کاسہ گردان: کنایہ از در یوزہ گری۔ و گداہ کاسہ گردان
 نامند۔ (پ)

کاشتق: برنا، کاشت ماضی، کاشتق و بمعنی زراعت۔ کاشتہ
 کا زہ، کارندہ، کار۔ بحشی مصدر ہی بحزیت الٹ نیز آید
 کشتن و کشتہ، و کشتہ کبیر کا کشتہ۔ لیکن بحشی مضارع
 در ہر حال بحالی خود باشند۔ (پ، ق، ق، قن)

۱۔ اس لفظ کی تحقیق حرفت کات میں لفظ کوس کے کشتہ، لا محقق ہو۔

کاغذ: وال سہل سے ہے۔ اس کا ذال سے گنتا اور گواغذ کو اس کی جمع قرار دینا تعریب ہے بہ تحقیق۔ (ع)

کاغذی پیر من: داد خواہ! (د)

کافتن: مصدر ترجمہ آن کھونا۔ ماضی کانت اور مفعول کافتنہ

و متعارف کاود۔ کاوندہ کاود۔ کاویدن مصدر مضارع

است چنانکہ رستن برای مضموم مصدر اصل و رویتیدن

مصدر مضارع۔ ہر آئینہ کاود صیغہ امر است دکاوش

حاصل بالمصدر۔ (پ، ف، ق، ت)

کائبہ: در فارسی بمعنی تن است۔ سریر، جسم۔ و چیزیں را گویند

کہ آنرا در ہندی ساجنا نامند۔ (ف، ق، ت)

کالیوہ: پاگل و کالیوگی، پاگل پن۔ (د)

کاسم: بکاف عربی در فارسی بمعنی مقصد است عموماً اور ہندی

اسیرنا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے کہ ایران میں رسم ہے کہ داد خواہ

کاغذ کے کپڑے پس کر حاکم کے سامنے جاتا ہے، جیسے مشعل دن کو ہلانا

یا خون آلودہ کپڑا بالن پر لٹکا کر لیجا۔ (ع)

۲۔ سیرنا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے کہ "کام بمعنی مقصد و مدعا۔ ناکام دشنام

درست نام لکھے ہیں۔ تشبہ کام اور ترکیب ہے۔ کام بمعنی تدو کے ہے نہ بمعنی مقصد و مدعا

(ع)

معنی شهرت جوارح خصوصاً: و کامتا، یا خوالیش زن دالت
در آخر، مطلق معنی خواہش. تشنه گام، کام بمعنی تالو، نه
معنی مقصد و مدعا. (خ، ف، ق، ت)

کان: معدن و درہندی کھان. (ف، ق)
کانون: اسم آتش دان است. (ف، ق)
کاه: خشک گھاس. (ق، ت)
کاه پیدمان گرفتن: اظہار عجز. (خ)
کینک: چکیر. (ق، ت)
کچ کول: شکول.

کچہ: بکاوند تازی مفتوح و جیم فارسی مفتوح، ہندی آن
پھلا. (پ، ہ، بی، اردو، خبار)

کچہ گل کردن: جبارت از ظاہر شدن براز. (پ، ہ)
گھل: سرمہ. (ق، ت)

کد بانو: بی بی. (د، ق، ظ)

کدہ: بمعنی خانہ. یکی از پرورش آموختگان قنیل در کلکتہ
ہیں گفت: اوستاد در بارہ کدہ... از روی اجتہادی
کہ بدانت پیروان خویش دارد، جز اسی چند کہ شمار آن

از بوج با شش نگرزد، ما قبل کدہ آوردن ... جائز نمی
 . شمارند پانچ گز اردم کہ بیخبران بگفتہ چون خودی کار بر
 دنگب گیرند آگاہ دلائل را چه او فتادہ کہ تو بیع نادر
 پر یزد - حیرتکدہ وظلمتکدہ و شفق کدہ و خر کدہ و اشال
 اینبار در نظم و نثر اہل اعجم بسیار است - نثر المتاخرین فرماید:
 خاموش، حنین، کز نفس سبیدہ خراشت
 نشتر کدہ گردید حبسگر مرغِ حرم را

(دشت، ص ۱)

۱- نقیب کے شاگرد کا یہ بیان خود نقیبی کے قول کے خلاف ہے۔ انھوں نے نہ
 یہ کہی نہیں کہا کہ کدہ سے پہلے پانچ چھ مصرعوں الفاظ کے علاوہ تا جائز
 ہے، بلکہ ہر الفاظ حصہ ۲۵ میں یہ لکھا ہے کہ کدہ یعنی حصہ ہا باشد با
 پنج لفظ طبع شدہ سوا ہی آل مسطور فیست: بہت کدہ، دقہ کدہ، و
 آتش کدہ، دمی کدہ، و غرض کدہ، نہ غیر آن چون آید کدہ، انقی و ائم
 کہ درست است یا نادرست۔ یعنی ایسا اصول نہ کہ دسوا ہی ائم پنج
 آئینہ در کلام اساتذہ یافتہ باشد فروغ ایمان باشد۔ مہر حق و نصرت
 و فروغ در اصل داخل است، چون حیرت کدہ و سبیل کدہ و دیان
 کدہ، احسرت کدہ الخ۔ اس صورت میں میرزا صاحب نے اعتراض کیا ہے کہ نقیبی پر ہونا چاہیے

گدیہ پور: بکاشت تازی مفتوح و دال کسور و یا ی مہول، مزاج
و باغبان - (پ)

کمر آگنده گوش، آفتاب

مگر: بکایت عربی، اسم جنس و صفت (نقش و ق)

گزاسہ : دپتی بنیسی (فقہ حق)

سگراج: پانچ گاؤں و گروہیں وغیرہ۔ (فتی)

گراک، پروکلاف عربی و اولی مفتوح بوزن پاک، دریاخانه

الف در آخر کلمه "اوزان" تا شبا، دیگر اسم صریحی

مصره را غنیمت می‌شمردند و لا بهفته اول و ضمه ثانی و دوا

[illegible]

در میان این دو گروه که هر یک از آنها به یک گروه

مجلس شورای اسلامی و هیأت وزیران در این باره تصمیماتی اتخاذ کرده اند.

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

این هر جوان خواهد بود و اسم درای

المستأجر

(G) - 15801)

بردار کشاورزی: تاریخ کشاورزی - در باره کشاورزی

و چون با کشت مرکب کشت، معنی فاعل بخشد، یعنی در
 (درد کشت - د این را کشتا در زیر می گفتند - و کشتا در
 خفته آن است - (د قق، نق، قی)
 کشتن : بکسر کاف کاشتن، بوزن کشت، کشته، کنار د، کارنده
 کار - (پ، قن)

کشتن : بکا موزن مضموم کشت، کشته، کشتد، کشته، کشتا (پ)
 کشتا : راجه، سنگ پشت، بکسر و -
 کشتکولی : بکاف مضموم رواج و بوزن، یعنی کاسه ایست که
 به دور سوراخ کشتی ساخته باشند و آن را کبکولی بهم نیز گویند
 (قن، قی)

کشتی : بوزن مضموم کشتی - (پ)
 کشتی : بکسر پینا، کشتید، کشتید، کشته، کشتا، کشت
 (پ، قن)

کشتی : بکسر کشت، کشتا - (قن)

کشتی : بکسر کرام - (قن)

کشتا : بکسر را گویند که نارس از شکم بیفتد - و این قلب شکافته
 است، مثل نیام و میان و کنار و کران - این قدون

در آگهی میفرایم کہ کفایت و نکات ہر دو لغت بکافیہ عربیت
در ہر لفظ حرف غنین کسوراء (فتن، ق)

گفتش : پانہنگ، پانہزارہ

کفن پارہ کردن : یعنی از مرض ملک و حادثہ و سمیت نجات
یافتن - (پ)

کلاش : عربی منکبت و اسیم دیگر آن کارتن، مژدی - وفادہ
آن را بیج گزید - (پ، فتن)

کلاغ گرفتن : عبارت از تسخر و استہزا - (پ)

کلاوہ کردن : یعنی جمع کردن - (پ)

کلاہ انداختن : کلاغوشہ بر آسمان سودن، عبارت از شاد
شدن و شوقی کردن - (پ)

۱۔ اس لفظ کے اعراب اور املاد و فوں میں لغت نویوں کا اختلاف ہے

انجمن آرا اور لغت نویس دونوں میں بفتح اول لکھا ہے، اور مؤخر الزکر

کے صبح نے اسے بکات فارسی ضبط کیا ہے۔ فان آرزو نے سراج

اللفہ میں لکھا ہے کہ نگاہ ممکن ہے کہ نگہن سے مشتق ہو، اس صورت میں

کے مقرب کو گفانہ ہوتا چاہیے۔ مگر فرہنگ رشیدی کے مصنف نے

اشتقاق کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے نگاہ کو نگہن سے متعلق بتایا ہے، جو نگہن
کی دوسری شکل ہے۔

کلیشہ: بمعنی، اعتقاد، کلام۔ (س)
 کٹند: بکافت و لام مفتوحہ، ہندسی کمال۔ (پ، د، ق)
 کٹلہ: بکافت مکسور و لام مشد، شامیانہ۔ (د)
 کلیم: بروزن فیصل، صیفہ اسم فاعل، مثل کریم و دریم و
 سیم و بصیر۔ (س)

کم: کھوڑا۔ (ف، ق)
 کم آزاد: یعنی نیازارندہ (ن)
 کم صمیر: تنک شکیب۔
 کم ہمت: یعنی بے ہمت۔ (ن)
 کم ہمتا: یعنی بے ہمتا۔ (ن)
 کم باب: نایاب۔ (ن)

- ۱۔ میرزا صاحب نے منتنبو کے فقرے میں اپنے قلم سے ”ہر دو فقرہ“ لکھا ہے۔
- ۲۔ میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے کہ ”کلیم اگر بمعنی ہم کلام لے لے“
 تو اسم الہی اس کو کیوں کر قرار دیتے؟ (س)
- ۳۔ میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے: ”یہ لفظ اہل فارس کی منطق میں
 کہیں افادہ معنی، سب کھلی بھی کرتا ہے، جیسے کم آزاد یعنی نیازارندہ
 نہ کہ کم آزادغہ، کم ہمتا یعنی بے ہمتا۔ پس کیا باب اور نایاب ایک چیز ہے؟“
 (ن)

گنایه و قنیه - (د)
 گنایه کردن : یعنی کمر راست کردن و دم گرفتن - (د)
 گنایه : شو، هو با -
 گنایه : آغوش - (د)
 گنایه : گنایه : عالم از زبان : گنایه زمین - (د)
 گنایه : خاوری : این شرقی - (د)
 گنایه : پاکار : خاکریز -
 گنایه : طبع : مرضی است که آن را از شیر گاو میزند - (د)
 گنایه : بکایت مفصوم : یعنی بیشه در چراگاه - (د)
 گنایه : خرد -
 گنایه : حل - (د)
 گنایه : پشایا - (د)
 گنایه : بکایت عربی : مفصوم : صندیه نیز است - (د)
 گنایه : بکایت عربی : و گنایه باقرودن : و او در آتش و پرستش لایق تر است
 بکایت صمدی بادی اسم مصطفی است - (د)
 گنایه : بکایت عربی : بکایت اول : و ثالث : صندیه است
 گنایه : بکایت صمدی : و گنایه : بکایت اول : صندیه است

و اسم فاعله، و کاند به از و دین الصا در وسط نیز
گفته اند. و این که در هند به تغییر لفظ گفته اند گویند یا
از لافین سافین است، یا هند یان لفظ پاری را هند
کرده اند، چنانکه تازیان گفته، یا از روی تریب
گفته نام نهاده اند. (درج، قش)

گفته و به کاتبه معنوی و فون ساکن و دال مضوم و وایه مشرق
فون مستطین را گویند که از چوبید گز برای نگاره ساختن
فون سازند و از گل نیز بهندی آن کوتهی. (قش)
گفته و می، بهندی و کجوری، دستار خوان را گویند. (قش)
گفته و که معنی معقول است از کندن بعضی خندق آید
و گویند، خندق معرب است. گمانی. (درج، قش، قش)
گفته و چوبی مانده که بر پای مجرم بند، تاراه گفته اند
رفتار. (قش)

گفته و به دین پندی، نام گی است خوش بو. عربی
آن کادنی، بهندی کیو نه. (قش)
گفته و به معنی مالک، حاکم، احوال. (درج، قش، قش)
گفته و پا.

کوخ : خانہ کہ از فی و علف سازند، و آن اکازہ نیز
 نامند و گوہہ نیز بکافیت فارسی مضموم چھپر (پہ) دام
 کودک و ریدک : ہٹا کود و زرد تربیہ طفل است۔ (فش، ق)
 کورنگ : رنگ حرام۔ کورنگان، رنگ حرامان۔ (د، ق)
 کوس : نقارہ، تبیر، تبیرہ، طبل، کاس۔ (قرن)
 کوفتن : کوفت، کوفتہ، کود، کود بندہ، کودب۔ (پہ)
 کوفتہ : مند پور، ماندہ۔

کول : بکافیت عربی مضموم و دوا و جہول، در فارسی بوم را
 گویند کہ آٹو ہندی آن است۔ لاجرم، عرب و اصفی را
 کول گویند۔ (فش)

کول : بفتح بکافیت عربی، بردن یا بول رٹول، فریبید را
 گویند۔ (فش)

کول : برود فتح، ہم بکافیت تازی، پوشش کنندہ گدایان
 را نامند، خواہی از گلیم باشد و خواہی از سند۔ (فش)

۱۔ انجین آباء بردن یا شوخ۔

۲۔ سراج میں کود گئے معنی نفلہ اور کھا دیتا ہے۔

کوملہ : بکافین فارسی معصوم۔ خانہ کلاہ و علالت کوخ۔ چھپر۔ (پا، دام)
 کوہ : پہاڑ۔ (قن)
 کوہچینہ : پہاڑی۔ (د)
 کوہمہ : موج و لہر۔ (د)
 کسین : سانخوردہ۔

کی : بکافین مفتوح بروزین می، بمعنی خداوند و مالک و کیا نرید
 علیہ، کعب، یعنی کس وقت؟۔ (آ، فن، ق)

۱۔ دستنبو: ۴۴، اور میرنہروز (کلیات نثر: ۳۷۶) میں بھی گومہ لکھا ہے لیکن
 تمام فارسی لغت کی کتابیں اس پر متفق ہیں کہ یہ لفظ کافین عربی است شروع
 ہوا تاہم۔ خانان اور دستنبو یہ بھی لکھا ہے کہ یمن اعتقاد نویسوں نے اسے گومہ
 لکھا ہے، وہ گوارہ کو غلطی سے گومہ پڑھ گئے ہیں۔

۲۔ میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: کی بکافین مفتوح بروزین می، ایک لغت فارسی
 ہے ذرا عجیب یعنی دو سنی دیکھتا ہے، ایک ترکب یعنی کس وقت، اور دوسری سنی
 اس سنی میں حاکم اور مالک، اللہ جہاں سے آگے آئے، وہ کثرت کے معنی دیتا ہے
 چھپر، خوش، بہشت، خوش، ببا، بہشت، بد، کیا، بڑا، حاکم، کا یہ کیا، کار، بزرگ۔
 کا کہیا کی بزرگی کا کام، حکومت کا کام۔ وہ کیا مضامین اور مشافات الیہ مقلوب ہے
 یعنی کیا سی رہ اور حاکم وہ۔ کار کیا، شلہ، یعنی کیا سی کار۔ مالک کار۔ جہاں
 قبل اس کے رای کسور لائیں گے۔ وہاں کار مرصوف اور کیا صفت ہے۔

کلیسہ : تمیلین : (قرن)

کیفر : بکاوت مفتوح و فامی مفتوح - یعنی سزای کردار بد آید - دکن

را با دافراہ و با دافرا نیز گویند - (ہر، پ، د، م)

کیمیاء : جو اشیا کی تاثیر سے تعلق رکھتا ہے وہ کیمیاء اور جو ہما سے

مشتاق ہو، وہ کیمیاء - (آ، ح)

کیوان : زحل - (و)

گ

گاد: برج ثور - (د)

گاد و تشنگ: بختی چوبی که بدان گاد را رانند - (آ)

گاد و میش: بهینس - (فن)

گدا: کاسه گردان، در پوزه گر -

گر: اسم دریا، در فارسی بکافیت فارسی است - (فن)

گرا: بکافیت فارسی و رای مشهور، حمام، مادی سر تراش - (تین)

د قح / فن

گرا: بکافیت پارسی، مفهوم، اخذت فارسی است، اسم خنجر، مراد

خوک - در سر تنگ بر خور نیز گویند - و معنی خرام نیز آید - گرازان

مرکب ازین است، چون نازان و شادان - (فخ)

گران مند: قیمتی، بیش قیمت۔ (د، قظ)

گرالیش: بکسرۃ کا فہ پارسی، توجہ۔ (د، قظ)

گریہ: بلی۔ (قن)

گریزد: شر۔

گرداندن: برکاشتن۔

گرداگرد: پیرامن۔

گردون: غرق۔ (قن)

گردون کشیدن و پیچیدن: بمعنی نافرمانی۔ (پ، قظ)

گردون نہادون: بمعنی اطاعت کردن۔ (پ)

گردون: آسمان۔ (قن)

گرگروہ: بفتح کا ویت نیز خوانند، و ہندی دعا کا، گویند۔ (پ)

گرگزن: بہر دو فتح، بمعنی تاراج۔ (آ، خ، د، س)

گرگزدہ: بوزن شہزادہ، قسمی ازار۔ (آ)

گرفتن: در اصل بکسرۃ اول و فتح، ثانیست، ارچنا نکہ فردوسی در

۱۔ میرزا صاحب کا یہ استدلال منید یقین نہیں ہو سکتا۔ خسروی نے بغیر اول ثنائی

۲۔ لکھا ہے، طاغیہ ہر وقت فرس: ۵۴۔ سراج اللغات میں بکسر تین لکھا ہے اور آج کل

بکسر تین ہی مستعمل ہے، چنانچہ لغت فرس کے صحیح نے اسی طرح ضبط کیا ہے۔

شاه نامہ جانی کہ کاؤڈ آہنگر محضیر نکو نامی قحاک در انجن
در پدہ است، گوید:

سرد دل پر از کینہ کرد و برفت

تو گوئی کہ عید فریدون گرفت

گیر، صیغہ امر از گرفتن - (فش، ق)

گرفتین: ماہ؛ چاند گون - (د)

گرگ: بھیڑ یا - (قن)

گرگدن: جاؤری کہ بر سر پینی شاخی دارد - کاسینہ او ش نیز

فارسی است - (فش)

گروہ: ایل -

گر پوہ: بکائینہ مفتوح و مای مکو رویای مجبول، اسم بلمدی کہ

در صحرا باشد، یعنی پشتہ و تل بیغ تابی فرشت - (پ)

گزارہ دن: گزارش، گزارش گر - گزارشنامہ ہمہ برای ہوز است -

(فش، ق)

گزنشمن: گزرنما، گزشت، گزشتہ، گزرد، گزردہ، گزردہ گزشتن

اور شیدی، سراج اور انجن آرا میں گرگ اور گرگدن ضبط کیا ہے -

۲- انجن آرا اور دری کشا: ۵۴ میں بغیم اول بتایا ہے -

گزارشت : گزارشته ، گزارده ، گزارنده ، گزارار باعتماد نامہ
نگار ، نگاشتن این ہر دو بحث ہر ای ہوز رواست و بزال
خطاست (پ، قن)

گزیدن : بفتح کا ، فارسی ، گزید ، گزیده ، گزود ، گزوده ، گز (پ)
گزیدن : یکا ، فارسی مضموم ، گزید ، گزیده ، گزیند ، گزینندہ
گزین - (پ)

گزیر نباشد : گزیرد -

گزین : بجای گزیدہ متعین اہل زبانست . (دک)
گستر دن : گسترد ، گسترده ، گستردنای مضموم و رای مفتوح
گسترندہ ، گستر - (پ)

گستن : قتاریدن ، قتلیدن ، قتالیدن ، قتلیدن گیسٹ
گستہ - گسختن - گسخت ، گسختہ - مضارع این ہر دو یکی است
گسل ، گسلندہ ، گسل - (پ)

گیل : یکا ، فارسی مضموم و سین مکسور و یای مصروف

میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے کہ گزشتن و گزشتن و

ہر دو فرق سب سے ہے (ع) لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ

گزاردن سے ہے بقیہ الفاظ میں زالی ہی لکنا چاہیے -

بمعنی رخصت و مریخی، و مرادینا پدر و د - (پ، د، م)
گشتن : بکاف فارسی مفتوح، پھر نا۔ گشتا، گشتہ، گرد و گردند
گرد - مصدر مضارعی گردیدن، متعدی گردانیدن - و یا صاف
یا نیز آید، یعنی گردانیدن - (پ، قن)

گشتہ : بکاف فارسی، مرادینا گزشتہ است - (پ)
گفتن : کنا۔ گفتی، بیای مجھ میں خطاب حاضر مقرر بہ تہا ہے
نظار اس کے فارسی میں بہت ہیں - (ع، قن)

گل : پھول - (قن)

گل : خاک یا آب آمیختہ - (ع)

گلپانگ بر قدم زدن : محاورہ شاطران است کہ چون در
جست و خیز خواهند کہ تیز روی کنند، گویند، "گلپانگ
بر قدم زد" - (م)

گلخن : بھاڑ - (قن)

گل کردن : بمعنی ظاہر شدن است - (پ، قن، ق)

گل گرفتن چراغ : سیر چراغ افگدن -

گلو بریدن : فوج -

گلولہ آردہ زوالہ -

گماشتن: گماشت، گماشته، گمارد، گمارنده، گمار (رپ)
 گنج شایگان: نام گنجی است از هفت گنج پندویز - (م)
 گنده: بکاف فارسی مفتوح بمعنی بوی بد است - و گنده
 و گنده، اول را های هوز در آخر و دوم را الف، ترجمه
 مشتق است، یعنی بدبو - حالیا در عرب عام گنده بمعنی
 نجس و ناپاک آید - (دفن)

گند: بر وزن تندر، خصیه را گویند - و چون این عضو ملاست
 و چولیت است، هر آئینه معنی مردی و مردانگی نیز
 دهد وانه این مرکب است گند آور، بمعنی طاقت و
 نیروی دل - و "آور" بمعنی صاحب، چنانکه دل آور -
 و دوز آور - همچنین گند بمعنی سطرپی و بزرگی مجتهد آید -
 و هر جسم که کینش افزون بود، گنده نام یابد - طرفه این
 که مرد تنومند فربه اندام را گند وانه نیز گویند - و این ترکیب
 با ترکیب هندی نظایق دارد، چون اندرین ملک
 "والا" به الف در آخر، بمعنی مالک و خداوند مستقل است
 و بشر درین نظائر این ترکیب احتیاج نیست - از استاد
 که بر روانش درود باد، شنیده‌ام که گند چنانکه معنی قوت

جیسی دہر، افادہ معنی، قوت عقی و عملی نیز کند
از بیجا ست کہ مرد دانشمند را گند اگوید۔ (فغ)

گنگ : لال، گونگا۔

گنہ گار : تردامن، فاسق۔

گور گاہ : قبرستان۔ (د)

گو سپند : بکری۔ (قن)

گوش : کان۔ (قن)

گوش انداختن : گوش، کا استعمال، انداختن، کے ساتھ اگر
شعرا ی ہند کے کلام میں آیا ہوتا تو ہم اُس کی سند اہل
زبان کے کلام سے ڈھونڈ سکتے۔ جب وہ خود عربی نے
لکھا ہے، تو ہم سند اور کہاں سے لائیں۔ قواعد زبان
فارسی کا ماخذ نوان حضرات کا کلام ہے۔ جب ہم انہیں
کے قول پر اعتراض کریں گے، تو اس اعتراض کے واسطے
قاعدہ کہاں سے لائیں گے۔ (مک)

گوش داشتن : اگر با مانہ سمت و جہت نباشد، افادہ
معنی نگاہ داشتن می کنند۔ و گوش دار صبیغہ امر است
از گوش داشتن۔ خواہی گوشت دار گویند و خواہی دار گوش
(پ، قن، ق)

گوشت بسرناخن گرفتن: زشتی، چکی -

گوشتوار و گوشتواره: چیز بیست زدنکار یا مرصع بجواهر آید ارکه
بر دستار پیچند - و هرگونه پیرایش گوش را نیز گویند (فشار)
گوشه چشم: پیغوله -

گول: به کاف پارسی مضموم و دوا و مجهول، در هندی ترجمه
مردور است، و مرد و مجهول احوال و سختی را که بخوبی فهمیده
نه شود، نیز گول گویند - و در زبان قدیم پارسی آبی
را که از زمین جوشد و مقدارش در درازا دپشنا اندک
و در نزد خانه یاده باشد گول و گولاب نامند - هم ازین
روست که خم دراز را گول گویند - و این که در هند نیز
برین معنی زبان زو خلق است، از توانن لسانین
بیدست، بلکه همان لفظ پارسی است که بعد از استیلای
مغول بر هند در هند رواج یافته است - و این که مردم
هند گول را که بکاف عجمی مضموم و دوا و مجهول است،
هم بمعنی احمق درهم بمعنی قریب دانسته اند، از بی اقتضای
است - عا شا که چنین باشد - (فش)
گوهر آمای: موتی پروته والا - (فش)

گھر در رشتہ کشیدن : آمودن -
 گیا، گیاه : بکات فارسی کمبود، سبز گھاس :- (آ، فن، ق)
 گیتی : دنیا، گیہان - (قن)
 گیہان : دنیا، گیتی - (قن)

۱- میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: ”گیا اور گیاه بکات فارسی
 کمبود سبز گھاس کو کہتے ہیں۔ گیا بکات فارسی مفتوح کوئی لفظ
 نہیں۔“ (آ)

۲- درجہ کتاب: ۵۵، بفع اول - د بکات عربی نیز همین معنی دارد۔

ل

لایہ و لارغ: اختلاط و انقباض - (د)

لاد: اسم دیوار، پناہ۔ لاد برآں: بنا برآں - (پ، د، م)

لال: بمعنی گنگا کہ در ہندی گوئنگا گوئید۔ (پ)

لای: بمعنی دردِ شراب۔ (د، م)

لای پالان: جس کپڑے میں ساتلانت کو چھائیں، اوروہانی بیای

معروفہ۔ (آ)

لاییدن: بمعنی بیہودہ گفتن است۔ لاییدن، لاییدہ، لاید،

لایندہ، لای۔ ملائی، یعنی بیہودہ مگو۔ (پ، ف، ق)

لب یا لب فرش، لب گور، لب چاء، لب دریا، لب ساحل، بمعنی کنارے کے ہے مستعمل اہل ایران۔ لبٹام

اُس مقام کو کہتے ہیں کہ جہاں ایک قدم آگے بڑھائیے
تو دھم سے انگنائی میں آئیے۔ پس لب دریا، اُسے سمجھیے
جہاں سے قدم بڑھائیے، تو پانی میں جائیے۔ ”لب
ساحل“ وہ ہوا، جہاں سے آگے بڑھیے، تو دریا میں گریے
”لب دریا“ سے باتوں پانی پر رکھا جاتا ہے، جیسا ہانے
کے واسطے، اور لب ساحل، سے دریا میں کودتے ہیں،
جس طرح سلطان کی بادلی میں لب بام سے تیراک کو دتے
ہیں۔ اسی طرح تیراک جہاں دریا کا پانی نشیب میں ہوتا
ہے، وہاں کڑاڑے کے کنارے پر سے کودتے ہیں۔ کڑاڑا
ساحل اور کڑاڑے کا کنارہ، لب ساحل۔ (۲)

لَت : یا مرادیت لکد است یا مخفف لَتہ کہ ہم در فارسی وہم
در اردو یعنی پارہ و سخت آید۔ (فتن)

لَت انبان : بلام مضموم، شکم بندہ و پیر خوار۔ (فتن)

لَجَن : بفتحین، ہندی کیچڑ۔ (م)

لَحْم : گوشت۔ (فتن)

لَحْت : برخ، پارہ، لَت، لَتہ۔

۱۔ مزید تفصیل ”لوت“ میں دیکھیے۔

لر زیدن : لرزیدہ ، لرزیدہ ، لرزدہ ، لرزیدہ ، لرزدہ (رپ)

لشکر گاہ زمستان : قشلاق۔

لطیف : جی ۔

لغزیدن : پا از پیش رفتن ، لغزیدہ ، لغزیدہ ، لغزیدہ ، لغزیدہ ،

لغز۔ (رپ)

لکور : ایک انگریزی شراب ہوتی ہے قوام کی بہت لطیف
اور رنگت کی بہت خوب اور طعم کی ایسی میٹھی جیسا قند

کا قوام پتلا۔ (رخ)

لکس : پُستودن ، چھونا۔

لوت : بلام مضموم و وار معروف ، خورش چرب با مزہ را گویند

لُت ، بہ بقای ضمہ و حذف و او مخففت آن ۔ چون پیدا

کہ اشکم بندہ و پر خواہ غذای لذیذ را دوست دارد ،

چندان کہ یابد ، بخورد ، لاجرم این چنین کس را لُت

ایمان ، توان گفت ، بلام مضموم ۔ (رفق)

لُولہ : انبویہ ۔

لُولو : مفرد است مروارید را گویند ، و لآل و لآلی بہ لام

۱۔ یہ انگریزی لفظ ہمارے ہاں ہے۔

مفتوح جمع - (فت، ق)

کون : رنگ - (آ)

کے : اسم شراب - (ق)

کہت : عربی، فارسی، کاشکی - (خ)

لیسیدن : چائنا، لیسید، لیسیدہ، لیسید، لیسیدہ، لیس

(پ، قن)

کیل : رات - (قن)

م

م: خطاب واحد متکلم، و حرف نفی است و جز صیغه امر
بیچ صیغه دیگر ربط نیابد - (عس، فتن، ق)

ماء: آب - پانی -

مايه الامتياز: جدا شناس، تفرقه -

ما حاضر: مرستی - (فتن، ق)

مادر: مان - (فتن)

مادرندرو مادرند: بمعنی زن دویمین پدر - (فتن)

ماوه: مایه -

مارافسای و مارافسا: کسی که مار را به افون رام کند و نهیر

مار را از تن مار گزیده بدرکشد - (فتن، ق)

مالک: کیا، کار کیا -

مالک ده: ده کیا -

مالک زمین: کنار نگ، مرزبان -

مالکی: کار کیا فی -

مالیده: چنگلی - ملیده -

مان: مع النون یعنی ما را سقتل اهل زبانست یعنی ارا و مان صیغه امر از اندن
مانده: سینه پور، کوفته -
(یعنی بگزار هر درج است)

مانستن: مانست، مانسته، ماند، مانده، مان - (پ)

ماننده: آسا، بوار، ولس، ویز، مثل -

ماوندان النهر: ورا رود -

ماه: چاند - (رقن)

ماه پروین: اسم عیدوار - (پ)

ماه گرفت: چاند گمن بدوا - (دقت، قن)

ماه ماتم: ماه محرم - (د)

ماهی: حوت - پهلوی - (رقن)

مائه دعوت: شیلان -

مایه: ماده: (د)

منہاثر شدن از حمایت : شکوہ پیدن ، رعب میں آنا ۔
 متاع خانہ : کاجار ، کاجال ۔ اثاث البیت ، اسباب خانہ ۔
 متفکر : دودل ۔
 متفکر و متعجب بودن : بخود فرو رفتن ، در خود فرو رفتن ۔
 متواریع : خشک دامن ، پمہ پیرگار ۔
 شل : دیس ، دیز ، مانند آسا ، بوار ۔
 جمیع : جرگہ ۔
 مجنس : آکدش ، دوتخمہ ۔
 محاذ ثنت : صوفیہ کی اصطلاح میں عبد اور محبوبہ کے درمیان
 گفتگو ہوتا ۔ (دن)
 موصول : تمغا ۔
 محتوی : درگیرندہ ۔
 مؤلف : نویسنہ ۔
 محکوم : سفتہ گوشت ۔
 محل :ستان ، استھان ، قصر ، مشکوی ۔
 محنت : اد رنگ ، رنج ، رنگ ۔
 محو کردن : خط کشیدن ، باطل کردن ، قلم کشیدن ۔

محیط : شراب کا وہ خط جہاں تک شراب بھری ہو۔ (ن)
مٹھا کھنت : دور باش۔

مٹھا کھنت : دروند۔

مٹھور : آن کہ نشاۃ اذ نہادش بدرزفتہ باشد و او را خازہ
و خمیازہ فرو گرفته باشد۔ (فش اق)

مدیت کثیر : دیر باز۔

مدعا ہر آرمی : کاتبوں کا لفظ ہے۔ میں اس طرح کے الفاظ
سے احتراز کرتا ہوں۔ (خ)

مدوڑ : گول۔

مدہوش : لغت عربی الاصل است مفعول دہشت۔ و ہیچ
معنیہ مفعول در عربی بواو مجہول نیست۔ پاریسان لغت
کر وہ بواو مجہول مرادیت مست و بخود می آرند۔

(فش اق)

مراقبہ : در پس زانو نشستن۔

میر حیا : آفرین آباد۔

میرقص : گھیل، پردو۔

مرد در گیس : سیم مضموم ددال مفتوح درای کسور و یای معروف

و مردی بخندنیہ کا فتہ پارسی نیز بمعنی چیز کی کہ از مردہ باز

ماند، یعنی میراث، مال میراث - (پ، م)

مُردُم، مرد و کسا: آئینہ کی پتلی - (رقن)

مُردان: مرد، مردہ، میرد، میرزدہ، میر - (پ)

مُردنہ: ارض، زمین - (رقن)

مُردبان: کتا رنگ، حاکم - مالک زمین -

مُرسَل: نبی - (رقن)

مُرجعہ: واپس، واپس، آتا -

مُرخولہ: گشکری - (آ)

مُرفق: آ رہی، کستی -

۱۔ دری کشا: ۴۰۰ میں بکارت عربی لکھ دیا ہے۔ سراج اللغة میں فارسی آرزو

نے لکھا ہے کہ در اکثر نسخ بعض میراث کہ از کسی ماند، نوشتہ اند۔ لیکن

راستعبار متاخرین بمعنی فرد مایہ آمدہ۔ چنانچہ محمد علی سلیم گوید در ہجوۃ

”مردہ ریگی چند ہجو ساکنین بادیدہ طرہ آن کہ از بعضی مردم کہ عالم

دعا مثل دزبان دین ولایت ترا بوردہ اند، تحقیق این لفظ کردہ شد

جواب دادند ”مردہ رنگا جون خواہر بود“ و این غلط است۔ صحیح

ہمان است کہ مرقوم مستدر۔

مَرِ قِصْرِ: تصویر: ارتنگ۔

مَرِ کَب: ۔: انجام مرگ: موت۔ (قن)

مَرِ گِ سَرخ: قتل عام۔ (واقعہ قن)

مَرِ بَخ: بہرام، منگل۔

مَرِ ذَرہ: خیر خوش، دوزید بنون مفتوح و یای مہول، مراد بن

آن۔ (قن، ق)

مَرِ دِگانی: نقد و جہنی راگو بیند کہ وہ صبلہ مرز وہ ہمزہ آور

دہند۔ (قن، ق)

مَرِ گان: پلک۔ (قن)

مَرِش: تابنا۔ (قن)

مَسَامَرَت: صوفیہ کی اصطلاح میں عید اور معبود کے درمیان

گفتگو ہونا۔ (قن)

مَسْت: مہوش۔

مُسْتَرَح: پاجائیہ، پاخانہ۔

مُسْتَق: سبک دست۔

مُسْتَمَن: مٹھنی۔ (قن)

مُسْتَرِی: ارمزد، ہرمز، زادش، سعد اکبر، بر جلیں۔

مشعل بکف گرفتن: استغاثه و دادخواهی - (پ)
 مشکوی: نظم میم و کاف، محل، قصر - (د)
 مشمش: بردن کشمش به معنی خربانی که نوعی از زرد آلوست
 (فش، ق)

مشوره یا کلاه کردن: عبارت از ترک و تحقیر - و نزد بعضی
 کتابیه از کمالات حزم و احتیاط - و الما دل امج - (پ)

مشوش: دودله
 مشغلی: جانناز، سجاده - (قن)
 مضرب: زخمه -

مضطرب: چرگر، مغنی، خنیاگر، راستگر -
 مطیع: ایل، فرمان بردار -

معترف: هستی، اقرار کننده -

معدن: درباری کان و دره های باغ و دین های مشمره
 کمان گویند - (قش)

معشوقه: بهال معشوق، نه این که مرد را معشوق گویند و نه

در رشیدی و درستی است: ماه بین بقیع اول گناه است. سراج المعتبرین یا فی دقلیم
 او را بن آرا میم او را کاف که مضموم او را و او که جدول بنا به -

مفتوحہ۔ دگواؤں میں درین دعویٰ ازین ریاضی شہر تائی
 است۔ وایں ریاضی از میرزا محمد علی سلیم میرانی است
 مجلس چو شدیم، رو برو آوردیم
 مفتوحہ روز پیرانی است خدا

(مفتوحہ)

مفتوحہ: ورداء سرنگون -

مفتوحہ: یعنی "مفتوحہ" (د)

مفتوحہ: یعنی "مفتوحہ" (د)

مفتوحہ: "مفتوحہ" (د)

مفتوحہ: "مفتوحہ" (د)

مفتوحہ: "مفتوحہ" (د)

مفتوحہ: "مفتوحہ" (د)

۱- میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے کہ "یہ جو اردو ہے"

مفتوحہ: "مفتوحہ" (د)

مفتوحہ: "مفتوحہ" (د)

مفتوحہ: "مفتوحہ" (د)

مفتی: دچرگز فتویٰ دہندہ۔

مقابل شدن: چہرہ شدن، طرٹ شدن، مقابلہ کردن۔

مقام: ستان، استان۔

مقدس: جی۔

مقدمہ: پیشرو۔

مقدمہ: پایا۔

مقدمہ: کام، مدعا۔

مکاس: بحیم مفتوح، بردوزن حواس لغت اصلی است بمعنی

۱۔ انجن آراء میں لکھا ہے۔ مکاس دکنیں بحیم اول، بمعنی تاکید و مبالغہ کردن

در مقابلہ و بائیا معنی عربی است۔ و بمعنی خراج و باج گیرندہ و عشر گیرندہ

کہ در فرہنگ چہ انگیزی آندہ، بکسریم، ہم عربی است۔ اس لغت میں

میرزا صاحب نے قریب قطعی کی ہے کہ مکاس بحیم کسور کو بفتح بحیم گھہ دیلہ

اور صاحب انجن آراء نے مکاس، بکسریم کو بحیم میم اور مکاس بفتح

میم دکنیہ بیک کا ہندو، جو عشر گیرندہ کا مترادف ہے، بکسریم و تخفیف

کا دکنیہ بتایا ہے۔ سرراج اللہ میں لکھا ہے کہ دکن میں تخفیف لدا کہ

مکاس دار کتہہ ہیں۔ بر آں میں جو مکاس کو باج گیرندہ لکھا ہے یہ

غلطی ہے، اصل میں مکاس دار ہونا چاہیے تھا۔

اسرام در طلب چیزی - و کمین امانه آنست (پ، فن، ق)
مکتوب: پاتی

مکروه طبع - دشت -

مکیدن - مکیده، مکیده، مکده (پ)

مگس: کمی - قن

ملفوظ نورد -

ممکن الوجود - نادر قرتاش - من: میں (قن)

من: بیکم مفتوح، در هر دو زبان معنی دل است که در تازی
تقلب نام دارد (قن، ق)

منجم: بودل بند -

مند: افاده بمعنی صاجی می کند - (قن، ق)

مند پور: پنج نیم دهمه بای موعده، کوفته و مانده - (م)

مندل: لغت هندی فیت، فارسی الاصل است - در هند

مندل را یکپاچ می گویند - (پ، فن، ق)

منصوبه: نام یک گونه بازی است از بازیهای هفت گانه
قن، ق

۱- آنجن آرا میں کھایا کہ یہ اصل میں مندر پور تھا - یعنی صاحب اولاد بسیار

چونکہ کثر النسل ہمیشہ پریشان رہتا ہے، اس لیے مندر پور سے پریشان ہوا

یاجاتا ہے -

مشکوهه یعنی پیرگویی - (۲)

مشکاک: بهیم منقوح اسم قمار است - (فشی، ق)

مشکاکه: بهیم کسور و ازین ساکن هزاره - (فشی، ق)

مشکل: اسم مریخ با شتران ساکن است - اما تفسیر مریخ در پارسی
بسیل ترجمه دارد - و توجیه این است که بزبان دومی مشکاک

بهیم منقوح: اسم قمار است - و در کتب اعلام منقوح و اعلام

پایه هوز بهیم شتراسب چون فشی و نجوم از منتهای مریخ

است، هر آینه آن را مشکل نامیدند بخلاف ای آخر -
(فشی، ق)

مشکوک: بهیم پیرا: آتش که سسکه پجاری گویند - (۲)

۱- اگر از این کتاب بپایه: "ما ادلی مقوم دوا و معون و بای منقوح و ادلی ندوا
بهیم که حکیم و دانا - و اصل درین گفت - معنیه بوده یعنی ادلی رفیع ترین و شیخ تالی

آنچه که معنی آن سرچار و سالار است - چنانکه بهیم و اسپید بزرگ سپاه
و اگر بهیم - و معنیه یعنی سرچار و سالار معانی یعنی دانا و دانا و دانا و دانا

یعنی چشم ادلی یعنی دانا و بسیار است که در معنی معنیه است که پیشوای دانا
و دانا و بسیار است که در معنی معنیه است که در معنی معنیه است که در معنی معنیه

ادلی که بهیم... و ادلی که بهیم... و ادلی که بهیم... و ادلی که بهیم...
که در معنی معنیه است که در معنی معنیه است که در معنی معنیه است که در معنی معنیه

یعنی در معنی معنیه است که در معنی معنیه است که در معنی معنیه است که در معنی معنیه
که در معنی معنیه است که در معنی معنیه است که در معنی معنیه است که در معنی معنیه

مویج : لغت عربی الاصل ، موج ، مزید طبعه - (ع)

مور : چوئشی - (رق)

موز : کیلا - (رق)

موش : چو - (رق)

موکده : زاد بوم -

موی زیبار : روم ، روم -

مویه : نوحه ، شیون - (د)

موسیدن : موسید ، موسیده ، موسید ، موسیده ، موسی - (پ)

مه : بهمیم کسور و اعلایان های هوز ، در پارسی بزرگ در گویند -

همان بهمیم کسور جمع مه - و هند یان ، بتبدیل کسره میم بقفه

و افزودن الف در آخر ، همین معنی چویند - مه دیو ، یعنی

دیو بزرگ ، و مه راجه ، یعنی راجه بزرگ - لطف درین

است که در پارسی الفی که افاده معنی کثرت دارد ، چون

خوشا و بد ، نشگفت که الفها ما ازین قبیل باشد ، یعنی بسیار

بزرگ ، و فقه میم از تغییر لهجه - (د ، نش ، ق)

میر آ باد : بکسره میم ، نام نخستین پیر است ، از پیران عجم - (ق ، ق)

۱- سر آه : بوزن بومیدن یعنی نوحه کردن

مهر: آفتاب، سورج، محبت - (آ، قن)
 مہرِ رحم: خشتِ شراب را گویند۔ و آن خشت مانع بدر رفتن شراب
 از قنم است۔ (دش، قن)

مہرِ خوان: ہمچو کسور، نامی کہ از مہر بر اطفال نهند۔ عرفاً و
 خطابی کہ شاہان با مراد ہند۔ (د، ق، م)

مہرِ ولی: ہمچو کسور بہای زدہ و را می مفرح بہ داد و پوشتہ و
 لام کسور دیای معروف، دہی است بہ ہفت کردہی
 دہلی کہ مزایہ خواجہ قطب الدین در آنجا است۔ (د، ق)

چٹان: در فارسی ترجمہ ضیف و در ہندی ترجمہ ضیافت است
 بکہہ فارسی نیز بمعنی مصدری مستعمل می شود، چنانکہ
 سعدی فرماید:

چہ کم کرد، ای صدرِ فرخندہ بی ز قدر رفیعیت بدر گاہی
 کہ باشند مشقی گدایانِ خیل بہمان دارا السلام از طفیل
 یعنی بہمانی و ضیافتی کہ در عقبی بخت خواہد بود (دش)

۱۔ میرزا حبیب ایک خط میں لکھتے ہیں: ”مہر خوان کے دو معنی ہیں، ایک
 تو خطاب کہ جو سلاطین امر کو دیں، اور دوسرے وہ نام جو لڑکھن
 کا پیاسے رکھیں، عروت“ (دخ)

همیا : آماده

همیشتر: بر وزن یکے در بیای مجهول، گویند در اصل شکرت

همیشراست بشین موقوف و دوا و مفتوح- همیشرا و

همیشرد همیش یکی است- (فش، ق)

می: شراب- می گسار- شراب پیمنه دالا- (فش، ق)

می: هرگاه خواهند که ماضی استمراری سازند، میم و تختانی

مجهول ماقبل صیغه ماضی آیند، چنانکه رفت ماضی، و میرفت استمراری-

همچنین تختانی مجهول تنها در آخر صیغه ماضی همان کار

می کنند که میم و یای مجهول نه اول، چنانکه میرفت و

رفته بیک معنی است- و همین میم و یای مجهول است

که ماقبل صیغه ماضی معنی تنها و شرط دهد- و تنها تختانی

ما بعد صیغه ماضی نیز همین کار کند، لیکن جز شرط است

که بهر افاده معنی و تنها الحاقی لفظ کاش و کاشکی دانند

اینها و برای حصول شرط وجود لفظ اگر شرط است- دیگر

این میم و تختانی مجهول در اول صیغه مضارع افاده معنی

دوام در استقبال می کنند، اما مانند صیغه ماضی تنها تختانی

مضارع بهر این مراد نیارند- زیرا که یای علی

در آخر صیغه مضارع جز زائده نیست، لیکن حسن کلام

میفزاید. بی فائده نیست. (فن، ق)

میان قلب پیام است، و افاده معنی وسط تیزی کند. و

معنی حقیقی میان ترجمه وسط است. و تقلیب پیام

اتفاق است. (فن، ق)

میانخی گرمی: توسط، و ساطعت. (د)

ما یتر. سد.

میلمر آمدن: دست به هم دادن.

میش: بهیژ (فن)

میغ: یعنی ابر سینچه: مرادین خاله و ننگرگ (آ)

میل: سلاخی. (ق)

میو: قلبیا موی است. (فن، ق)

ن

نا آغاز روزہ ترجمہ روز ازل - (رو، م)
 نا امید: بمعنی، مایوس، در تحریک تقریر چندان بکار رفته و میرود
 کہ شمار نتوان کرد - (رض)
 ناب - خالص - رتن

نایار سما: در ہندی اسد جا مع الہاء المختلط - (رض، ق)
 ناپاک: ادریش، دشت، نجس
 ناپسود و ناپسودہ: اچھوتا - (د)

۱- اشمہ ہونا چاہیے جو شدہ کی ضد ہے۔
 ۲- درجہ گشتادہ میں نابودا بکسر یا ہی امید داد معروف کیا ہے۔ اسی
 طرح روایت با یس لید، ان کو بھی بکسر یا ہی قرار دیا ہے۔ مگر حرفت یا ہی غاری
 پوزدنا بھی درج کیا ہے۔ افسوس کہ دونوں کاموں میں بجا ہے۔

ناخائیدہ: فرو بردن: او بایردن۔
 نادان: احمق، ابلہ، اوت۔ (قن)
 ناردندہ: در ہندی اچل۔ (فتن، ق)
 ناز کردن۔ برخود بایردن۔
 ناشتا: ہندی ہنار منہ۔ (آ، خ)
 ناٹوری: در اصل لغت نگہبان گشت و باغ راگویند۔ (فتن، ق)
 ناقرمانی: سر کشیدن و پچیدن۔
 ناکارہ: آن کہ کار نتواند کرد۔ (فتن، ق)
 ناکس: آن کہ کسامی، یعنی شخصیت، مراد و اجود۔ (فتن، ق)
 ناگاہ: ناگرفتہ۔
 ناگزفتہ: بمعنی ناگاہ۔ (بر، پ، د)
 نالہ شبگیر: آہ دزاری آخر شب۔ (حسن)
 نامراد: آن کہ بیچ مرادوی برانیا بد۔ و این نہایت غناست،
 محتاج۔ (ح، فتن، ق)

۱۔ ناٹوری لفظ ہے۔ مگر بمعنی مذکور صرف ناٹوری نہیں۔
 ۲۔ میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: ”نامراد وہ ہے کہ جس کی کوئی طرد
 کوئی خواہش، کوئی آرزو نہ برآمد ہے۔“ (حسن)

نامیرنده: امیر، در هندی امر بفتحین - (ق)

نان: روٹی - (قن)

نان بر روغن افتاد: عبارت از فراهم آمدن اسباب مراد -

(پ)

نان شیرین: ققط - (د)

ناو: بنوی مفهوم از مزه ایست از بهر خوابانیدن اطفال

و هندی آن لوری - (پ)

ناوڑ: لڑائی - (د)

ناوڑ: پرواز یا دور ممکن - (دق)

ناور قمر تاش: یوا و قای مفتوح، ممکن الوجود - (د)

ناوک: انداز ادبیا: ادب آموز، یعنی استاد - (آ)

ناهار: مخفف ناآهار - (عس)

نبودی: نیستی -

نبشتن: بدل زشتن است - (قن، ق)

نہترہ: زیر قلب و کاسه را گویند - (قن، ق)

نمید: بیخ نون ریای معروف است به وزن سید، در عربی شراب

۱- لغت فرس: ۹۸، معنی آورد، و آورد یعنی رنگ کردن بیارزت -

خیرا ما گویندہ و با انتخابی بھولی۔ بدل تو یہاں ہے کہ لفظ
است فارسی یعنی خبر خوش (خوش، ق)

نشر: بندہ کی تحقیقات یہ ہے کہ نثر تین قسم پر ہے:
مقتضی، قافیہ ہے اور وزن نہیں۔

مترجما، وزن ہے اور قافیہ نہیں۔
عاری، نہ وزن ہے، نہ قافیہ۔

مقتضی بھی مقتضی ہے کہ دونوں فقروں میں الفاظ لازم و
مناسب ہمدگر ہوں۔ نظم میں یہ صنعت آپر ہے، تو اس
کو مریع کہتے ہیں، اور نثر اس صنعت پر مشتمل ہو، تو اس
کو بجمع کہتے ہیں۔ (ن، ع)

نظم: موافقت، ناپاکا۔
نظم: مبدل منہ نثر نہ است۔ (ن، ق)

نظم: نظم، شوم۔
نظم: بیانی، مشق و خای، مشوم، مشور است۔ درین
کلمہ وزن مشوم مذکور است۔ (ن، ق)

۱۔ ابجد آریا میں بیستم اول و کبر تائی و پائی بھولی کہا ہے اور نوید کو بجا
بقیم نوید ہی بتایا ہے۔

نَدَات : دُھنیا - (رقن)

نَدَامَت : فعل پر مترتب ہوا کرتی ہے۔ ترجمہ اس کا پیشانی - (رقن)

نَرَمَخ : بہا، قیمت، سولہ - (رقن)

نَرَمَہ : کان کی کوہ - (رقن)

نَرُوم : بڑوں و زامی فارسی، بروزیں، یعنی رطلو بی کردہ

سحر ہای زمستان از ہوا بہر د و تیزگی در جان پیدا آید۔

آن را ہندی کر گویند لکاف مضموم د ہای مضموم ہا

زودہ - وہا، حق، حق

نَرُود : بہر د و فتح، بروزیں سمند، افسردہ و غمزدہ، غمگین،

پڑمردہ، تباہ، زشت، خستہ، رنجور۔ (دوام)

نَسک : بوزین مضموم، بوزین خستہ، بزبان دری در نثر

۱۔ سراج میں السامی فی الاسامی کے حوالے سے نرُوم بضم نون دسکون

زای فارسی کو اصح بتایا ہے۔ اور انہیں آرا میں نرُوم بکسر نون دسکون آئی

فارسی کہہ کر آوری یہ شعر شادان میں پیش کیا ہے وہیں بخاری و چشم

برخیزدہ از ہوا نرُوم دایر انگیزد۔ دری کشا : ۱۰۱ میں ہی ہی اعراہ

لکھ ہوا۔ اس صورت میں میرزا صاحب کا بروزیں عدم کما علی قابل ہے

۲۔ دری کشا : ۱۰۱ میں بکسر نون کھا ہے۔

نشکخ: بنون کسور بشین زاده و کاف تازی متوخی بنون زده،
گوشت بسر ناخن گرفتن کہ ہندی آن چٹکی است۔ (پ)
نشگفت: بفتہ نون و کسرہ کاف، یعنی عجب نیست۔ (د، م)
نشمین: استھان۔ (ق)
نصف: آدھا۔ (قن)

نظر: فکر کو بھی کہتے ہیں اور گاہ کو بھی۔ (آ)
نظر شگفتن: دگوش شگفتن ہم نہیں جانتے۔ اگر نظر کا خوش ہونا
اور کان کا شاد ہونا جائز ہوتا، تو ہم اُس کا استعارہ شگفتگی
کر لیتے۔ خوش ہونا جیب صفت چشم و گوش نہ ہو، تو کیا
کریں۔ (آ۔ خ)

نعل در آتش: بے آرام، بے چین۔ (قن)
نعل در آتش نہا دن: یعنی بیقرار کردن۔ (پ)
نعل و اثر و ن زدن: عبارت از آن کہ وضعی پیش گیرند کہ
مقصود بر مردم پوشیدہ ماند۔ (پ)
نقناع: ترہ، پودینہ۔

۱۔ سراج میں کبر اول و ضم کاف لکھا ہے۔

۲۔ پ قظ میں دائرہ گون ہے۔

نغمه : راگ - (قن)

نفس ناطقه : اسپید، شید، اسپید، اسپیدی شید، روان گویا.
نفع : دایه، فائده.

نقاب : جو چیز ایک چیز کی مانع نظاره ہو۔ (رع)

نقاره : کاس و کوس۔

نقش ناتمام : انگارہ، بیزنگ، گردہ، خا کا۔

نقیب : چاؤش۔

نکو پیدہ : بد، برا۔ (د)

نگاشتن : نگاشت، انگاشتہ، نگار، نگارنده، نگار۔ (پ)

نگاہ داشتن : گوش داشتن۔

نگهبان : حارس۔

نگهبان گشت و بارخ : ناظری۔

نگزیرود : گزیرود چارہ نباشد لفظی است صحیح و فصیح، لیکن لغت نیست

مضارع اصلی نیست، زیرا کہ اگر مضارع اصلی بودی، پیوند

به مصدری داشتی۔ و این را مصدر مسموع نیست۔ بشود، اسمای

جاء را منتصفت می گردانند و از مصدر تا امر همه صیغہ نامی سازند

مانند شکو میدن از شکوه و شکر میدن از شکار، اما از

گزیردگان مصدر نمی سازند، ماضی نیز نخواهد بود- همین مضارع
بکار می آرند، گزیردگانند- چون این همه دانستی، بدان که
نگزیرد همان مضارع مجهول است با افزایش تون نفی- (د، ق، ق)

نماینه: نمود- (د)

نمایه: نموند- (د، ق)

نمودن: آوردن، تکتوت، خوگیر-

نمکس بر آتش افکندن: یعنی شعله و غوغا کردن- (پ، م)
نمود: نمائند-

نمودار: چهره آشکار، هویا-

نمونه: نمایه، نمویه-

نمویه: نمونه (د)

نمید: مخففت، نومید- رنمیدی مخففت، نومیدی مسلم- تون نومید
رنومیدی مفتوح الاصل است- (د، ق، ق)

نوا: رادر هندی نیا گویند بر وزن جیا- (د، ق، ق)

نوا: بعضی آواز، دهم بعضی توشه دهم بعضی اول- (پ، ق، ق)

نواخانه: حوالات- (د)

نواختن: دو معنی دارد، نوازش کردن، و چنگ زدن و امثال
این را بنوا آوردن. نواختن، نواخته، نوازده، نوازنده،

نواز- (پ، ف، ق)

نوربان و نوربان: بمعنی سوغات- (پ)
نوازش کردن: نواختن-

نوان: بمعنی خرامان است، اما خرامنده بدان رفتار که از روی
ناز و اداب باشد، و بجنبیدن شانه‌های شمال از بادماند چون
این حالت را در عربی تنایل گویند، اگر لرزان نیز گفته باشد
ردا باشد، خواهی لرزه ترجمه تنایل باشد، خواهی نتیجه خوف
یا غضب- (ف، ق)

نوحه: مویه، ششون-

نورالانوار: ششیرستان-

نورده: طغوت- (د، ظ)

۱- سراج بفتح و دال کثیره درای سراج مفتوح و الف و نون-

۲- لغت فارس: ۳۸۰، بمعنی جنبیدن برخود مانند جودان روز شنبه-

دری کشا: ۶۱، بر وزن ردان حرکتی که طغیان در وقتیا خواندن کنند

و غریبت خوانان هنگام عزیمت خواندن-

نورِ قاہر: خورہ۔

نوشتن: بفتح داو، نوشت، نوشتہ، نوردد، نوردندہ، نوردد۔

مصدر مضارع نورددین۔ (پ، ف، ق)

نوشتن: بکسر داو، نوشت، نوشتہ، نوید، نویدہ، نویس

در بحث مصدر بجای واو با نیز آید، یعنی نوشتن۔ (پ، ف، ق)

نوئیدن: پنا۔ (قن)

نوید: بنویں مفتوح و یای مجهول، لغتی است فارسی بمعنی جز

خوش، مراد مرده، و نوید یل نوید است۔ (قن، ق)

نویم: بردن نسیم، محض۔ (د، ق)

نہ: ترجمہ نسہ است۔ (قن، ق)

نہادن: نہاد، نہادہ، نہد، نہندہ، نہ۔ (پ)

نہفتن: نہفت، نہفتہ۔ و این را مضارع نباشد۔ (پ)

نہنن: سر پوش۔ (س)

۱۔ انجمن آراییں بنوں مضموم کھا ہے۔

۲۔ سراج: بکسر اول و فیم دوم بمعنی پھان کردن۔ لیکن مشورۃً ادلت!

۳۔ لغت فرس: ۱۹۱ کے معجم نے بکرون دفعۃً باضبط کیا ہے۔ لیکن رشیدی

اور انجمن آراییں لغتیں دسکون لون دفعۃً بای تازی اور سراج میں بفتح اول

بقیہ مثل رشیدی سدرج ہے۔

نہیب: لفظ عربی - (خ)

نی: بانسی - (قن)

نیاہ بنون مفتوح اجد و پدر را گویند۔ دنیاگان جمع آنست بمعنی

اجداد۔ (پ، د، ق، م)

نیاز: ترجمہ احتیاج و مراد فنا عجز است۔ (فش، ق)

نیام: میان (قا)

نیایش: افستائی۔

نیر: آفت، آفتاب۔ ایت، خر، خرید، ستارہ روز، شمس، ہر ہر سرج

نیر و آ، نور، ہر دو نیر ویش۔ ہر دو نقد پر دو ہر دو حال (د، ق)

نیرستی: ہر دو نیرستی، بھولی، بمعنی نبودنی۔ (د)

نیرسو: نشتر۔

نیش: ڈنکس۔ (قن)

نیشتر: نشتر۔

۱۔ ابجد ۲۰، رشیدی، سراج، درجی کتا: ۶۰ اور لغت فرس: ۶۰، سراج

اول بمعنی جد لکھا ہے۔ اور دنیاگان کو درجی کتا سراج بکافہ عربی بتایا ہے

۲۔ رشیدی، اور درجی کتا: ۶۰ میں کسر فون و یای معروف قرار دیا ہے اور

سراج میں یا اور وا و د و ذ کو بھول بتایا ہے۔

نیک : بخشتی۔

نیم : بمعنی اندک۔ (آ)

۱۔ میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے کہ ”نیم گناہ نیم نگاہ، نیم ناز، یہ دو زمرہ اہل زبان ہیں۔ نیم بمعنی اندک، در نہ گناہ کا آدھا، نگاہ کی ادھواڑ، اور ناز کا آدھا یہ مہلات میں ہے۔ ان چیزوں کا مواضع کیا۔“ (آ)

و

و: ائمه فن لغت برین معنی اتفاق دارند که ما قبل واد معدله
کسور نمی باشد مگر در دو جا: یکی در لفظ خویش / دوم در
لفظ خویله - (فش، ق)

واژه: لفظ - (فش، ق)

واگویه: چراغ - (د، ق، ظ)

والا: در لفظ والا معنی رفعت ملحوظ است. لیکن خدمت و
رقت و نشان و آستان و جاه و نگاه را بوالائی ستایند
نه در و دیوار و سر و چار را - چون والا آستان نویسنده
از آستان پایید و مقام مراد باشد نه در پلیر و سنگ و در که
هنگام در آمدن و بر آمدن از خانه پای یا پای افزار
بر آن نهند - (فش، ق)

وچود: فراتش -

وچود: بواو مفتوح و حیم پارسی مفتوح، فتوی را گویند -

ہر آئینہ "وچرگر" فتویٰ دہندہ را نامند۔ لاجرم "وچرگر"
ترجمہ مفتی می تواند بود۔ (فتن، ق)

وحی، فرماش، پرتاب۔

وختشور: برا و مفتوح، بنیای زودہ و شین مضموم و واو و سرود
بروزین منشور، بمعنی ایلمی عمومًا و بمعنی پیغمبر خصوصًا،

ترجمہ رسول۔ (پ، فتن، ق، م)

ورارود: ترجمہ ماوراء النہر است۔ (فتن، ق)

وئیتج: بوزین زرنج۔ در فارسی اسم مرغیستہ اندہ بودہ
کوچکاست۔ (فتن، ق)

وژدو نہ: برا و ودال مفتوح، بیلن است ہوحدہ کسورہ
و تختانی مجهول۔ (فتن، ق)

ورزہ: برزہ۔

ورزید: ورزیدہ، درزد، درزیدہ، ورزہ، ورزہ۔ (پ)

۱۔ رشیدی و سران نے اس لفظ کو بے اصل بتایا ہے اور انجن آرمائی
میں سرے سے دخل لغات ہی نہیں کیا گیا۔ اس صورت میں یہ امکان ہے کہ قدیم فارسی
لغت ہو، اور میرزا صاحب نے کسی پارسی عالم سے دریافت کر کے دیکر بمعنی توتی لکھا
۲۔ مراجع اللغات میں لکھا ہے کہ "بوزین تدرج و بعض بیای مجهول گفتہ اندہ"

وزن: تقطیع شعر۔ (عس)

وزیدن: وزید، دزیدہ، وزد، دزنہ، دز۔ (پ)

ویران: لغت فارسی الاصل۔ ویرانہ مزید علیہ تار و مار تری مرت (ع)
ویران شدن خانہ: آستان برخاستن۔

ویژہ: بوا و کسور و یای تختانی مجول و زای فارسی مفتوح
لفظ فارسی قدیم است بمعنی قاعدہ و خلاصہ و خاص و
خالص و پاک و پاکیزہ، و بجای خصوصاً و علی الخصوص نیز
مستعمل می شود۔ ویزگان: خاصان۔ (آ، بر، د، پ،

فن، ق، م)

وساطت: میانجی گری۔ توسط۔

وسط: فرہنگاخ، درمیان۔

وصف: آبدست۔

وعدہ کردن: شب و میان دادن۔

وقار: آسا، اردند، اورند۔

۱۔ یہاں ترتیب غلط ہو گئی ہے۔ آخری پانچ لفظ شروع صفحہ کے ۲ لفظوں کے بعد
آنا چاہیے تھے۔ عرشی۔

ہاگ : بروایتی ضعیف بیضہ مرغ را گوید و چون تبدیل
 های ہوزہ های شنگہ و ستوہ رشتہ خاک، نیز می توان
 گفت : و خاکینہ ازین اسم مرکب توان دانست۔ (ق)
 ہراسیدلین : ترسیدن، ڈرنا۔ (ق)

ہرگز : آزاد۔

ہرگز : بر وزن ہنرینہ، نقین و تقرر۔ (د)

۱۔ دری کشا، ۱۵۲، مینوی ہر زمان۔

۲۔ ایضا، ۱۶۳، بیخہ اولی سکون را در جدولون و تحقیقی معروف در اہ ہوزہ نقین و
 قرار دادن۔ لیکن سراج میں یوزن ہمیر کھا ہے اور ہمیر کہ بیخہ سیم دیا ی
 جدول قرار دیا ہے۔ اس سے میرزا صاحب کی تائید ہوتی ہے

هزاره: ننگ.

هزاره: بلبل را گویند. و هزاره دستان و هزاره آوا نیز نامند. و
هزاره دستان نگویند مگر سوقيان و فرومايگان و کودکان
دستان بمعنی آواز خوش است و دستان بمعنی افسانه.
بلبل نوا میزند، افسانه نمی گوید. هر آینه هزاره دستان
است، نه هزاره دستان. (فخ، ق)

هزارهتر: هکڑ. (د)

هشتو: بهای متفرج و تهای مفهوم و در او معروف، بمعنی مقرن،
اقرار کننده، دختو بنما نیز آید. (پ، م)

هشتو: آٹھ. (قن)

هشتن: بکبرای روز، هشت، هشت، هکڑ، هکڑه، بل. (پ)
هشت: بمعنی کارگاه و جولا یا بمعنی شانه جولا. (تین)

هشتو: سات. (قن)

هفته: فارسی است. و اسبوع عربی و هندی انشواره. (فخ، ق)

هفته: مددی است مرکب از ده و هفت. (فخ، ق)

هفتوش: اسم طعام. (تین)

هفتو: بمعنی آواز سنگ. (تین)

همه : ترجمه تمام است. یکی از پرورش آموختگان قتیل در
کَلَنه بمن گفت : " اوستاد اسم مفرد ما بعد لفظ همه نخستین
جائز نمی شمارد. " پاسخ گزاردم که همه روز و همه شب
و همه عالم در همه جا در کلام گرانمایگان هزار جا دیده ایم
حافظ علیه الرحمه راست :

گر من آلوده و متهم چه عیب همه عالم گواهی میدهد
سعدی رحمه الله علیه راست :

بجهان فرم آنکم که جهان فرم است تا تخم برهم عالم که همه عالم از دست
محمد حسین نظیری نیشا پوری که میزد نیشانش باد، می سراید :
چو سگان از آن یکو بیتا همه شب قلاوه خایم
که هوای صید دارم : خیالی پاسهانی
دیگری گوید :

همه چا خاشه عشق است، چه مسبد، چه کفشت (فش، ق)
همراه : غفیف هوار - (س، ک)
همراه : سنگم، رفیق -
تفسیر از : بعضی ترجمه - (فش، ق)

۱- دری کشا، بفتح اول : سکون بهم و سین مملو و تنهائی معروف، ترجمه و تفسیر

ہمسگر: بہای مفتوحہ، جولاہہ۔ دآن را پایاں: تا نیز گویند۔ دپا

ہنہام: آداس، سستی۔

ہمیدون: احوال۔ (دائق)

ہمیشہ: سدا۔ (آفتاب)

ہندوانہ: کڑبڑ۔ (تن)

ہنوز ہنگام: فرمانروائی ستارہ روز گزشتہ بود: یعنی رب

الشاقہ آفتاب بود۔ (د)

ہودل: بہای مضموم ددال مفتوح، اے رصد۔ (د)

ہودل بند: بنم، ہودل بندان: رصد نویسان۔ (دائق)

ہور: بہای ہوز مضموم ددال معروف۔ اسم آفتاب، سورج

(دائق، م)

ہوی پدا: چہر آشکار، نمودار۔

۱۔ سراج میں بردن مغفل اور انجمن آرا میں بنم با د کسوف دال ادوری کشا

میں ہوا۔ مجہول لکھا ہے۔

۲۔ دوری کشا: ۶۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ یواد مجہول بھی شعرا نے باندھا

ہے، مگر افصح معروف ہے۔ انجمن آرا سے بھی اس دورائی کی تائید

ہوتی ہے۔ رشیدی ادہ سراج نے صرف یواد مجہول ہی لکھا ہے۔

ہمیر پک: اور موبد آتش کدے کے بیماری کو کہتے ہیں۔ (آ)
 تلیون: بہای مفتوح دیای مضموم، شتر سواری واسپ را
 گویند۔ والف و نون از بہر جمع آہند۔ (م)
 ہیئت: پانژند، صورت۔

ی

یہ تختانی بین طرح پر ہے، جزوِ کلہ :

ہمای بر سر مرغان ازان شرف دارد

ای سرنامہ نام تو عقل گرہ کشای را

یہ ساری غزل اور مثل اس کے جہاں یای تختانی ہے

جزوِ کلہ ہے۔ اس پر ہمزہ لکھنا گو یا عقل کو گالی دینا ہے

دوسری تختانی معنائ ہے۔ صرف اضافت کا کسرہ ہے

ہمزہ دہاں بھی محل ہے، جیسے آسیای چرخ، یا آشنای

قدیم۔ تو صیغہ اضافی، بیانی کسی طرح کا کسرہ ہوا ہمزہ

نہیں چاہتا۔ فدای تو شوم، رہنمای تو شوم، یہ بھی

۱۔ یای وحدت کہو، تو صیغہ کو یای تعظیم کہو، جس طرح کہو جہول آئنگی۔ (عس)

اسی قبیل سے ہے۔

تیسری دو طرح پر ہے، یا سی مصدری اور وہ معروف ہوگی۔
دوسری یا سی توحید و تنکیر، وہ مجہول ہوگی۔ مثلاً مصدری:
آشنائی۔ یہاں ہمزہ ضرور، بلکہ ہمزہ نہ لکھنا عقل کا قصور
توحیدی: آشنائے، یعنی ایک آشنا یا کوئی آشنا۔ یہاں
جب تک ہمزہ نہ لکھو گے، دانا نہ کہا د گے۔

خستہ، بسترہ... ہزار لفظ ہیں کہ ان کے آگے جب یا سی
توحید آتی ہے، تو اس کی غلامت کے واسطے ہمزہ لکھ
دیتے ہیں۔ زرہ، گرہ، کلاو، شاہ... ایسے الفاظ کے
آگے اگر تھانی آتی ہے، تو زرہ ہے، گرہ ہے، کلاہ ہے
شاہ ہے... لکھ دیتے ہیں۔ (آ، خ)

بازہ: و آن را دست برنخن نیز گویند۔ و آن پیرایہ الیبت
کہ زمان بدست افکنند۔ و ہندی آن کرۃ۔ (پ، ت، ث)
یا تہند: بمعنی ہیئت و صورت۔ (ف، ق، م)

- ۱۔ ایک، اور خط میں میرزا صاحب نے لکھا ہے کہ "یا سی و صورت کہو"
- تو صیف کہو، یا سی تعلیم کہو، جس طرح کہو، مجہول آئے گی "دعوت"
- ۲۔ سراج میں "بنای مجہول وزن پا بند" لکھا ہے۔

یاس : ناامیدی - (رقن)
 یافتن : پاتا، یافت، یافتہ، یابد، یابندہ، یاب - (پ، قن)
 یام : ڈاک - (د)
 یاہوسرای : فقیر - (آ)
 بچہ : نرک، بکرگ -
 بخششی : در ترکی یعنی نیک می آید - (نش، ق)
 بخشی : ذخیرہ - (د)
 یک : دست، لفظ -
 یزدان : اللہ، خدا - (قن)
 یزنہ : ہنوتی - (قن)
 یوز : صد، چیتا - (آ، قن، ق)
 یورخ : بمعنی چوبی کہ برگردین گاہ نهند - و آن را در ہندی
 جواگریند - (قن، ق)

۱- مزاج میں کھایے کہ "بفتح و سکون دوم و وزن مفتوح، ستر ہر خواہر
 و امین اکثر استغاثی اہل توران است"

۲- لغت فرس : ۲۲۹ میں جو مثالین نقل کی ہیں، ان سے داوید ہون
 ثابت ہوتا ہے۔ رشیدی میں صاف بواہجول لکھا ہے۔

یوم: روز، دن - (قن)

سپلاقی: بدویای تختانی، لغظِ ترکی است، بمعنی مقامی که
در تابستان به اقامت فوج از چوب و علف و فی سائید
تا هنوز در اینجا گزرد - و مقابل آن قشلاق است بمعنی
شکرگاهِ زمستان - (نش، ق)

حصّہ دوم

۱۲۵۰

آنا: آمدن۔	آسم
آن تان: بعض لوگ آن بان	آج: امروز۔
بولتے ہیں۔ گرفتار کے نزدیک	آنکھ: ہنست
آن تان بھیج ہے۔ ادیبی	آٹا: آرد۔
فصح ہے۔ (آ)	آچار: ریچا، ریچال۔
آٹھی: عرصہ۔	آخر: سہری۔
آنکھ: چشم	آدھا: نصف۔
ا	آرسی: آئینہ۔
ابابیل: پرستک، پرستوک۔	آزمانا: آزمودن
آپلا: پاچک، خوشاک	آس: امید
آنکھ: برخیز	آسرا: پناہ
آٹھائی گیارہ: چکا، بردار و بدو	آسمان: چرخ، سپر، فلک
(ریخ)	گردن۔
آٹھارہ: آٹھویں، ہفتہ	آگ: آتش، آذر، نار۔
اجازت: پدرو، دستوری	آم: انہ
رضعت	آمین: تیراج

اچھا: اچھائی گیارہ بردارہ بدو	امام: امام کے مشتقات میں
اچھا: خوب، فروہیدہ، نیک	سے نہ ہار نہیں۔ امام کا
اچھوتا: نابودہ	متعلق، اگر ذکر ہے تو امامی
آگوا: آدہ	اور اگر مومنٹ ہے، تو امامن،
ارگن: ارغنون، ارغن	(آ، خ)
ارہو: شافل	آخر: نامیرندہ
ارڈا: پا دیر	آتا: دائی، دایہ، دھائی، مضمعہ
ارڈا: اثر در	اناج: غلہ
استاد: ادب آموز	انجان: نادان
استفان: تکیہ فقیر محل و	اندراہین: شرنگ، غفل
مقام نشین	انصاف: داد۔ انصاف کی
اشرفی: درست	تعریف کرنے والا: دادستانی
اشنان: غسل	انگادہ: انگر
آگنا: دمیدن	انگڑائی: خمیازہ
الاپ: پیشرو	انگیا: ساما کچھ
الگنی: رجب، ارذہ، فدک	اوشند: احمق، نادان
آلو: بوم، کول، مرد احمق	اخرج بیان سے گزنا: عاجز آنا

اوچر: خراب، خرابه، ویران	باگ: جلو، عمان
ویرانه	باگ دود: پلا آهنگ، پالنگ
اودار: آله، افزاد	باتا: بود
اوس: شبنم	پانجه: استرون، سترون، عقیده
اول: نوا	پاندھنا: بستن
اولا: بزرگ، سنگ	پانسلی: نئے
اونٹ: اشتر	پاؤ: باد، باہر: بدر
اونگھنا: غنودن	پہیر: تدر
ایسا خدا: خدائے	پجلی: آگشتیب، برقی
اینٹ: خشت	پچھو: عقرب، کڑوم
	پچھونا: بستر
	پخشش: جود
	بدلی: ابر
پاچا: ساز	پرا: بد، دھرم، زشت، نژد
پاجرا: جادوس	نکوہیدہ
باس: سکونت	پرتن: آوند، ظرف
باسی: دینہ، دوشینہ	پڑ پڑانا: ٹرکیدن، سخناں زیر پڑی
باغبان: کدیور	

بوستی: آبادچہ	بوند: بوند، بوند
لبسولا: تیشہ	بہنوئی: یزنہ
بغل: آغوش، کنار	بہو: بیو، عروس
بکری: گوسپند	بی بی: کدبانو
بلا: بتیارہ	بیتاب: پرافشان
بلبل: میرے نزدیک ہونٹ	بے پرواہ: غنی
ہے: جمع اس کی لمبلیں۔	بیکین: نعل در آتش، بے آرام
طوطی بولتا ہے، بلبل بولتی	بیحد: بیشمار، بہر۔
ہے۔ (آ)	بلیس: بست، تومان
ہتی: گرہ	بیشمار: سجد، بہر
بنانا: ساختن	بیلگن: بادبجان
بندہ: فراز	بیل: بیارہ
بیتو: بانو، خاتون	بیلن: وردہ
بنولا: پنیہ دانہ	بکھ
پورا: انبان	
پوڑھا: پیر، سانچوردہ	بھاٹ: بادخوان، بادفروش
پوتا: کاشتن، کستن	بھاڑ: گھنٹ

بھاگ : بخت	پا خانہ : آہستہ گاہ / آہستہ گاہ
بھاگ : بگریز	بیت اخلا : پا جابہ ، مستراح
بھاگنا : رمیدن	پاڑ : تالار
بھائی : برادر	پاگل : کالیوہ
بھڑ : زنبور	پاگل پن : کالیوگ
بھوت : ہتیارہ	پانا : یا قفن ، پاؤں : یا ہم (خ)
بھوم : بوم	پاؤ : پای برجل
بھونچال : زمین لرز	پانی : آب ، ماء
بھیر : بیش	پاؤ : ریل
بھیر پا : گرگ	پتا : برگ
بھینچنا : افشردن / فشردن ،	پٹلی : مرد بک
بزور دہ آغوش کشیدن ،	پٹلی چپائی : ٹھلکا - (آ)
بشکنجہ کشیدن	پتھر : سنگ
بھینس : گاومیش	پچاس : پنجاہ
	پچھم : غرب
	پچھوا ہوا : یاد برین
	پھر : معنی لیکن لفظ مشورہ ہے
پاٹنی : مکتوب	

اور پہ اس کا ضعف ہے۔	پوست: پسر
اس میں شاید کسی کو کلام	پو جہا: پرستش
نہ ہو۔ کوئی اور لکھے یا نہ لکھے	پو چھٹا: پرستش
میرے اردو کے دیوان میں	پو دینہ: ترہ
سودو سو جگہ یہ لفظ آیا ہوگا	پو رب: شرق، خاور
(۲)	پو نہی: افسار
پر دادا، حیدر، پر، پدر جد	پو ست کے ڈوڈے: قبیلہ
پڑیا: چکسہ	پوشناش
پکھال: خیک	پولہ: مضمحل
پکھا ورج: سدرل	پونی: پاغند
پگڑی: دستار	پھاڑ: کوہ
پلکس: شرکان	پھاڑی: کوہچہ
پلید: رہین	پہنچا: ساعر
پناہ: زہنار	پیالہ: ساہگین
پنجرہ: نقس	پیٹ: شکم
پنڈلی: ساق	پیشانی: جبین
پو پھٹنا: فلق، چاک صبح	پینا: نوشیدن

پانی دانی، حقہ دقتہ یوں کہیں	پیوسہ : پلہ
گئے۔ نرا دانی اور دقتہ نہ کہیں گے	پیوند : پینہ
ہلکا پھلکا، ہلکی پھلکی کہیں گے	پچھ
سبک چیز کو۔ نرا پھلکا یا نری	پھاڑنا : وریدن، قناریدن
پھلکی نہ کہیں گے۔ (آ)	نتریدن، قنالییدن، قنلیدن
پھول : گل	پھانسی : پاٹو
ت	پھاڑنا : میل
تاج : افسر، گرز۔	پھر : باز
تارہ : اختر	پھرکی : بادفرہ، بادفرہ، فرز
تانبہ : تگاری : کردار گزار	پھرتا : گشتن
تانبہ : تگاری : کردار گزار	پھلکی یا پھلکا : تنہا، بھنی، محض
تالاب : آئینہ، تال	پچھلے، ہلکی پھلکی، ہلکا پھلکا
تال مسری : تلنگ داڑھ	آسنے تو درمست، ورنہ لغو
تالو : کام	اور یہ جو پھلکا پتلی چپاتی
تانا : تار	کو کہتے ہیں، یہ دوسرا لغو
تانبہ : مس	ہے۔ پھلکے کہیں کوئی تانبہ

تندرستی: دوروزی	تندرست: پرشاد، فرشار
توا: تاب	تپسیا: تپاس، ریاضت
توجہ: گرایش	تراخی: زمین نہناک
توشک: آگندہ، جنیت، خشونت	ترہڑ: ہندوانہ
تولنا: حتمی، سنجیدن	ترپچنا: پیدن
تیش: نقطہ متروک اور مردود	تھویر: تھلیہ
تبیج: غیر فصیح	تھوین: ہنام، کماہ
تیس: سی	تھلا: دوک
تھنہ	تھل: کھنڈ
	تھوار: ہلاکہ، تیغ
تھنگی: پھینک، پھیند	تھن: تھن، اصرار، تار

۱۔ میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے کہ "ترپچنا ترجمہ پیدن کا اطلاق ہوتا ہے، نہ ترپچنا۔ بای غارسی اور تون کے درمیان ہای مخلوط
الفاظ ضرور ہے" (رخ)

۲۔ اسی لیے میں میرزا صاحب لکھے ہیں: "یہ پنجاب کی بولی ہے۔ مجھ یاد ہے
کہ میرے لڑکپن میں ایکسا میل ہمارے ہاں تو کہتے تھے، وہ تیش بولتی
تھی، تو بی بیوں اور لونڈیاں اس پر ہنسنے لگتیں" (رخ)

جالت: دام	مخوطا: کم
جان: روان	مقتبلی: کیسہ
جانا: رفتن، شدن	ط
جاننا: سجاده، مصلی	ٹیکنا: چکیدن
جچا: زچہ	ٹھنا: شتا، انگ، کعب
جھا: کے میوٹ ہونے میں اہل	ٹوکر: سید
جھلی دیکھو کو باہم اتفاق	ٹوٹی: انبوہ، لولہ
ہے۔ کبھی کوئی نہ کہے گا کہ جھا	ٹھنی: شاخ
کیا۔ ہاں ہنگامے میں، جہاں	ٹیلہ: پیلولہ
بولے ہیں کہ ستنی کیا، اگر جھا	ط
کو ذکر کہیں تو کہیں، ورنہ	کھ
ستم و ظلم نہ کر اور بیاد دہ	کھڑا: تابو، درد
جھا موٹنی ہے۔ لیے شہر دیا	کھلیا: سبٹو
جلد: زود۔ بہت جلد: زودا	کھوڑی: ذقن، زرخ
جلنا: سوختن	ج
جمائی: آسنا، دھان درہ،	جاگتا: بیدار، بوردن
خانہ، متناوب، قتل	

جمع کرنا: الغتن، انداختن	جھ
جستری: شفتابنگ	
جنگل: بیابان، دشت، صحرا	جھاڑنا: رفتن
جوا: یوغ	جھانجن: غفلت
جوار: گڑکھ	جھانجھ: چلب، جلاب، سنج
جوان: برتا	جھروکا: تابیار
جورو: زوج	جھڑی: سڑنگ
جولاهہ: یافتہ، پای بات،	جھڑکی: سڑقتن
جولہ، جولاد، جانک، ہنگر	جھڑکڑ: مارتنہ گردانگیر
جوہر: بچیم مفتوح، خونریزی	جھنجھنا: اخلگندو
خاص کہ درہندرواج	جھولا: اورگ، مرمن فالج
داردو آن کشتن زن	جھولی: زنبیل
فرزند است. (فتن، تن)	چ
جوہڑ: آگیر	
جی: روح، حیات	چاٹنا: پسیدن
جینا: زیستن	چال: رفتار
	چالیس: چل

چاند : ماه
چاند گن : گرفتن ماه
چاندی : سیم
چاهتا : خواستن
چپ : خاموش
چتا : ستان
چشکی : تشنگی
چچا : اودراهم
چچرطی : سارو
چربی : پیسہ
چرچا : داگوپہ
چرطیا : کنجشک
چکور : کبک
چکی : آس ، آسیا
چل : صیغہ امر
چلچی : سیلاب چین
چکنا : تافتن

چور : دزد
چوک : چارسو
چولھا : اباغ ، دگیدان
چونا : آڑہ
چونا : موش
چچک رو : آبلہ خورد
چیرنا : شگفتن
چیلی : خاد ، زغن ، غلیو از
چیونٹی : مور
چھ
چھاتی : سینہ
چھاگل : چگل
چھالا : آلبہ
چھالیا : فوکل
چھانو : سایہ
چھپر : خاد کاہ ، کاڑہ اکوخ ، کوسہ

چھت : آسانہ ، سفت	حجام : گروہ ، موی سر تراش
چھٹی کی شادی : زاج سور	حد : سیمہ
چھپرہ : سبکسر	حرص : آرز
چھڑا : ساچہ	حکم : فرا زمان ، فرگفت
چھٹا : سچہ	حکیم : پڑشک ، طبیب
چھلتی : پردہ زن ، غریب چھنی	حوض : برکہ
لفظ غریب ہے۔ نہ ایل دلی	خ
کے زمان تو نہ گوش نہ	خاکا : نگارہ ، بیرنگ ، طرح
غریب کو چھلنی کہتے ہیں۔	گردہ
(آ، قن)	خاوند : شوی
چھو کری : دختر۔	خیر : مونت ہے بہ اتفاق۔ مگر
چھوٹا : پیو دن ، لمس	کاغذ اخبار : اس کو تم خود
چھوٹا ہوا : پیو دہ	سمجھ لو کہ تمہارا دل کیا قبول
چھید : رختہ ، روزن	کرتا ہے میں تو نہ کہ کسوں گا
چھینکا : آونگ	یعنی اخبار آیا۔ (آ)
ح	خرام : مذکر ، رفتار ، مونت۔ (آ)
حالت : کونہ	

خزادہ : خداوند زادہ کا معنی	د
ہے۔ لیکن فارسی، عربی	
نہیں۔ اردو کا روزمرہ تھا	دارٹھی : ریش
خزادہ، خزادی مراد ہے	دالان : ایوان
صاحبزادہ اور صاحبزادی	دانت : دندان
ہے۔ مگر فی زمانہ متروک	دانتون : دانت یا بچے کا آدہ
ہے۔ (خ)	مسواک
خسر : سسر، پدرزن، بھائی	دائی : آتما، دایہ، مریضہ
اضافت۔	دائی جٹائی : پازاچ، پیش
خفا ہونا : رنجیدن	نشین، قابض
خلعت : سراپا۔ میرے نزدیک	دخل : بار
خلعت، بکر ہے۔ (آ)	درانتی : داس
خوبانی : شمش	درخواست : درخواہ
خوشی : سور، کشتی	درمیان : فرہنگ، وسط
خوگیر : آدم، نکلتو، نڈیرین	دریا : بھوگر
خیر خیرات : ارزانش	دسپینا : انبر، انبور
خیلا : احمق، تاہوار	دھچی : پاروم

دھ	دن : روز ، یوم
دھانگا : رشتہ	دنیا : گیتی ، گہان
دھانگ : مہتر چار وادار	دو چار ہونا : بمعنی مقابل ہونے
دھانی : دائی ، دایہ ، مصلحت آنا	کے جب درست ہوتا ہے
دھبّا : داغ مر	کرداں کے آگے واہ بھی ہوا
دھبّا : سیلی	تاکر تثنیہ پیدا ہوا اور آنکھوں
دھر : درہندی صیفہ امر است	کا چار ہونا ثابت ہو جائے
دھنیا : نڈان	(ریخ)
دھواں : دود	دودھ : شیر
ڈ	دوڑنا : تاختن
ڈاک : پیام	دوست : صحابی
ڈالنا : انداختن	دولہ : نوشہ
ڈانک : ڈون	دہی : ترجمہ جعرات ، مذکر ہے
ڈرنا : ترسیدن ، ہراسیدن	دیباچہ : مذوگاہ
ڈکار : آجل ، آروغ ، جشاء	دیکھنا : دیدن
ڈنک : نیش	دیوان خاص : درسخانہ
ڈول : دول	

رُوحہ : رودہ ، صفت	رُوحہ
رعجب میں آنا : شکوہ بیدار	رُوحہ نڈھنا : جُستن
رقتار : مونت اور خرام مذکر	رُوحہ
ہے۔ رقتار کی تانیث کو خرام	رات : شب ، لیل
کی سند ٹھہرانا قیاس مع	راگ : نغمہ
الفارق ہے۔ رآ	رانگ : ارزیر
رکھنا : داشتن	رائی : سپندان
رنج : آدرنگ	رشنا : لفظ ہندی الاصل پتھ
رنگ : لون	ہے بہاوی مضمونہ۔ بعض مذکر
روانی : نان	بوسے ہیں ، بعض مونت
روزہ : صوم	رستہ میرے نزدیک مذکر
روزہ کھولنا : افطار	ہے۔ یعنی رستہ آیا۔ لیکن
روزینہ : رستاد	جمع میں کیا کروں گا ، تاجا
روشنی : شید	مونت بولنا پڑے گا ، یعنی
رومال : آبجین	رخصیں آئیں ، (آ، خ)
رولق : بارنامہ	رخصت : اجازت ، پردہ
روئی : پنبہ	دستوری ، گسیل

نہیں کر سکتا۔ خود سانس کو موٹ
نہ کہوں گا۔ (خ، عس)

سبب : جملہ

سبب : برابر، شوق

سفر بہتر : ترجمہ پیر خرف (خ)

سقوط : پست، سوچ

سدا : ہمیشہ

سر پرست : مربی، غواہ

سزاوار : آہند

سرمہ : کچل

سردی : تیغ ہندی

سیرکسا : راستہ

سندھ : تنہا، کابل

سرسبز : پورن، خسر

سلاخی : میل

سنار : بزرگ

سنشا : شنیدل

ز

زلف : طرہ

زمین : ارض، یوم، مرد

زمیندار : کشادہ

زندگانی : حیات

زور : نیرو

س

ساتھ : ہفت

سادہ : پارہ

ساز : ستام

ساگ : تیرہ

ساجھا : قالمب، کابھد

سنگس : میرے نزدیک بزرگ

سہ - بیکن اگر کوئی خوش

لوے گا، تو میں اس کو متع

ش	سنبیاسی: سامان، قلندر
	سوا: برون
شامیانه: کله	سوت: انبار
شدت: اشتهم	سولج: آفتاب، ایت، اختر
شراب: می	سورج: خورشید، ستاره
شراب پینه والا: میگسار	شمس: نیر اعظم، مهر، مهر
شطر: بجی، زیو	سورج کی کرن: خطوط شعاعی
شهد: انگبین، عمل	شعاع
شهرت: بلند آوازه، گفتار	سوفانف: ارغمان، مژه آلود
شهنائی: سورتای	نورامان، نورمان -
ص	سوکرن: انبار
	سوتا: خفتن
صافی: لای پالا	سونما: زر
صفت: فروزه	سونگمتا: شنیدن
ط	س: بمعنی از، مثل، مانند
	سینما: دوختن
طرداری: سوگیری	سپیبه: اشقر

علام : رہی

ف

فریاد : مونث ہے ۔ فریاد کرنی

چاہیے ۔ فریاد کرنا انگریزی

بولی ہے ۔ (آ)

فریب : کول

فصیل : بارود

حق : فارسی لغت نہیں ہو سکتا

عربی بھی نہیں ۔ زور زور اورد

ہے ، جیسا کہ میر حسن لکھتا

ہے : کہ رستم جے دیکھ

ہو جائے فوق ۔ شعرائے حال

کے کلام میں نظر نہیں آتا ۔ (۱۲)

فکر : مونث ہے ۔ (آ)

فرست : سیاہ

طعنہ : پیارہ

ط

ظلم : ستم

ظلم آئی برائی کرینوالا : ستم نکوہ

ظلم سے ہاتھ اکھٹانا : اُس سے

دست بردار ہونا اور اُس

کو ترک کرنا ہے ۔ (ن)

ع

عرش : ستم ، ظالم ، ہم ، فلک

ہم

عمارت : سہیت ، شمار

عیب : آہو

غ

غصہ : خشم

ق

قاصد: برید

قاعدہ: برہست، برہناد

دستور، قانون

قبرستان: دھم، گورگاہ

قلم: خامہ، قلم، دہی، خلعت

ان کا بھی یہی حال ہے

کوئی موش، کوئی مذکر

بولتا ہے۔ میزے نزدیک

دہی اور خلعت مذکر ہے

اور قلم مشترک چاہو

مذکر کہو، چاہو موش

قیامت: رستخیز

قیامت کی مثل: رستخیز اندازہ

ک

کاتنا: رشتن

کاشنا: بریدن

کال: قطع، نالین شیرین

کالا پانی: دھندلایا اراذل

مثل جولاہہ دگا درد غیریم

کہ درد نوح خود دیندار دپارہ

باشند از بردن نام شراب

پرہیز کنند کال پانی گویند۔

(دش)

کام بگاڑنا: آبی کردن کار

کان: گوش

کاشنا: خار

کب: کے

کپیڑا: جامہ

کتنا: سنگ

کچھوا: باغ، سنگ پست، کشت

کدال: کلند

کراتا: یہ بیر و نبات کی بولی ہے

کرونا یہ فیض ہے۔ (دع)	کوڑا : تازیانہ
کرسی : طارم ہشتم	کوس : کڑوہ
کرن : شجاع	کولا : جفتہ
کرٹا : دستہ پریشان ، یارہ	کو لاٹکا : تاپہوا : جفتہ گرداں
کرٹاٹا : ساحل ادب کرٹاٹے کا	کوٹیل : ستاک ، شایخ نورستہ
کٹارہ : لیب ساحل	کھٹانی : فسانہ
ککڑی : خیار	کھر : تاریخ ، نثرم
کل کی رات : دوش	کھٹا : گفتن ، سرودن
کندن : زو بی خوش	کھٹی : آریخ ، برکن
کندھا : دوش	کیا : چ
کنگھی : شانہ	کیا کھول : چر گویم
کنواں : چاہ	کیچر : لجن
کوتیاں : خوشہ ، سنیلہ	کیکڑا : خرچنگ ، سرطان
کو تو الی : شیکرد ، ششہ عس	کیلا : موز
کوٹھا : بام	کیوڑا : کندی ، کادی
کوٹھی : کندہ	کیوں : چرا
کو دتا : جستن	

کھینچنا: کشیدن

گ

گارا: آژند

گارا: صفا پاؤ کا: پا افشردن

پا استوار کردن

گال: رخ

گانا: سرودن

گافو: دوستی

گدھا: ملاغ، خر

گر و پھرنا: طوائف

گرھھا: مٹاک

گزرنا: گزشتن

گل: یعنی پھانسی، انگریزی

لغت ہے

گل تکیم: لفظ مرکب ہے ہندی

اور فارسی سے گل خضعت

کھ

کھا: بخور

کھال: پوست

کھان: کان، معدن

کھانڈ: شکر، تند، کند

کھائی: خندق، کندہ

کھرا: سر

کھڑکی: دریچہ، غرہ

کھلا: باز

کھودنا: کاغذ

کھور باہوں: متعدی ہے۔

پور ہے اس کو لازمی بننا

ہیں۔ لازمی کھو گیا ہوں

(آ، خ)

کھولنا: کشادن

کھیلنا: باغیچہ

گال، اور تکبہ معنی بالش	گوشتے میں بیچہ رہنا : اعتکا
دہ چھوٹا گول تکبہ جو رخسار گول : مدور	
کے تلے رکھیں، گل تکبہ کہلاتا گون : انبارغ	
ہے۔ گل تکبہ وضع کیا ہوا گو نککا : گنگا، لال	
نور جہاں یکم کا ہے۔ رخ	گہرا : ژرف، عمیق
گلشن : بعض کے نزدیک موت	گہنا : زیور
اور بعض کے نزدیک مذکر	گیدڑ : شغال
ہے۔۔۔ البتہ مذکور مناسب	گھ
معلوم ہوتا ہے۔ (آ)	
گہری : یکا فٹ مکسور بوزن	گھاٹی : پیغولہ، گوشہ اُردو
اکہری لغت ہندی الاصل	دعہرا
(س)	گھاس (خشک) : کاه
گلی ڈنڈا : چالیک	گھاس زہری : گیواہ
گودھنا : آژون	گھاو : جراحت، ریش، زخم
گورکھ دھندا : ریشماں گرہ	گھٹانا : کاستن
در گرہ	گھر : خانہ، کدہ
گوشت : لحم	گھراٹا : دودھ

گفتن: لا: در
گهوڑا: اسپ
گهوڑسالا: آشیانه

ل

لا تا: آوردن

لائق: از در

لنته: پاره، سخت

لڑائی: جنگ، حرب، آوارو

لڑکا: طفل، رید، ریدک

لڑنا: جنگیدن

لفظ: واژه

لگ: چاتا: زدن

کوا: غریبه

لوا: تیره

لوری: بنانو

لو مری: رودابه

لوا: آهن، حدید
لبر: کوه، موج
لسن: سیر
لیکن: پن

م

مارتا: زدن

مالدار: آ بسند

مان: مادر

مانجھتا: زدن

مانگ: بطلب

مبارکباد: تمنیت، چشم ووشی

مشکا: خم

مشی: خاک

مشی کا گھر: کازه، کوخ، گومر

مشی: مشت

مجرم: بگزه مند

کلاش -	پچھر: پشہ
مکھی: گس	پچھلی: حوت، مہری
ملیدہ: چنگالی، مالیدہ	پچھی: بوسہ، قبیلہ
مموالا: سرپیچ، صعدہ، مکرک	مچھتا: منر
منگل: بہرام روز، سہ شنبہ	محلہ: یرزن
موت: مرگ	مستا: آترخ، نڈول
موتی پرونیوالا: گہر آہی	مشکی: شبدیز
مور: طاؤس	مصری: تبرزد
مورخ: کردار گزار	معنی: آرش
مول: بہا، قیمت، ترخ	مفکر: مذکر اور تقدیر مونس
مولی: ترب	کون سکے گا: فلاسے کی فکر
موچھ: بردست، سبالت	اچھی ہے؟ کون کہے گا
مہر: نغنا	کہ دیکھئے کا تقدیر بڑا ہے
میراٹ: مرد ریاک، مرد ری	یہ مسئلہ صاف ہے مذہب
میگہ: بڑا، حمل	نہیں۔ کوئی بھی مفکر کو
میں: سن	موس نہ کہتا ہوگا۔ (خ)
	مکڑی: جولا، عنکبوت، کائن

میراٹ: مرد ریاک، مرد ری
میراٹ: مرد ریاک، مرد ری
میراٹ: مرد ریاک، مرد ری

بیشنگنی: بیشک

ن

ناامیدی: یاس

نافرمانی: سرپیچیدن، سرکشی

نگردن: پیچیدن و کشیدن

ناک: بینی

نالای: سیل

نام: انتم

نانا: جد فاسد

نهی: مرسل، پیبر

نهییا: نهی بخش کا مخفف (آنج)

نخفتنا: پیراه

نظ: بند باز، سن باز

رلیسان باز

نچوڑ تا: آب گرفتن، افشردن

فشردن

نرخ: بهنا، قیمت

نصیحت: اندرز، پند

نقاره: تمبر، تمبر، طبل، کاوس

کوس

نقدی: خرده

نکل چانا: بد روزدن

نگاه: دشت

نگهبان: حارس

نماز: صلوٰة

نمکحرام: کور نمک

نوجوان: برنا

نوشه: اسم دولها کا (آ)

نوک: جاگی خوار

نهار منهد: ناشتا

نهر: جو

نئی چیز: جدید

نیک بختی: سعادت

نیو کا گھر اگھو دنا : بنایہ آب رسیدن	ہرگز : آ رنگ / از لاد
نیولا : راسو۔	پرن : آہو
والا : بالغ در آخر مالک ،	ہلڑ : ہزار ہنر
خداوند - (رفش)	ہلکا پھلکا ، ہلکی چھلکی : سبک
دبا : مرگ سرخ	ہمنام : آداش اسمی
دہم : سیراد	ہنڈو کی : سقتہ
وسے : یہ گنوار دہلی ہے - وہ	ہنسلی : پر گر
یہ کھٹیت اردو ہے - (رخ)	ہنسنا : خندیدن
ہاتھ : دست ، ناید	ہنسنا تا : شہد ، صہیل
ہاتھ اٹھانا : دست بردار ہونا	ہوجا : یثو ، کُن
ترک کرنا	ہونٹ : لب
ہاتھ دھلانے والا : آب دھوت	ہینگ : انگورہ
ہاتھی : پیل	
چھکی : زغنگ ، فواق	
ہڈی : استخوان	

تم و الحمد للہ

اشاره

آتش پرست : ۱۱۱، ۱۳۳	اشکان گاس : ۱۵۶
آذری : ۲۴۱	آشرف، محمد سعید : ۱۷۲
آرزو — خان آرزو	الفاظ الاودیة : ۱۶۸
آغور خان : ۱۹۱	الفاظ الفارسیة المعربة : ۱۹۲
آلنقوا : ۱۹۱، ۷۷۸	امام زادہ : ۴۹
اردشیر : ۱۰۳	امیر خسرو : ۱۸۳
اردوی معلی : ۱۸۵	انجن آرا — فرهنگ انجن آرایان
ارژنگ : ۲۲	ایران : ۴، ۴۹، ۵۵، ۷۷، ۱۰۳
اردند : ۲۲	۱۲۲، ۱۳۲، ۱۳۸، ۱۴۴
استخر : ۱۰۳	۱۶۸، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۹۶
اسدی طوسی : ۲۰۰، ۲۹۲، ۳۰۰	۲۱۸
اسپیری : ۱۴۶	الغیر : ۱۹۱
اسیر : ۱۹۰	

نور: ۱۳۱	برای قاطع: ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۹۲
توران: ۲۶۰	۲۳۰، ۱۶۵، ۱۶۱
تیز: ۱۶۵، ۴۰، ۲۵۸، ۲۵	بوستان: ۱۰۵
۱۶۵، ۱۲۴	بهار عجم: ۱۴۲
تیمور: ۲۸	پهلاد: ۲۲
تیموریه: ۱۲	پارس: ۱۶۶، ۱۳۳، ۱۱۵، ۹۸
جلال میرزا: ۵۵	۲۲۲، ۲۰۳
جشید: ۱۰۱	پادشاهان: ۱۰۱، ۹۵، ۸۹، ۸۴
جهانگیری - زینب جهانگیری	۲۲۵، ۱۶۴، ۱۶۲
چراغ هدایت: ۱۴۲، ۱۴۱	پردیز - خسرو پردیز
حافظ: ۲۵۵، ۱۶۱، ۹۸	پشتنگ: ۱۳۱
حریفه: ۱۳۱	فتح آهنگ: ۱۵۹، ۴۹، ۵۵
حزین: ۱۹۸	پورهای جامی: ۱۳۳
خاقانی: ۱۲	تاج العروس: ۱۹۱
خان آرزو: ۱۶۲، ۱۴۱، ۹۲، ۴۹	خازیان - عرب
۳۰۴، ۲۰۲، ۱۹۲	ترکان: ۱۰۶
خراسان: ۱۴۱	ترکستان: ۱۰۶

فرہنگ غالب

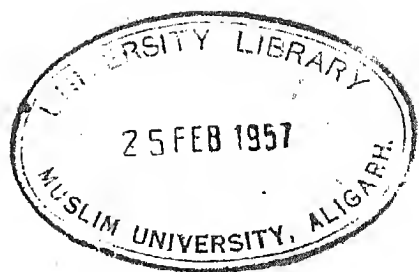
۲۹۳

۲۳۷، ۲۲۸، ۲۲۶، ۲۱۷	خبر پرودہ: ۱۵۳، ۱۵۳، ۱۴۰
۲۵۳، ۲۴۸، ۲۴۶، ۲۳۱	۲۲۶، ۲۱۴
۲۵۶، ۲۵۵	خبر دی: ۲۱۰
روستہ: ۱۱۹، ۱۱۱، ۷۹، ۷۶، ۷۵، ۷۴	خفیاق: ۱۰۶
۲۰۷، ۲۰۳	گل: ۱۰۶، ۱۹۱
دستوار گر: ۱۱۶	بار اسب: ۱۳
دکن: ۲۳۰	درفش کا دیانی: ۱۲، ۱۵۹، ۷۳
وہلی: ۱۲۳، ۲۳۳	۱۸۰، ۷۱
رستم: ۷۲، ۸۱، ۱۱۵، ۲۷۲	دری کشتا: ۵-۹، ۲۳، ۱۷
رشید و طوطا: ۱۵۰	۲۵، ۳۳، ۳۸، ۵۲، ۴۳
رشیدی - فرہنگ رشیدی	۷۵، ۷۳ - ۷۲، ۷۷
رضی الدین نیشاپوری: ۸۸	۷۵، ۹۱، ۱۰۳، ۱۱۱
رودکی: ۳۰، ۳۲، ۱۶۱	۱۱۳، ۱۱۷، ۱۱۹، ۱۲۰
زا دشم: ۱۳۱	۱۲۵، ۱۲۸، ۱۳۵، ۱۳۷
زردشت: ۱۳۳	۱۴۱، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۹
زینبی: ۹۲	۱۵۸، ۱۶۰، ۱۶۲، ۱۸۰
ژند: ۴۷	۱۸۵، ۱۹۴، ۱۹۹، ۲۱۱

فروری: ۱۲، ۱۲۵، ۸۱، ۱۲۱	طغرائی: ۱۱۳، ۱۴۲
۲۱۰، ۱۳۳	طوس: ۱۴۱، ۲۲
فرنگی انجن آراسی ناصری: ۲۵۰	طران: ۱۵۶
۵۳، ۵۰، ۴۹، ۳۸، ۳۲	ظہوری: ۱۰۹، ۴۰
۹۴، ۹۲، ۷۹، ۷۵، ۷۲	عباس اقبال، پرونیتر: ۱۵۶
۱۱۳، ۱۱۶، ۱۱۴، ۱۲۰	عبدالتار صدیقی ڈاکٹر: ۷۳
۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۵، ۱۲۳	عبدالصمد: ۲۳
۱۴۹، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱	عجم: ۱۱۹، ۱۸۰، ۱۰۲
۱۶۱، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۳	عرب: ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۰۲، ۸۱
۱۸۶، ۱۸۱، ۱۸۰، ۱۷۸	۲۰۵، ۱۸۰
۲۲۸، ۲۱۱، ۲۰۶، ۲۰۲، ۲۰۰	عربی: ۲۱۵، ۱۴۵
۲۳۱، ۲۳۰، ۲۳۲، ۲۳۰	عمر خدام: ۹۹
۲۵۶، ۲۵۵، ۲۳۸، ۲۳۷	عمر عیار: ۱۳۶
فرنگی چنگیزی: ۲۳۰، ۱۱۰	عزیز ہندی: ۱۶۶
فرنگی رشیدی: ۵۹، ۷۸، ۴۳	فارس — پارس
۱۱۳، ۱۱۲، ۹۲، ۸۷، ۸۶	فارسیان — پارسیان
۱۱۳، ۱۳۴، ۱۲۵، ۱۱۹	فراتماخرین — حزین

کتاب آینه : ۲۱۱	۱۳۵، ۱۳۳، ۱۳۶، ۱۵۹
کتابت : ۲۲۵	۱۶۰، ۱۴۸، ۱۸۰، ۱۸۱
کراکا : ۱۹۹	۱۸۶، ۱۹۳، ۱۹۹، ۲۰۰
کسائی : ۱۲	۲۰۲، ۲۱۱، ۲۲۸، ۲۳۳
کفایت : ۱۹۳، ۱۹۱	۲۴۷، ۲۵۱، ۲۶۰
کفایت : ۱۹۷، ۲۵۵	فرهنگ سردی : ۹۲، ۷۹
کلیات شرفاری : ۱۵۹، ۵۵، ۵۴	فرهنگ قدسی : ۸۲
۲۰۷	قادر نامه : ۳۲
یکصد و ۱۰۱	قانع برهان : ۱۵۹، ۱۶۱، ۱۸۰
گبران اسم شرفاری	قاموس : ۱۶۵
لبی : ۱۲	قباد : ۱۰۲
لسان العرب : ۱۷۲	قیاق : ۱۹۱
لفظ فرس : ۱۲، ۱۳، ۱۸، ۱۹	قتیل : ۸۵، ۱۹۷، ۱۹۸، ۲۰۵
۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۳۰	قدسی، حاجی محمد جان : ۵۱
۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۵۶	قطب الدین، خواجه : ۲۳۳
۶۵ — ۶۷، ۷۲ — ۷۵	کاپی : ۸۵
۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۱۱، ۱۲۳	کافوس : ۱۳۱

نام حق : م	۱۳۹ / ۱۳۲ / ۱۳۱ / ۱۳۹
نظامی گنجوی : ۲۲ / ۳۳ / ۳۴ / ۱۵۸	۱۵۶ / ۱۵۸ / ۱۶۰ / ۱۶۱
تظیری نیشاپوری : محمدحسین : ۲۵۵	۱۴۸ / ۲۰۰ / ۲۰۲ / ۲۱۰
نعت خان عالی : ۵۱	۲۳۹ / ۲۴۰ - ۲۴۸
نور جهان بیگم : ۲۸۲	مانی : ۲۲ / ۲۱
نزه الفصاحه : ۱۹۸	نادر امام النهر : ۲۲۳
در اردو ساد امام النهر	مجنس - آتش پرست
هر مزد - عبدالصمد	مسلمان : ۱۱۱
هند و هندوستان : ۱۱ / ۲۸	مغولی : ۱۹۱ / ۱۹۶ / ۱۹۸ / ۱۹۱
۳۱ / ۵۲ / ۵۳ / ۵۴ / ۱۰۸	مناقب العارفین : ۱۹۹
۱۱۰ / ۱۲۰ / ۱۳۲ / ۱۳۴	مشتی الارب : ۳۵
۱۵۳ / ۱۶۶ / ۱۶۸ / ۲۰۵ / ۲۱۵	مولانا روم : ۱۹۹
۲۳۱ / ۲۱۶	مه آباد : ۲۳۳
هندوستانیان ، هندیان : ۱۵۱	مهر نیروز : ۲۰۴ / ۴۹
۱۵۱ / ۱۸۴ / ۳۵ / ۲۳۳	مردولی : ۲۳۴
هوشنگ : ۱۰۱	میر حسن : ۲۸۲
	ناصر خسرو علوی : ۳۲



نیجرا شاعت خانہ، راپور نے ناظم برقی پر
راپور میں چھپو کر شائع کی

۲۲۴
۲۰

۲۹۱۵۳

۳۵۶۸

فرنگ غاب

Date	No.	Date	No.
------	-----	------	-----